ارشاد باری تعالیٰ

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○

(آل عمران:186)

ترجمہ: ہرجان موت کا مزا چکھنے والی ہے۔ اور قیامت کے دن ہی تم اپنے بھر پور اجر دیئے جاؤ گے۔ پس جو آگ سے دُور رکھا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا تو یقیناً وہ کامیاب ہوگیا۔ اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کی عارضی منفعت کے سوا کچھ بھی نہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ — وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

جلد 69

شمارہ 11

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

16 رجب 1441 ہجری قمری ● 12 امان 1399 ہجری شمسی ● 12 مارچ 2020ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6 مارچ 2020 کو مسجد بیت الفتوح (مورڈن) برطانیہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

بڑے بڑے محقق انگریزوں کو یہ بات ماننی پڑی ہے کہ اسلام کی سچائی کی روح ہی ایسی قوی ہے جو غیر قوموں کو اسلام میں آنے پر مجبور کر دیتی ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

اخلاقی کرامت

اللہ تعالیٰ سے اصلاح چاہنا اور اپنی قوت خرچ کرنا یہی ایمان کا طریق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو یقین سے اپنا ہاتھ دعا کیلئے اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا رد نہیں کرتا ہے۔ پس خدا سے مانگو اور یقین اور صدق نیت سے مانگو۔ میری نصیحت پھر یہی ہے کہ اچھے اخلاق ظاہر کرنا اپنی کرامت ظاہر کرنا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ میں کراماتی بننا نہیں چاہتا تو یہ یاد رکھے کہ شیطان اسے دھوکہ میں ڈالتا ہے۔ کرامت سے عُجب اور پندار مراد نہیں ہے۔ کرامت سے لوگوں کو اسلام کی سچائی اور حقیقت معلوم ہوتی ہے اور ہدایت ہوتی ہے۔ میں تمہیں پھر کہتا ہوں کہ عُجب اور پندار تو کرامت اخلاقی میں داخل ہی نہیں۔ پس یہ شیطانی وسوسہ ہے۔ دیکھو یہ کروڑہا مسلمان جو روئے زمین کے مختلف حصص میں نظر آتے ہیں کیا یہ تلوار کے زور سے، جبر واکراہ سے ہوئے ہیں؟ نہیں! یہ بالکل غلط ہے۔ یہ اسلام کی کراماتی تاثیر ہے جو ان کو کھینچ لائی ہے۔ کرامتیں انواع واقسام کی ہوتی ہیں۔ منجملہ ان کے ایک اخلاقی کرامت بھی ہے جو ہر میدان میں کامیاب ہے۔ انہوں نے جو مسلمان ہوئے، صرف راستبازوں کی کرامت ہی دیکھی اور اس کا اثر پڑا۔ انہوں نے اسلام کو عظمت کی نگاہ سے دیکھا۔ نہ تلوار کو دیکھا۔ بڑے بڑے محقق انگریزوں کو یہ بات ماننی پڑی ہے کہ اسلام کی سچائی کی روح ہی ایسی قوی ہے جو غیر قوموں کو اسلام میں آنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 125، مطبوعہ 2018 قادیان)

مذہب کو ہمیشہ ترجیح دیں اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہر ایک احمدی کے ساتھ احمدیت، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اسلام کی عزت وابستہ ہے

جلسہ کے ایام میں مکمل طور پر دنیا کی محبت کو ختم کر دیں اور کلیۃً اللہ تعالیٰ کی محبت اور اسکے نبی ﷺ کی محبت کو فوقیت دیں اور کوشش کریں کہ خدا تعالیٰ کے قرب کو پانے والے ہوں

18 ویں جلسہ سالانہ پرتگال منعقدہ 4 اور 5 اکتوبر 2019 کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

پیارے ممبران جماعت احمدیہ مسلمہ پرتگال!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ اپنا اٹھارہواں جلسہ سالانہ 4 اور 5 اکتوبر 2019ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ اس جلسہ کو اعلیٰ کامیابی سے نوازے۔ اللہ کرے کہ تمام شاملین اعلیٰ روحانی فیض حاصل کرنے والے ہوں اور نیکی اور اخلاص وتقویٰ میں بڑھنے والے ہوں۔

آپ کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکتوں اور نعمتوں میں سے ایک جلسہ سالانہ کا قیام ہے۔ یہ منفرد اجتماع ہمیں اپنے دلوں کو پاک کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے تاکہ ہم تقویٰ میں بڑھنے والے ہوں۔ یہ جلسہ ہمیں اپنے روحانی اور اخلاقی معیار کو بہتر کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے دین یعنی اسلام کے متعلق علم کو بڑھانے کی توفیق دیتا ہے۔ اس طرح ہم زیادہ بہتر رنگ میں خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے والے ہو سکتے ہیں۔

جلسہ کے ان ایام میں آپ اپنے اندر مکمل طور پر دنیا کی محبت کو ختم کر دیں اور کلیۃً اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے نبی ﷺ کی محبت کو فوقیت دیں اور کوشش کریں کہ خدا تعالیٰ کے قرب کو پانے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے لوگوں کے متعلق ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے جو اس نیت کے ساتھ جلسہ میں شامل نہیں ہوتے اور اپنی اصلاح کی کوشش نہیں کرتے۔

آپؑ نے ایک جگہ فرمایا ہے: میں نہیں چاہتا کہ اس زمانہ کے سجادہ نشینوں کی طرح اُن لوگوں کو جمع کروں جو میری بیعت میں آتے ہیں تاکہ وہ دنیاوی امتیاز کو ظاہر کریں۔ بلکہ جس وجہ سے میں بھیجا گیا ہوں اس کی علت غائی یہ ہے کہ میں اللہ کی مخلوق کی اصلاح کروں۔

اس لیے کثرت سے ذکر الٰہی کرتے رہیں اور جلسہ کی کارروائی کے دوران بھی، وقفہ میں بھی اور راتوں کو بھی دعائیں کرتے رہیں۔ پختہ عہد کریں کہ اے اللہ! ہم اس جلسے میں نیک نیتی کے ساتھ شامل ہو رہے ہیں جس کا آغاز محض تیرے خدائی ارادے وتائید سے ہوا تھا۔ ہم جلسہ میں محض تیری رضا حاصل کرنے کیلئے اور تیرے ذکر میں بڑھنے کیلئے اور تیری محبت کے حصول کی خاطر شامل ہو رہے ہیں۔ ہمیں ان تمام برکات کا وارث بنا جو تو نے اس جلسہ کیلئے مختص کی ہیں۔ ہمارے اندر وہ پاک تبدیلی پیدا کر دے جو تو چاہتا ہے جس کیلئے تو نے اپنے سچے خادم حضرت محمد ﷺ کو اس دنیا میں مبعوث فرمایا تاکہ ہم پر خلوص نیت کے ساتھ آپ ﷺ کی بیعت کرنے والوں میں شامل ہو سکیں۔

جلسہ کے بعد آپ لوگ اپنے دنیاوی معاملات میں مشغول ہو جائیں گے لیکن اس جلسہ میں شامل ہونے کا تجربہ آپ کو تب ہی فائدہ دے سکتا ہے جب آپ دینی امور کو دنیوی معاملات پر ترجیح دیں گے۔ مذہب کو ہمیشہ ترجیح دیں اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہر ایک احمدی کے ساتھ احمدیت، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اسلام کی عزت وابستہ ہے۔

اللہ آپ سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے جلسہ سالانہ کو کامیاب فرمائے اور آپ کو جلسے کی کارروائی سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ آپ کو بیعت کے تقاضوں کو پورا کرنے والا بنائے اور ہمیشہ نظام خلافت کا وفادار بنائے۔ اللہ آپ کو اپنی زندگیوں میں حقیقی تبدیلی لانے کی توفیق عطا فرمائے اور نیکی اور تقویٰ میں بڑھتے ہوئے انسانیت اور اسلام کا مددگار بنائے۔ اللہ کا فضل آپ سب کے شامل حال ہو۔ آمین

والسلام

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 11 اکتوبر 2020)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ (ستمبر، اکتوبر 2019)

خلیفہ مجھے حقیقت میں مقدس لگتے ہیں

اگر ایسی تعلیم ملے جس کا اظہار آج امام جماعت احمدیہ کی تقریر سے ہوا ہے تو معاشرے میں انسانی قدروں کا احترام قائم ہوسکتا ہے، چرچ کو بھی ایسا نقطہ نظر عام کرنا ہوگا ابھی چرچ بہت سے سوالوں سے آنکھیں چراتا ہے جب کہ امام جماعت احمدیہ نے ہر ممکنہ سوال اور اعتراض کو لے کر کئی زاویوں سے اس کے جوابات دیئے اور بے خوف وضاحت کے ساتھ اسلام کے نقطۂ نظر کی وضاحت کی۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ ان کی ہر وضاحت اور تشریح انسانی معاشرے کو امن، صلح اور محبت کی طرف لے جانے والی ہے (ایک مقامی ہسپتال کے ڈاکٹر)

تمام مقررین کو سنا مگر جب امام جماعت احمدیہ کھڑے ہوئے تو ایک اور قسم کی کیفیت طاری ہوگئی، آپ کی آواز اور آپ کا لہجہ سب سے منفرد تھا جس کا میں خود پر ایک روحانی اثر محسوس کر رہا تھا اور بڑے غور سے آپ کا خطاب سنا، جو پیغام آپ نے ہمیں دیا وہ صرف اسلام کے بارہ میں نہیں تھا بلکہ ساری دنیا کیلئے ایک بہت اہم تعلیم تھی (Dennis Merz صاحب)

مَیں نے آج تک اتنی اچھی تقریر نہیں سنی، تمام نقطہ ہائے نظر جو امام جماعت احمدیہ نے بیان کیے ہیں
مَیں ان سے کامل اتفاق رکھتا ہوں، کاش! دنیا کے تمام لیڈر اس طرح کی تقاریر کرتے تو آج دنیا میں امن قائم ہوتا (کیتھولک چرچ کے ایک پادری)

خلیفہ مجھے حقیقت میں مقدس لگتے ہیں اور ایک حقیقی مذہبی لیڈر محسوس ہوتے ہیں
میرے اندر خلیفہ صاحب نے ایک تبدیلی پیدا کی ہے، جو کہ ان کی خاص پاکیزگی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے، ان کے دل سے ایک نور نکلتا ہوا محسوس ہوتا ہے
جو ہر ایک کو اپنے ساتھ وابستہ کرنے والا ہے خلیفہ ایک حقیقی روحانی شخصیت محسوس ہوتے ہیں اور میں انہیں بطور مقدس شخص تسلیم کرسکتی ہوں (Heike Ebel صاحبہ ویزبادن کے ایک اسکول کی ٹیچر)

مسجد مھدی (ویزبادن، جرمنی) کے افتتاح کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب سننے کے بعد مھمانوں کے ایمان افروز تأثرات

فیصلہ سے قبل ہر قاضی کو 2 نفل پڑھنے چاہئیں

جب کوئی عورت قضاء میں پیش ہو تو اسکے ساتھ، اس کی مدد کیلئے کوئی عورت آنی چاہیے، خواہ وہ وکیل ہو یا کوئی دوسری عورت ہو

کیا آپ نے دیکھا ہے کہ وہ کیا وجوہات تھیں جن کی بنا پر مرافعہ عالیہ نے فیصلہ بدلا ہے؟
یہ آپ لوگوں کو دیکھنا چاہئے تاکہ قاضیوں کو ٹریننگ دیں قاضیوں کو بھی علم ہو کہ اس بنا پر، اس وجہ سے ان کا فیصلہ بدلا گیا ہے

قاضیوں میں اتنا حوصلہ ہونا چاہیے کہ ایک گھنٹہ تک گالیاں سن سکتے ہیں

شادی ہوتے ہی تین چار دن کے بعد جو کیسز آجاتے ہیں کہ طلاق لینی ہے یا خلع لینی ہے تو ایسے کیس امیر صاحب کے سپرد کر دیا کریں، اس کو ابھی ڈیل نہ کیا کریں

قضاء کا کام سہولت پیدا کرنا ہے، حکم کو منوانا یا ٹھونسنا نہیں ہے، دعا کر کے فیصلہ کرنا چاہیے، فیصلہ سے قبل ہر قاضی کو 2 نفل پڑھنے چاہئیں

ناظمین دار القضاء وصدر قضا بورڈ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زرّیں نصائح واھم ھدایات

(رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد، یو.کے)

14/اکتوبر 2019ء (بروز سوموار) بقیہ رپورٹ

پریس کانفرنس ویزبادن

☆ایک صحافی نے سوال کیا کہ یہ آپ کا ویزبادن کا دوسرا دورہ ہے۔ مجھے نہیں معلوم آپ نے اس شہر کی کتنی سیر کی ہے، لیکن آپ کو یہ شہر کیسا لگا ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں نے اتنی سیر تو نہیں کی لیکن مسجد سے آتے ہوئے کافی کچھ دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہ بہت بڑا اور خوبصورت شہر ہے۔ مجھے یہ اچھا لگا ہے۔

☆ایک صحافی نے سوال کیا کہ آپ خوف اور بدامنی کے خلاف بات کرتے آئے ہیں۔ لوگوں کیلئے آپ کا پیغام کیا ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لوگوں کو تو میں پیغام دے چکا ہوں۔ میں نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ لوگوں میں اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں تحفظات ہیں اور اسکی وجہ بعض مسلمان گروہوں کے غلط اقدامات ہیں۔ لیکن اسلامی تعلیم بہت پرامن ہے اور یہ معصوم لوگوں پر اس قسم کے مظالم کے خلاف ہے۔ اسلام ہمیں قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دیتا۔ ہم ایک پرامن جماعت ہیں اور اسلام کی حقیقی تعلیمات پر کاربند ہیں۔ تو میرا پیغام یہی ہے کہ اس شہر، قصبہ یا علاقہ کے لوگوں کو بالکل گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کے دلوں میں احمدی مسلمانوں کے حوالہ سے کوئی تحفظات نہیں ہونے چاہئیں۔ ہم ایک پرامن جماعت ہیں اور ہم اس لیے پرامن ہیں کہ ہم حقیقی اسلامی تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔

☆ایک نمائندہ نے سوال کیا کہ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آپ کی تقریر خاص طور پر جرمن لوگوں کیلئے تھی کیونکہ اس ملک میں بہت سے ایسے واقعات ہو رہے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ ایک شخص نے یہودی معبد پر حملہ کی کوشش کی تھی۔ کیا آپ نے اپنی تقریر میں خاص طور پر جرمن لوگوں کو مدِ نظر رکھا ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ نہیں ایسا نہیں ہے۔ میں نے تقریر کیلئے کوئی خاص تیاری نہیں کی تھی۔ میں نے تو صرف اسلام کی پرامن تعلیم بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ صرف یہاں ہی نہیں بلکہ تمام غیر مسلم دنیا میں عوام الناس میں یہی تاثر ہے کہ مسلمان مظالم کر رہے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ مسلمان ہی ہیں جو جہاد کے نام پر ظلم و بربریت اور قتل و غارت کر رہے ہیں۔ جہاں بھی میں گیا ہوں میں نے یہی بات دیکھی ہے۔ تو یہ خاص طور پر جرمن افراد کو سامنے رکھتے ہوئے بات نہیں کی، جہاں بھی میں جاتا ہوں وہاں اسلام کی پرامن تعلیم کے بارے میں لوگوں کے تحفظات دور کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میں تو تقریر کیلئے تیار بھی نہیں تھا۔ جب میں کھڑا ہوا تو مسجد کے مقاصد بیان کرنے لگا اور پھر ان خدشات کو دور کرنے کی کوشش کی جو لوگوں کے ذہنوں میں مسلمانوں سے ہوتے ہیں۔ یہ کوئی باقاعدہ تیار کی ہوئی تقریر نہ تھی اور نہ ہی یہ میرے ذہن میں تھا کہ میں جرمن لوگوں کو کوئی مخصوص پیغام دوں۔ میں نے تو سادہ الفاظ میں اسلام کی پرامن تعلیم بیان کی ہے اور یہ بتایا ہے کہ ہمارا ایمان اور ہمارے عمل کیا ہیں۔

☆ایک دوسرے نمائندہ نے سوال کیا کہ میں نہیں جانتا کہ آپ سیاسی صورت حال پر کوئی بات کرنا چاہیں گے کہ نہیں۔ لیکن گذشتہ ہفتہ ترکی نے سیریا کے کچھ حصوں پر حملہ کیا ہے۔ آپ اس حوالہ سے کیا کہیں گے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کردوں اور ترکی حکومت کے درمیان حالیہ کشیدگی میری نظر میں ایک ظالمانہ اقدام ہے۔ مجھے نہیں پتا کہ اس کی وجہ کوئی سیاسی ہے یا پھر ترک لوگوں کے دلوں میں کرد لوگوں کی دشمنی ہے، لیکن یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔ معصوم شخص کو قتل کرنا تمام انسانیت کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔ اس لیے میں تو اسے پسند نہیں کرتا۔ کردوں اور ترکوں کے درمیان جو بھی تنازعات ہیں، یہ بیٹھ کر، بات چیت کر کے، میٹنگز کر کے حل کیے جاسکتے ہیں۔ جہاں ترکوں نے اب فضائی اور زمینی حملے کیے ہیں، اسلام تو اس کی کسی صورت اجازت نہیں دیتا۔

☆ایک صحافی نے سوال کیا کہ آپ نے انٹیگریشن کے حوالہ سے بات کی ہے۔ آپ کی نظر میں انٹیگریشن کیا ہے اور اس حوالہ سے احمدیہ جماعت کا مشن کیا ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لوگوں نے اس ملک کی طرف ہجرت کی ہے اور جرمن لوگوں نے اور جرمن حکومت نے انہیں یہاں آنے کی اجازت دی ہے، یہاں رہنے اور زندگی بسر کرنے کی اجازت دی ہے، ان کو اپنے معاشرہ کا حصہ بنایا ہے۔ ان میں سے اکثر لوگ تو اب جرمن نیشنلٹی لے چکے ہیں۔ اب جبکہ وہ اس ملک کے نیشنل ہیں تو انہیں ایسے ہی رہنا چاہیے جیسا کہ کسی ملک کا وفادار شہری ہوتا ہے۔ یہی اسلام کی تعلیم ہے کہ ملک سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ اب حقیقی مسلمان ہونے کے ناطے اور جرمن نیشنل ہونے کے ناطے ان کا فرض ہے کہ یہ

باقی رپورٹ صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

’’اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم سے وہ پیشگوئی جس کے پورا ہونے کا ایک لمبے عرصہ سے انتظار کیا جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق اپنے الہام اور اعلام کے ذریعہ مجھے بتا دیا ہے کہ

پیشگوئی میرے وجود میں پوری ہو چکی ہے

اور اب دشمنانِ اسلام پر خدا تعالیٰ نے کامل حجت کر دی ہے اور ان پر یہ امر واضح کر دیا ہے کہ
اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے رسول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے سچے فرستادہ ہیں‘‘ (المصلح الموعودؓ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزندِ ارجمند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وجود باجود میں پیشگوئی مصلح موعود کے پورا ہونے، اس پیشگوئی کے اغراض و مقاصد اور اس ضمن میں افرادِ جماعت احمدیہ کی ذمہ داریوں کا بیان

پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں کیے جانے والے بعض اعتراضات کے بصیرت افروز جوابات

’’علومِ ظاہری و باطنی‘‘ سے پُر کیے جانے کی مناسبت سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے علمی کارناموں کا مختصر تذکرہ

حضرت مصلح موعودؓ کی کتب، لیکچرز اور تقاریر کے مجموعے ’’انوار العلوم‘‘ کو پڑھنے کی تحریک

محترمہ مریم الیزبتھ صاحبہ اہلیہ محترم ملک عمر علی کھوکھر صاحب رئیس ملتان و سابق امیر جماعت ملتان اور عزیز جاہد فارس احمد (واقفِ نو) کی وفات، مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21؍فروری 2020ء بمطابق 21؍تبلیغ 1399 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، (سرے)، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

جماعت احمدیہ میں 20؍فروری کا دن پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے خاص طور پر یاد رکھا جاتا ہے اور جماعتوں میں یومِ مصلح موعود کے حوالے سے جلسے بھی ہوتے ہیں۔ گو میں اس بات کی پہلے بھی کئی جگہ وضاحت کر چکا ہوں لیکن نئے آنے والوں اور بچوں کے لیے بھی دوبارہ وضاحت کر دوں کہ یومِ مصلح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش کی یاد میں نہیں منایا جاتا بلکہ ایک پیشگوئی کے پورا ہونے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ ایسی پیشگوئی جو اسلام کی برتری اور سچائی ثابت کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے الہام کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی تھی جو حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش سے تین سال پہلے کی گئی تھی۔ جس میں ایک خادمِ اسلام موعود بیٹے کی پیدائش کی خبر تھی جو دشمنوں کے لیے نشان کے طور پر پیش کی گئی تھی۔ پس کل 20 فروری تھی اور اس پیشگوئی کو 134 سال ہو گئے اور سو سال سے زائد عرصے سے یہ چمکتا ہوا نشان ہے۔ بہرحال جیسا کہ میں نے کہا اس حوالے سے جماعتوں میں جلسے بھی ہوتے ہیں اور موعود بیٹے کے بارے میں پیشگوئی جو مختلف پہلو اور مختلف خصوصیات اپنے اندر لیے ہوئے ہے ان کے بارے میں کچھ حد تک بیان جلسوں میں بھی ہوتا ہے۔ لیکن ایک دو گھنٹے کے جلسے میں تمام نکات اور ان کی اہمیت اور ان کے پورا ہونے کی شان بیان نہیں ہو سکتی۔ پس جب جلسے میں اس کا پورا احاطہ نہیں ہو سکتا تو ایک خطبے میں اس کے مختلف پہلو بیان کرنا تو بالکل ناممکن ہے۔ اس لیے میں نے سوچا کہ وہ نکات جن کی تفصیلات حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود بیان کی ہیں ان میں سے بعض حوالے بیان کر دوں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے جو بیان کیا ہے اسے پڑھنے اور سننے کا ایک اپنا ہی لطف اور احساس ہوتا ہے۔ بہرحال ان مختصر حوالوں سے بھی اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس پیشگوئی کی وسعت کتنی ہے اور کس شان سے یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موعود بیٹے کی ذات میں پوری ہوئی۔

بہرحال اس سے پہلے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں پیشگوئی کے الفاظ اور تفصیل بیان کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی پیشگوئیوں کا ذکر فرماتے ہوئے اور مخالفین کو یہ بتاتے ہوئے کہ پیشگوئی مصلح موعود کے ضمن میں کیا پیشگوئیاں ہیں فرماتے ہیں کہ :

’’پہلی پیشگوئی بِاِلْھَامِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِعْلَامِہٖ عزّوجلّ۔ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جَلَّ شَانُہٗ وَعَزَّ اسْمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا۔ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں‘‘ (یعنی خدا تعالیٰ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے) ’’اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔‘‘ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں) ’’اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو انکار اور تکذیب کی راہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اُس کا نام عَنمو ائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔‘‘ (آگے آپؑ نے فرمایا کہ) ’’(اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند، گرامی ارجمند، مَظْھَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ، مَظْھَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ۔ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًا۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، جلد 5 صفحہ 647)

یہ ہیں پیشگوئی کے الفاظ جو موعود بیٹے کی خصوصیات اور مختلف پہلو بیان کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے نشان مانگنے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو چلّہ کاٹا تھا اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو الہام کیا جس کی تفصیل ابھی میں نے بیان کی ہے اس چلّہ کی جگہ کا نقشہ کھینچتے ہوئے اور اس میں جو دعائیں آپ نے کیں ان کی قبولیت کے نتیجے میں الہام کا ذکر کرتے ہوئے جس کے نتیجہ میں آپؑ نے مصلح موعودؓ کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ’’آج سے پورے اٹھاون سال پہلے، (جب یہ بیان کر رہے ہیں اس وقت اس پیشگوئی کو اٹھاون سال ہوئے تھے) جس کو آج انسٹھواں سال شروع ہو رہا ہے، 20؍فروری کے دن 1886ء میں اس شہر ہوشیار پور میں‘‘ (آپؓ یہ خطبہ ہوشیار پور میں دے رہے تھے۔ آپؓ نے فرمایا کہ اس شہر ہوشیار پور میں) اس مکان میں (جہاں آپؓ کھڑے تھے آپؓ نے اشارہ کیا) جو کہ میری انگلی کے سامنے ہے ایک ایسے مکان میں جو اس وقت ’طویلہ‘ کہلاتا تھا جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ رہائش کا اصلی مقام نہیں تھا، (وہ باقاعدہ گھر نہیں تھا) بلکہ ایک رئیس کے زائد مکانوں میں سے وہ ایک مکان تھا (جیسے بعض دفعہ انیکسیاں بنا دی جاتی ہیں) جس میں شاید اتفاقی طور پر کوئی مہمان ٹھہر جاتا ہو یا وہاں انہوں نے سٹور بنا رکھا ہو یا حسبِ ضرورت جانور باندھے جاتے ہوں‘‘ (ایک زائد جگہ تھی، زائد کمرہ باہر تھا) آپؓ فرماتے ہیں ’’قادیان کا ایک گمنام شخص جس کو خود قادیان کے لوگ بھی پوری طرح نہیں جانتے تھے لوگوں کی اس مخالفت کو دیکھ کر جو اسلام اور بانیٔ اسلام سے وہ رکھتے تھے اپنے خدا کے حضور علیحدگی میں عبادت کرنے اور اس کی نصرت اور تائید کا نشان طلب کرنے کیلئے آیا اور چالیس دن لوگوں سے علیحدہ رہ کر اس نے اپنے خدا سے دعائیں مانگیں۔ چالیس دن کی دعاؤں کے بعد خدا نے اس کو ایک نشان دیا۔ وہ نشان یہ تھا کہ میں نہ صرف ان وعدوں کو جو میں نے تمہارے ساتھ کیے ہیں پورا کروں گا اور تمہارے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا بلکہ اس وعدے کو زیادہ شان کے ساتھ پورا کرنے کے لیے میں تمہیں ایک بیٹا دوں گا جو بعض خاص صفات سے متصف ہوگا وہ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا۔ کلام الٰہی کے معارف لوگوں کو سمجھائے گا۔ رحمت اور فضل کا نشان ہوگا اور وہ دینی اور دنیوی علوم جو اسلام کی اشاعت کے لیے ضروری

ہیں اسے عطا کیے جائیں گے۔اسی طرح اللہ تعالیٰ اس کو لمبی عمر عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔‘‘ (اور آج دنیا کے جس ملک میں بھی جماعتِ احمدیہ قائم ہے اس پیشگوئی کی شہرت اور اس عظیم بیٹے کی شہرت ہے) (ماخوذ از دعوی مصلح موعود کے متعلق پُرشوکت اعلان، انوار العلوم، جلد 17، صفحہ 146-147)

جب یہ اشتہار شائع ہوا تو اس وقت مخالفین نے اعتراض شروع کر دیے کہ یہ کون سی پیشگوئی ہے۔کوئی بھی اعلان کر سکتا ہے کہ میرے ہاں بیٹا پیدا ہوگا۔اس کا جواب بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیا اور اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ’’جب یہ اشتہار شائع ہوا تو دشمنوں نے اس پر پھر اعتراضات کا ایک سلسلہ شروع کر دیا۔تب 22/مارچ 1886ء کو آپؑ نے ایک اَور اشتہار شائع فرمایا۔دشمنوں نے اعتراض یہ کیا تھا کہ ایسی پیشگوئی کا کیا اعتبار کیا جا سکتا ہے کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔کیا ہمیشہ لوگوں کے ہاں لڑکے پیدا نہیں ہوا کرتے؟ شاذ و نادر کے طور پر کوئی ایسا شخص ہوتا ہے کہ جس کا کوئی لڑکا نہ ہو یا جس کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوں۔ورنہ عام طور پر لوگوں کے ہاں لڑکے پیدا ہوتے رہتے ہیں اور کبھی ان کی پیدائش کو کوئی خاص نشان قرار نہیں دیا جاتا۔پس اگر آپ کے ہاں بھی کوئی لڑکا پیدا ہو جائے تو اس سے یہ کیونکر ثابت ہوگا کہ دنیا میں اس ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا کوئی خاص نشان ظاہر ہوا ہے۔آپؑ نے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لوگوں کے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے بائیس مارچ کے اشتہار میں تحریر فرمایا کہ ’’یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤوف ورحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لیے ظاہر فرمایا۔‘‘ پھر اسی اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ تحریر فرمایا کہ ’’بِفَضْلِهٖ تَعَالٰی وَاِحْسَانِهٖ وَبِبَرَكَةِ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔‘‘ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ بات یہ ہے کہ اگر آپؑ اپنے ہاں محض ایک بیٹا پیدا ہونے کی خبر دیتے تب بھی یہ خبر اپنی ذات میں ایک پیشگوئی ہوتی کیونکہ دنیا میں ایک حصہ خواہ وہ کتنا ہی قلیل کیوں نہ ہو بہرحال ایسے لوگوں کا ہوتا ہے جن کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوتی۔دوسرے آپؑ نے جب یہ اعلان کیا اس وقت آپؑ کی عمر 50/سال سے اوپر تھی اور ہزاروں ہزار لوگ دنیا میں ایسے پائے جاتے ہیں جن کے ہاں پچاس سال کے بعد اولاد کی پیدائش کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے اور پھر ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے ہاں صرف لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں اور پھر ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے ہاں لڑکے تو پیدا ہوتے ہیں مگر پیدا ہونے کے تھوڑے عرصے ہی بعد مر جاتے ہیں اور یہ سارے شبہات اس جگہ موجود تھے۔پس اوّل تو کسی لڑکے کی پیدائش کی خبر دینا کسی انسان کی طاقت میں نہیں ہوسکتا۔لیکن آپ بطور تنزل اس اعتراض کو تسلیم کر کے فرماتے ہیں کہ اگر مان بھی لیا جائے کہ محض کسی لڑکے کی پیدائش کی خبر دینا پیشگوئی نہیں کہلا سکتا تو سوال یہ ہے کہ مَیں نے محض ایک لڑکے کی پیدائش کی کب خبر دی ہے۔مَیں نے یہ تو نہیں کہا کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا بلکہ مَیں نے یہ کہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے میری دعاؤں کو قبول فرما کر ایک ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔‘‘ (ماخوذ از الموعود، انوار العلوم جلد 17 صفحہ 529-530)

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آج دنیا گواہ ہے کہ اس موعود بیٹے نے دنیا کے کناروں تک شہرت پائی ہے اور بیرونِ ہندوستان یا بیرونِ قادیان دنیا کا ہر مشن آپؑ کی سچائی کا ثبوت ہے۔بہت سارے مشن دنیا میں حضرت مصلح موعودؓ کے زمانے میں قائم ہوئے تھے اور وہی سلسلہ، اسی نظام کا سلسلہ آج تک چل رہا ہے۔

بعض لوگوں کا یہ بھی اعتراض تھا کہ مصلح موعودؓ بعد کے کسی عرصے میں پیدا ہوں گے سو سال بعد دو سو سال بعد یا تین سو سال بعد۔اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہ کس وجہ سے حضرت مسیح موعودؑ نے نشان مانگا تھا اور کیوں آپؑ کے زمانہ میں یہ پیدا ہونا اور نشان پورا ہونا چاہیے تھا، حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ

’’بعض لوگ کہتے ہیں کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی آئندہ نسل سے تین چار سو سال کے بعد آئے گا۔‘‘ یہاں بھی نسل کا ذکر ہے کہ آئندہ نسل سے کوئی تین چار سو سال کے بعد آئے گا۔’’موجودہ زمانہ میں نہیں آ سکتا مگر ان میں سے کوئی شخص خدا کا خوف نہیں کرتا کہ وہ پیشگوئی کے الفاظ کو دیکھے اور ان پر غور کرے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو لکھتے ہیں اس وقت اسلام پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام اپنے اندر نشان نمائی کی کوئی طاقت نہیں رکھتا۔چنانچہ پنڈت لیکھرام اعتراض کر رہا تھا کہ اگر اسلام سچا ہے تو نشان دکھایا جائے۔اِندرمَن اعتراض کر رہا تھا کہ اگر اسلام سچا ہے تو نشان دکھایا جائے۔آپؑ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے خدا! تُو ایسا نشان دکھا جو ان نشان طلب کرنے والوں کو اسلام کا قائل کر دے۔تُو ایسا نشان دکھا جو اِندرمَن مرادآبادی وغیرہ کو اسلام کا قائل کر دے اور یہ معترض ہمیں بتاتے ہیں۔‘‘ آپؓ فرماتے ہیں کہ یہ اعتراض کرنے والے کہتے ہیں ’’یہ معترض ہمیں بتاتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی تو خدا نے آپؑ کو یہ خبر دی کہ آج سے تین سو سال کے بعد ہم تمہیں ایک بیٹا عطا فرمائیں گے جو اسلام کی صداقت کا نشان ہوگا۔کیا دنیا میں کوئی بھی شخص ہے جو اس بات کو معقول قرار دے سکے؟‘‘ انتہائی نامعقول بات ہے۔’’یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی شخص سخت پیاسا ہو اور کسی شخص کے دروازہ پر جائے اور کہے بھائی! مجھے سخت پیاس لگی ہوئی ہے خدا کے لیے مجھے پانی پلاؤ اور وہ گھر والا آگے سے یہ جواب دے کہ صاحب! آپ گھبرائیں نہیں۔مَیں نے امریکہ خط لکھا ہوا ہے وہاں سے اسی سال کے آخر تک ایک اعلیٰ درجہ کا ایسنس آ جائے گا۔‘‘ شربت آ جائے گا‘‘ اور اگلے سال آپ کو شربت بنا کر پلا دیا جائے گا۔کوئی پاگل سے پاگل بھی ایسی بات نہیں کر سکتا۔کوئی پاگل سے پاگل بھی ایسی بات خدا اور اس کے رسول کی طرف منسوب نہیں کر سکتا۔پنڈت لیکھرام، منشی اندرمن مرادآبادی اور قادیان کے ہندو تو یہ کہہ رہے ہیں کہ اسلام کے متعلق یہ دعویٰ کہ اس کا خدا دنیا کو نشان دکھانے کی طاقت رکھتا ہے ایک جھوٹا اور بے بنیاد دعویٰ ہے۔اگر اس دعویٰ میں کوئی حقیقت ہے تو ہمیں نشان دکھایا جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے خدا! مَیں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تُو مجھے رحمت کا نشان دکھا۔تُو مجھے قدرت اور قربت کا نشان عطا فرما۔پس یہ نشان تو ایسے قریب ترین عرصہ میں ظاہر ہونا چاہیے تھا جبکہ وہ لوگ زندہ موجود ہوتے جنہوں نے یہ نشان طلب کیا تھا۔چنانچہ ایسا ہی ہوا۔1889ء میں ‘eighteen eighty nine’ میں ’’جب میری پیدائش اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں کے ماتحت ہوئی تو وہ لوگ زندہ موجود تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ نشان مانگا تھا۔پھر جوں جوں مَیں بڑھا اللہ تعالیٰ کے نشانات زیادہ سے زیادہ ظاہر ہوتے چلے گئے۔‘‘

(مَیں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں، انوار العلوم، جلد 17 ص 222-223)

پس یہ نشان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں اور ان لوگوں کی زندگی میں جو اسلام پر اعتراضات کرتے تھے ظاہر ہونا ضروری تھا جنہوں نے یہ نشان مانگا تھا اور یہ ظاہر ہوا۔یہ بھی بڑی اہم بات ہے کہ ہمیں یہ معلوم ہو کہ اس پیشگوئی کی اغراض کیا تھیں اور کیوں حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں ان اغراض کا حصول ضروری تھا۔کچھ تو ابھی مَیں نے مختصر بیان کیا اور کیوں آپؑ کے یہ بیٹے جو آپؑ کی جسمانی اور خونی اولاد اور آپؑ کا وہ بیٹا ہے جسکے جسمانی باپ آپؑ تھے اس کے حق میں یہ نشان پورا ہونا ضروری تھا۔بہرحال ان اغراض کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ آپؓ فرماتے ہیں کہ

’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے 20/فروری 1886ء کے اشتہار میں ذکر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ ظاہر فرمایا ہے کہ یہ پیشگوئی جو دنیا کے سامنے کی گئی اس کی کئی اغراض ہیں۔اول یہ پیشگوئی اس لیے کی گئی ہے کہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت سے نجات پائیں اور جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آئیں‘‘ یعنی روحانی طور پر مردہ ہو چکے ہیں زندہ ہوں۔’’اگر یہ سمجھا جائے کہ اس پیشگوئی نے چار سو سال کے بعد پورا ہونا ہے۔‘‘ آپؓ مزید وضاحت فرما رہے ہیں۔’’تو اس کے معنے یہ بنیں گے کہ مَیں نے یہ پیشگوئی اس لیے کی ہے کہ جو آج زندگی کے خواہاں ہیں وہ بیشک مرے رہیں چار سو سال کے بعد ان کو زندہ کر دیا جائے گا۔یہ فقرہ بالبداہت باطل اور غلط ہے۔آپؓ فرماتے ہیں یہ چلہ اس لیے کیا گیا ہے تا کہ وہ لوگ جو دین اسلام سے منکر ہیں ان کے سامنے خدا تعالیٰ کا ایک زندہ نشان ظاہر ہو اور جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت کا انکار کر رہے ہیں ان کو ایک تازہ اور زبردست ثبوت اس بات کا مل جائے کہ اب بھی خدا تعالیٰ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں اپنے نشانات ظاہر کرتا ہے۔وہ الہامی الفاظ جو اس پیشگوئی کی غرض وغایت پر روشنی ڈالتے ہیں یہ ہیں کہ ’’خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔‘‘ اب اگر ان لوگوں کے نظریہ کو صحیح سمجھ لیا جائے جو یہ کہتے ہیں کہ مصلح موعود تین چار سو سال کے بعد آئے گا تو اس فقرہ کی تشریح یوں ہوتی ہے کہ یہ پیشگوئی اس لیے کی گئی ہے تا کہ وہ لوگ جو آج زندگی کے خواہاں ہیں مرے رہیں۔چار سو سال کے بعد ان کی نسلوں میں سے بعض لوگوں کو زندہ کر دیا جائے گا۔مگر کیا اس فقرہ کو کوئی شخص بھی صحیح تسلیم کر سکتا ہے؟

دوسرے یہ پیشگوئی اس لیے کی گئی تھی تا دین اسلام کا شرف ظاہر ہو اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر عیاں ہو۔اس فقرہ کے صاف طور پر یہ معنی ہیں کہ دین اسلام کا شرف اس وقت لوگوں پر ظاہر نہیں۔اسی طرح کلام اللہ کا مرتبہ اس وقت لوگوں پر ظاہر نہیں۔مگر کہا یہ جاتا ہے کہ خدا نے یہ پیشگوئی اس لیے کی ہے تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ آج سے تین سو سال کے بعد یا چار سو سال کے بعد جب یہ لوگ بھی مر جائیں گے، ان کی اولادیں بھی مر جائیں گی اور ان کی اولادیں بھی مر جائیں گی لوگوں پر ظاہر کیا جائے۔جب نہ پنڈت لیکھرام ہوگا نہ منشی اندرمن مرادآبادی ہوگا نہ ان کی اولادیں ہوں گی اور نہ ان کی اولادوں کی اولادیں ہوں گی اس وقت دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کیا جائے گا۔بتاؤ کہ کیا کوئی بھی شخص ان معنوں کو درست سمجھ سکتا ہے؟‘‘ ان میں کوئی عقل ہے؟

تیسرے آپؑ نے فرمایا یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’یہ پیشگوئی اس لیے کی گئی ہے تا کہ حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔اس کے معنی بھی ظاہر ہیں کہ حق اس وقت کمزور ہے اور باطل غلبہ پر ہے۔اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ایسا نشان ظاہر ہو کہ عقلی اور علمی طور پر دشمنانِ اسلام پر حجت تمام ہو جائے اور وہ لوگ اس بات کو ماننے پر مجبور ہو جائیں کہ اسلام حق ہے اور اس کے مقابل میں جس قدر مذہب کھڑے ہیں وہ باطل ہیں۔

چوتھی غرض اس پیشگوئی کی یہ بیان کی گئی تھی کہ تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں اور جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔اب یہ غور کرنے والی بات ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کو اس صورت میں کس طرح قادر سمجھ سکتے تھے۔اگر یہ کہہ دیا جاتا کہ تین سو سال کے بعد یا چار سو سال کے بعد ایک ایسا نشان ظاہر ہوگا جس سے تم یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاؤ گے کہ اسلام کا خدا قادر ہے۔ایسی پیشگوئی کو لیکھرام کیا اہمیت دے سکتا تھا یا وہ لوگ جو اس وقت دین اسلام پر اعتراضات کر رہے تھے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانات کو باطل قرار دے رہے تھے، اسلام کو ایک مردہ مذہب قرار دے رہے تھے ان پر کیا حجت ہو سکتی تھی کہ تم چار سو سال کے بعد خدا تعالیٰ کو قادر سمجھنے لگ جاؤ گے چار سو سال کے بعد پوری ہونے والی پیشگوئی سے وہ لوگ خدا تعالیٰ کو کس طرح قادر سمجھ سکتے تھے۔وہ تو یہی کہتے کہ ہم ان زبانی دعووں کو تسلیم نہیں کر سکتے کہ چار سو سال کے بعد ایسا ہو جائے گا۔یہ تو ہر کوئی کہہ سکتا ہے۔بات تب ہے کہ ہمارے سامنے نشان دکھایا جائے اور اسلام کے خدا کا قادر ہونا ثابت کیا جائے۔‘‘ پس یہ نشان آپؑ کی زندگی میں پورا ہونا تھا۔

’’پانچویں غرض یہ بیان کی گئی تھی کہ تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تمہارے ساتھ ہوں۔‘‘ یعنی اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہے۔’’اگر اس پیشگوئی نے چار سو سال کے بعد ہی پورا ہونا تھا تو اس زمانہ کے لوگ یہ کس طرح یقین کر

ارشادباری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ (سورۃ البقرۃ:22)

ترجمہ: اے لوگو! تم عبادت کرو اپنے ربّ کی جس نے تمہیں پیدا کیا

طالبِ دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیودمتانگ (سکم)

ارشادباری تعالیٰ

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ (سورۃ البقرۃ:58)

ترجمہ: جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ

طالب دُعا: نورالہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

سکتے تھے کہ خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہے۔ چھٹی غرض یہ بیان کی گئی تھی کہ تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور اس کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اس کے معنی بھی یہی بنتے ہیں کہ وہ لوگ جو میرے زمانہ میں اسلام کی تکذیب کر رہے ہیں۔'' یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں'' ان کے سامنے میں یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ انہیں اسلام کی صداقت کی ایک بڑی کھلی نشانی ملے گی مگر ملے گی چار سو سال کے بعد۔ جب موجودہ زمانہ کے لوگوں بلکہ ان کی اولادوں اور ان کی اولادوں میں سے بھی کوئی زندہ نہیں ہوگا۔'' اب یہ بھی کوئی عقل کی بات نہیں ہے۔ ''ساتویں آپؑ نے بیان فرمایا کہ یہ پیشگوئی اس لیے کی گئی ہے تا کہ مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے اور پتہ لگ جائے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ چار سو سال کے بعد آنے والے وجود سے اس زمانہ کے لوگوں کو کیونکر پتا لگ سکتا ہے کہ وہ (مجرم) جھوٹ بول رہے تھے۔''

(الموعود، انوار العلوم جلد 17 صفحہ 542 تا 544)

پس یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی اولاد سے متعلق تھی اور جیسا کہ پیشگوئی کے الفاظ ہیں کہ تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت اور نسل کا ہوگا۔ بعد کی نسل میں سے نہیں۔ یہ آپؑ کے بیٹے کے بارے میں تھی جو بڑی شان سے پوری ہوئی اور باون سال تک حضرت مصلح موعودؓ کی خلافت ایک روشن چمکتے نشان کی طرح دنیا پر ظاہر ہوئی اور آپؓ کے علم و معرفت کا جو کام ہے اس کے غیر بھی معترف ہوئے جس کی تفصیل جماعت کے لٹریچر میں موجود ہے اگر بیان کرنے لگوں تو کافی وقت لگ جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ یہ اعلان فرماتے ہوئے کہ مَیں ہی مصلح موعود ہوں۔ پہلے آپؓ پر یہ اعتراض تھا کہ آپؓ نے اعلان نہیں کیا، 1944ء میں آپؓ نے اعلان کیا۔ اعلان فرماتے وقت آپؓ نے فرمایا کہ ''مَیں کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور مجھے ہی اللہ تعالیٰ نے ان پیشگوئیوں کا مورد بنایا ہے جو ایک آنے والے موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائیں۔ جو شخص سمجھتا ہے کہ مَیں نے افترا سے کام لیا ہے یا اس بارہ میں جھوٹ اور کذب بیانی کا ارتکاب کیا ہے وہ آئے اور اس معاملہ میں میرے ساتھ مباہلہ کر لے اور یا پھر اللہ تعالیٰ کی مؤکد بعذاب قسم کھا کر اعلان کر دے کہ اسے خدا نے کہا ہے کہ مَیں جھوٹ سے کام لے رہا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ خود بخود اپنے آسمانی نشانات سے فیصلہ فرما دے گا کہ کون کاذب ہے اور کون صادق۔'' جو آپ کے مخالفین تھے اور جماعت کے اندر بھی جو علیحدہ ہونے والے تھے ان میں سے کوئی اس مقابلے میں نہیں آیا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ ''اور اگر وہ کہتے ہیں کہ خواب تو سچا ہے جیسا کہ مصری صاحب نے کہا'' (کہ بعض مرتد ہو گئے تھے کہ) ''تو پھر اس کی حقیقت پر وہ مضمون لکھیں۔ مَیں ان کے اس مضمون کا جواب دوں گا اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اگر وہ اس مقابلہ میں آئے تو ایسی منہ کی کھائیں گے کہ مدتوں یاد رکھیں گے۔ غرض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم سے وہ پیشگوئی جس کے پورا ہونے کا ایک لمبے عرصہ سے انتظار کیا جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق اپنے الہام اور اعلام کے ذریعہ مجھے بتا دیا ہے کہ پیشگوئی میرے وجود میں پوری ہو چکی ہے اور اب دشمنانِ اسلام پر خدا تعالیٰ نے کامل حجت کر دی ہے اور ان پر یہ امر واضح کر دیا ہے کہ اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے رسول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے سچے فرستادہ ہیں۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو اسلام کو جھوٹا کہتے ہیں۔ کاذب ہیں وہ لوگ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کاذب کہتے ہیں۔ خدا نے اس عظیم الشان پیشگوئی کے ذریعہ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت لوگوں کے سامنے پیش کر دیا ہے'' آپؓ فرماتے ہیں ''بھلا کس شخص کی طاقت تھی کہ وہ 1886ء میں آج سے پورے اٹھاون سال قبل اپنی طرف سے یہ خبر دے سکتا کہ اس کے ہاں نو سال کے عرصہ میں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ وہ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا میں پھیلائے گا۔ وہ علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا اور خدا تعالیٰ کی قدرت اور اس کی قربت اور اس کی رحمت کا وہ ایک زندہ نشان ہوگا۔ یہ خبر دنیا کا کوئی انسان اپنے پاس سے نہیں دے سکتا تھا۔ خدا نے یہ خبر دی اور پھر اسی خدا نے اس خبر کو پورا کیا اس انسان کے ذریعہ'' (آپؓ اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ اس خبر کو پورا کیا اس انسان کے ذریعہ) ''جس کے متعلق ڈاکٹر یہ امید نہیں رکھتے تھے کہ وہ زندہ رہے گا یا لمبی عمر پائے گا۔'' یعنی حضرت مصلح موعودؓ کی شروع کی جو صحت کی حالت تھی وہ یہ تھی کہ ڈاکٹر امید نہیں رکھتے تھے کہ زندہ رہے گا بھی کہ نہیں۔ بہرحال پھر آگے آپؓ اپنے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ ''میری صحت بچپن میں ایسی خراب تھی کہ ایک موقع پر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے میرے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہہ دیا کہ اسے سِل ہو گئی ہے۔ کسی پہاڑی مقام پر اسے بھجوا دیا جائے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے شملہ بھجوا دیا مگر وہاں جا کر مَیں اداس ہو گیا اور اس وجہ سے جلدی ہی واپس آ گیا۔ غرض ایسا انسان جس کی صحت کبھی ایک دن بھی اچھی نہیں ہوئی اس انسان کو خدا نے زندہ رکھا اور اس لیے زندہ رکھا کہ اس کے ذریعہ اپنی پیشگوئیوں کو پورا کرے اور اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ثبوت لوگوں کے سامنے مہیا کرے۔ پھر مَیں وہ شخص تھا جسے علوم ظاہری میں سے کوئی علم حاصل نہیں تھا مگر خدا نے اپنے فضل سے فرشتوں کو میری تعلیم کیلئے بھجوایا اور مجھے قرآن کے ان مطالب سے آگاہ فرمایا جو کسی انسان کے واہمہ اور گمان میں بھی نہیں آ سکتے تھے۔ وہ علم جو خدا نے مجھے عطا فرمایا وہ چشمہ روحانی جو میرے سینہ میں پھوٹا وہ خیالی یا قیاسی نہیں ہے بلکہ ایسا قطعی اور یقینی ہے کہ مَیں ساری دنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر اس دنیا کے پردہ پر کوئی شخص ایسا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے قرآن سکھایا گیا ہے تو مَیں ہر وقت اس سے مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہوں۔'' یہ چیلنج آپؓ نے اس زمانے میں دیا تھا۔ آپؓ فرماتے ہیں ''لیکن مَیں جانتا ہوں آج دنیا کے پردہ پر سوائے میرے اور کوئی شخص نہیں جسے خدا کی طرف سے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا گیا ہو۔ خدا نے مجھے علم قرآن بخشا ہے اور اس زمانہ میں اس نے قرآن سکھانے کے لیے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار	جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار
اِسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب	کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب؟

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

مجھے دنیا کا استاد مقرر کیا ہے۔ خدا نے مجھے اس غرض کیلئے کھڑا کیا ہے کہ مَیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں اور اسلام کے مقابلہ میں دنیا کے تمام باطل ادیان کو ہمیشہ کی شکست دے دوں۔ دنیا زور لگالے، وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کر لے، عیسائی بادشاہ بھی اور ان کی حکومتیں بھی مل جائیں، یورپ بھی اور امریکہ بھی اکٹھا ہو جائے، دنیا کی تمام بڑی بڑی مالدار اور طاقتور قومیں اکٹھی ہو جائیں اور وہ مجھے اس مقصد میں ناکام کرنے کے لیے متحد ہو جائیں پھر بھی مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گی اور خدا میری دعاؤں اور تدابیر کے سامنے ان کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیا میٹ کر دے گا اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کیلئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزت کو قائم کرے گا اور اس وقت تک دنیا کو نہیں چھوڑے گا جب تک اسلام پھر اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر دنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کر لیا جائے۔''

پس یہ کوئی معمولی اعلان نہیں تھا جیسا کہ مَیں نے کہا آپؓ کا جو خلافت کا باون سالہ دور ہے اور اس کا ہر دن جو ہے اس کی شان کو ظاہر کر رہا ہے۔ پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ ''اے میرے دوستو! مَیں اپنے لیے کسی عزت کا خواہاں نہیں نہ جب تک خدا تعالیٰ مجھ پر ظاہر کرے کسی مزید عمر کا امیدوار'' ہوں۔ یہ بھی نہیں کہتا کہ مزید عمر ملے ''ہاں خدا تعالیٰ کے فضل کا مَیں امیدوار ہوں اور مَیں کامل یقین رکھتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی عزت کے قیام میں اور دوبارہ اسلام کو اپنے پاؤں پر کھڑے کرنے اور مسیحیت کے کچلنے میں میرے گذشتہ یا آئندہ کاموں کا ان شاء اللہ بہت کچھ حصہ ہوگا اور وہ ایڑھیاں جو شیطان کا سر کچلیں گی اور مسیحیت کا خاتمہ کریں گی ان میں سے ایک ایڑھی میری بھی ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ'' آپؓ نے فرمایا ''مَیں اس سچائی کو نہایت کھلے طور پر ساری دنیا کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ یہ آواز وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی آواز ہے۔ یہ مشیت وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی مشیت ہے۔ یہ سچائی نہیں ٹلے گی نہیں ٹلے گی اور نہیں ٹلے گی۔ اسلام دنیا پر غالب آ کر رہے گا۔'' ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ''مسیحیت دنیا میں مغلوب ہو کر رہے گی۔ اب کوئی سہارا نہیں جو عیسائیت کو میرے حملوں سے بچا سکے۔ خدا میرے ہاتھ سے اس کو شکست دے گا اور یا تو میری زندگی میں ہی اس کو اس طرح کچل کر رکھ دے گا کہ وہ سر اٹھانے کی بھی تاب نہیں رکھے گی اور یا پھر میرے بوئے ہوئے بیج سے وہ درخت پیدا ہوگا جس کے سامنے عیسائیت ایک خشک جھاڑی کی طرح مرجھا کر رہ جائے گی اور دنیا میں چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا انتہائی بلندیوں پر اڑتا ہوا دکھائی دے گا۔'' پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ ''مَیں اس موقع پر جہاں آپ لوگوں کو یہ بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کو پورا کر دیا جو مصلح موعود کے ساتھ تعلق رکھتی تھی وہاں مَیں آپ لوگوں کو ان ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔'' اور یہ ذمہ داریاں آج بھی ہماری ہیں ''جو آپ لوگوں پر عائد ہوتی ہیں آپ لوگ جو میرے اس اعلان کے مصدِق ہیں۔'' جو تصدیق کر رہے ہیں کہ مَیں مصلح موعود ہوں ''آپ کا اولین فرض یہ ہے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک اسلام اور احمدیت کی فتح اور کامیابی کے لیے بہانے کے لیے تیار ہو جائیں۔ بیشک آپ لوگ خوش ہو سکتے ہیں۔'' پیشگوئی کا اظہار کرنے کے لیے خوشی کی جاتی ہے آپ خوش ہو سکتے ہیں ''کہ خدا نے اس پیشگوئی کو پورا کیا بلکہ مَیں کہتا ہوں کہ آپ کو یقیناً خوش ہونا چاہیے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود لکھا ہے کہ تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو۔'' اس پیشگوئی کے بعد، اس کے بعد، آپ نے فرمایا خوشی سے اچھلو ''کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی۔'' حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ''پس مَیں تمہیں خوش ہونے سے نہیں روکتا۔ مَیں تمہیں اچھلنے کودنے سے نہیں روکتا۔ بیشک تم خوشیاں مناؤ اور خوشی سے اچھلو اور کودو لیکن مَیں کہتا ہوں کہ اس خوشی اور اچھل کود میں تم اپنی ذمہ داریوں کو فراموش مت کرو جس طرح خدا نے مجھے رؤیا میں دکھایا تھا کہ مَیں تیزی کے ساتھ بھاگتا چلا جا رہا ہوں اور زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹتی جا رہی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے الہاماً میرے متعلق یہ خبر دی ہے کہ مَیں جلد جلد بڑھوں گا۔ پس میرے لیے یہی مقدر ہے کہ مَیں سرعت اور تیزی کے ساتھ اپنے قدم ترقیات کے میدان میں بڑھاتا چلا جاؤں۔ مگر اس کے ساتھ ہی آپ لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے قدم کو تیز کریں اور اپنی سست روی کو ترک کر دیں۔ مبارک ہے وہ جو میرے قدم کے ساتھ اپنے قدم کو ملاتا اور سرعت کے ساتھ ترقیات کے میدان میں دوڑتا چلا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو سستی اور غفلت سے کام لے کر اپنے قدم کو تیز نہیں کرتا اور میدان میں آگے بڑھنے کی بجائے منافقوں کی طرح اپنے قدم کو پیچھے ہٹا لیتا ہے۔'' آپؓ فرماتے ہیں ''اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو، اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھتے ہو تو قدم بہ قدم اور شانہ بشانہ میرے ساتھ بڑھتے چلے آؤ تا کہ ہم کفر کے قلب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گاڑ دیں اور باطل کو ہمیشہ کے لیے صفحہ عالم سے نیست و نابود کر دیں اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ زمین اور آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں۔''

(الموعود، انوار العلوم، جلد 17 صفحہ 645 تا 649)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم کام کرنے والے ہوں صرف جلسہ مصلح موعود منانے والے ہی نہ ہوں۔ اسلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے والے ہوں اور صرف اسی بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ ہم جلسے منا رہے ہیں۔ حقیقی طور پر ہم اس مشن کو آگے بڑھانے والے ہوں، اس کام کو آگے بڑھانے والے ہوں جس کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا اور جس کے لیے آپ نے بیشمار پیشگوئیاں بھی فرمائیں اور مصلح موعود کی پیشگوئی بھی ان میں سے ایک پیشگوئی ہے۔

آپ کے کاموں کے سلسلے میں بھی صرف ایک بات کا یہاں مختصر ذکر مَیں کر دیتا ہوں کہ پیشگوئی میں الفاظ ہیں کہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور آپ کے جو کام ہیں ان کی ایک جھلک جو ہے مَیں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ حضرت مصلحِ موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب لیکچرز اور تقاریر کا مجموعہ انوار العلوم کے نام سے شائع ہو رہا ہے۔ بہت ساری جلدیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے	کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے	یہ ثمر باغِ محمد ﷺ سے ہی کھایا ہم نے

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

شائع ہو چکی ہیں۔ جو اردو پڑھنا جانتے ہیں ان کو پڑھنا چاہیے ویسے بعض کتابوں کے انگریزی ترجمے بھی ہو رہے ہیں۔ اس وقت انوار العلوم کی چھبیس (26) جلدیں شائع ہو چکی ہیں ان چھبیس جلدوں میں کل چھ سو ستر (670) کتب لیکچرز اور تقاریر آچکی ہیں۔ خطبات محمود کی اس وقت تک کل انتالیس (39) جلدیں شائع ہو چکی ہیں جن میں 1959ء تک کے خطبات شائع ہو گئے ہیں۔ ان جلدوں میں 2367 خطبات شامل ہیں۔ تفسیر صغیر دس سو اکہتر (1071) صفحات پر مشتمل ہے۔ تفسیر کبیر دس (10) جلدوں پر محیط ہے اس میں قرآن کریم کی انسٹھ (59) سورتوں کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ تفسیر کبیر کے دس جلدوں کے صفحات کی کل تعداد پانچ ہزار نو سو سات (5907) ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے درس القرآن جو کہ غیر مطبوعہ تفسیر تھے وہ ریسرچ سیل نے کمپوز کرنے کے بعد فضل عمر فاؤنڈیشن کے سپرد کر دیے ہیں۔ اس کے 3094 صفحات ہیں۔ اس کے بعد اب ریسرچ سیل کو مَیں نے کہا تھا کہ حضرت مصلح موعود کی تحریرات اور فرمودات سے تفسیر قرآن اکٹھی کی جائے جس پر کام شروع کیا گیا ہے اور اب تک نو ہزار (9000) صفحات پر مشتمل تفسیر لی جا چکی ہے اور اس پر مزید کام جاری ہے۔

یہ تو ہے ایک مختصر جائزہ آپؓ کے کاموں کا لیکن اسی جائزے کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وقت میں بھی اپنے ایک خطبہ میں ایک وقت بیان فرمایا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا وہ اقتباس بھی مَیں پڑھ دیتا ہوں۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ

خدا تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کے بارے میں کہا تھا کہ ’’وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا‘‘ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اس کے متعلق کہتے ہیں کہ مَیں نے بہت سی تفصیلات جمع کی تھیں لیکن اس وقت مَیں صرف وہ نقشہ ہی پیش کر سکتا ہوں جو مَیں نے اس غرض کے لیے تیار کروایا ہے اور وہ یہ ہے حضورؓ کی ایک تفسیر تو تفسیر کبیر ہے جو خود اتنی عجیب تفسیر ہے کہ جس شخص نے بھی غور سے اس کے کسی ایک حصہ کو پڑھا ہوگا وہ یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہوگا کہ اگر دنیا میں کوئی خدا رسیدہ بزرگ پیدا ہوتا اور وہ صرف یہ حصہ قرآن کریم کا تفسیری نوٹوں کے ساتھ شائع کر دیتا تو یہ اس کو دنیا کی نگاہ میں بزرگ ترین انسانوں میں سے ایک انسان بنانے کے لیے کافی تھا لیکن اس پر ہی بس نہیں۔ قرآن کریم پر اَور بہت سی کتب لکھیں اور میرا خیال ہے کہ حضور نے صرف قرآن کریم کی تفسیر پر ہی آٹھ دس ہزار صفحات لکھے ہیں، تفسیر کبیر کی گیارہ مجلدات بھی ان میں شامل ہیں۔ کلام کے اوپر حضور نے دس کتب اور رسائل لکھے۔ روحانیات، اسلامی اخلاق اور اسلامی عقائد پر اکتیس کتب اور رسائل تحریر فرمائے۔ سیرت و سوانح پر تیرہ کتب و رسائل لکھے۔ تاریخ پر چار کتب و رسائل۔ فقہ پر تین کتب و رسائل۔ سیاسیات قبل از تقسیم ہند پچیس کتب اور رسائل۔ سیاسیات بعد از تقسیم ہند و قیام پاکستان نو کتب اور رسائل۔ سیاست کشمیر پندرہ کتب اور رسائل۔ تحریک احمدیت کے مخصوص مسائل اور تحریکات پر ایک کم سو کتب اور رسائل یعنی ننانوے۔ ان سب کتب و رسائل کا مجموعہ 225 بنتا ہے تو جیسا کہ اس وقت شاید آپؒ کو معلومات بھی پوری نہ دی گئی ہوں، اب زیادہ مزید معلومات ہیں جیسا کہ مَیں نے پہلے بیان کیا۔ بہر حال آپؒ فرماتے ہیں تو جیسا کہ فرمایا تھا الہام میں کہ وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا ان پر ایک نظر ڈال لیں تو ان میں علومِ ظاہری بھی نظر آتے ہیں اور علومِ باطنی بھی نظر آتے ہیں اور پھر لطف یہ کہ جب بھی آپؓ نے کوئی کتاب یا رسالہ لکھا ہر شخص نے یہی کہا کہ اس سے بہتر نہیں لکھا جا سکتا۔ سیاست میں جب آپؓ نے قیادت سنبھالی یا جب بھی آپؓ نے سیاست کے بارے میں قائدانہ مشورے دیے، بڑے سے بڑے مخالف بھی آپؓ کی بے مثال قابلیت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے۔ غرض حضور کے علوم ظاہری و باطنی کے پُر ہونے سے متعلق ایک بڑی تفصیل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کہتے ہیں کہ اس کے ہزارویں حصہ میں بھی مَیں نہیں جا سکتا۔ صرف ایک سرسری سی چیز آپ کے سامنے رکھ دی ہے اور پھر اسی پر ختم کرتا ہوں۔

(ماخوذ از ماہنامہ انصار اللہ حضرت مصلح موعود نمبر مئی جون جولائی 2009 صفحہ 64-65)

اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں ہوں آپؓ پر اور ہر آن اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرماتا رہے اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس بیٹے کی طرح اسلام کی اشاعت کا درد اپنے دل میں بھی پیدا کرنے والے ہوں اور اسلام کی خدمت کے لیے ہم ہر وقت کمر بستہ ہوں اور ان لوگوں میں شامل ہوں جو دین کی خدمت کرنے والے ہوں نہ کہ ان لوگوں میں جن کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا کہ

’’آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو‘‘ (کلام محمود صفحہ 97)

اللہ تعالیٰ نہ کرے کہ ہم یہ سلسلہ بدنام کرنے والے ہوں بلکہ خدمت میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جانے والے ہوں۔

نمازوں کے بعد مَیں دو جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ غائب جنازے ہیں۔ ایک محترمہ مریم الزبتھ صاحبہ کا ہے جو مکرم و محترم ملک عمر علی کھوکھر صاحب رئیس ملتان اور سابق امیر ملتان کی دوسری اہلیہ تھیں۔ چھیاسی سال کی عمر میں ایک حادثے کے نتیجہ میں ان کی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ یہ اور ان کی بیٹی لفٹ میں تھیں۔ وہاں حادثہ ہوا اور لفٹ کی خرابی کی وجہ سے ان کی بیٹی بھی اس میں زخمی ہوئی ہیں۔ ہسپتال میں ہیں۔ بہر حال یہ survive نہیں کر سکیں۔ یہ جرمن خاتون تھیں، ہیمبرگ میں رہتی تھیں اور 1934ء کی ان کی پیدائش ہے۔ 1952ء میں انہوں نے بیعت کی اور ملک عمر علی کھوکھر صاحب کے ساتھ ان کی شادی ہوئی۔ پھر یہ پاکستان منتقل ہو گئیں۔ پھر ان کی وفات کے بعد جرمنی آ گئیں۔ پھر واپس پاکستان چلی گئیں۔ وصیت کے بابرکت نظام میں یہ شامل تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی یہ پابند تھیں۔ وقت پر نماز پڑھنے کا بڑا اہتمام کرتی تھیں اور سورج غروب ہونے اور سورج طلوع ہونے کے وقتوں کا بڑا احساب رکھا کرتی تھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت بھی باقاعدگی سے کرنے والی تھیں۔ باقاعدگی سے روزے رکھا کرتی تھیں۔ آپ کے بچوں نے یہ بیان کیا ہے کہ ہمارے ابا جان سے ان کی شادی 1952ء میں ہوئی۔ اس وقت کے مربی سلسلہ جرمنی مکرم عبد اللطیف صاحب نے بیعت کروا کر نکاح پڑھوایا۔ شادی کے بعد پاکستان آ گئیں اور بچے کہتے ہیں پھر ہماری والدہ سیدہ بیگم صاحبہ جو پہلی والدہ تھیں۔ مکرم ملک عمر علی صاحب کی اہلیہ تھیں جو حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی بیٹی تھیں وہ ان کے ساتھ مل کے رہنے لگیں اور ملک صاحب کی جو بڑی اہلیہ سیدہ بیگم صاحبہ تھیں ان کا بڑا احترام کیا کرتی تھیں۔ پاکستان آ کر انہوں نے نماز اور قرآن کریم پڑھنا شروع کیا۔ اس کے لیے ایک پڑھانے والے کا ان کے لیے انتظام کیا گیا اور سب سے پہلے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو کتاب پڑھی وہ ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ تھی۔ پاکستان رہنے کی وجہ سے اردو اور سرائیکی زبان بھی کچھ بول لیتی تھیں اور سمجھتی بھی ٹھیک طرح تھیں۔ ان کے دو بچے تھے ایک بیٹا اور ایک بیٹی۔ جب ان کی شادیوں کے فیصلہ کا وقت آیا تو ملک صاحب کی جو بڑی اہلیہ سیدہ بیگم صاحبہ تھیں ان پہ فیصلہ چھوڑا کہ آپ جہاں بہتر سمجھتی ہیں، جو رشتے بہتر ہوں ان کی شادیاں کر دیں۔ ان کے بطن سے ایک بیٹا ہے طارق علی اور بیٹی ہیں طاہرہ۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے درجات بلند فرمائے۔

دوسرا جنازہ ہے عزیزم جاہد فارس احمد کا جو بارہ سال کی عمر میں وفات پا گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ یہ طارق نوری اور عطیۃ العزیز خدیجہ کا بیٹا تھا اور عزیزم جاہد کے نانا فاروق احمد خان ہیں جو حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے سب سے بڑے پوتے ہیں۔ انہوں نے بھی لکھا ہے اور ان کے ساتھی جو لڑکے تھے اور بہت سارے لوگوں نے بھی مجھے لکھا کہ بڑی نمایاں خصوصیات کا حامل یہ بچہ تھا۔ انتہائی سلجھا ہوا، خلافت کے ساتھ گہری محبت رکھنے والا اور مجھے باقاعدگی سے یہ خط لکھا کرتا تھا۔ اس نے ہمیشہ امتحان ہوا یا جو دوسری باتیں ہوئیں ہمیشہ مجھے خط لکھا۔ اپنے احمدی ہونے پر فخر تھا اور پاکستان میں احمدی ہونا، سکول میں بھی بتانا یہ بڑی بات ہے اور یہ خطبات باقاعدہ سنا کرتا تھا۔ واقفِ نو تھا۔ کلاسز میں بھی شامل ہونے والا تھا۔ اپنی عمر کے لحاظ سے وقفِ نو کا نصاب بھی اس کو سارا یاد تھا۔ قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی یاد کر رہا تھا۔ جماعتی چندوں میں تحریک جدید اور وقف جدید میں جو اس پر لاگو تھے ان میں باقاعدگی سے خود ہی حصہ لیتا تھا۔ نماز سینٹر میں باقاعدگی سے نماز پڑھنے جانا، باجماعت نماز کی طرف توجہ تھی۔ فجر کے بعد باقاعدگی سے تلاوت کیا کرتا تھا اور اس کے ساتھیوں نے بھی لکھا ہے کہ اس کی بڑی اچھی آواز تھی۔

ساتویں جماعت کا طالب علم تھا اور گھر میں جنریٹر میں آگ لگنے کی وجہ سے اس کو بھی آگ لگی اور زخمی ہوا۔ ٹھیک ہو رہا تھا۔ ڈاکٹروں نے پہلے یہی بتایا کہ یہ ٹھیک ہو رہا ہے زخم مندمل ہو رہے ہیں لیکن پھر کوئی انفیکشن زیادہ بڑھ گئی۔ اس ہسپتال کی انفیکشن ہوئی یا کیا وجہ ہوئی بہر حال اس انفیکشن کی وجہ سے پھر باقی اعضاء پر بھی اثر ہونا شروع ہوا اور پھر ہسپتال میں اس کی وفات ہوگئی۔ مرحوم بچہ ہے یقیناً اس عمر کے بچے معصوم بچے ہیں جنتی تو ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے پیاروں کی قربت میں جگہ دے۔ اور اس کی ماں نے ہی اس کو پالا ہے۔ باپ نے تو کبھی زندگی بھر نہیں پوچھا۔ علیحدہ ہو گیا تھا اور ماں اور نانا نانی اس کو پالتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صبر اور حوصلہ دے اور جوان کے لیے عظیم صدمہ ہے اس کو برداشت کرنے کی توفیق دے اور بچے کی نانی طاہرہ بیگم جو مریم بیگم صاحبہ کی بیٹی ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا لفٹ کے حادثہ میں وہ بھی زخمی ہوئی ہیں، ہسپتال میں ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحت و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے اور ان کو اپنے بچوں کی آئندہ ہمیشہ خوشیاں دکھائے۔

جاہد کی جو والدہ ہیں اسکے کزن طارق علی کھوکھر کا بیٹا کہتا ہے کہ مَیں وہاں ہسپتال میں تھا جاہد کی ایک اچھی عادت یہ تھی کہ جب ہسپتال میں تھا تو بیماری کی حالت میں بھی بعض دفعہ کبھی بے ہوشی کی حالت طاری ہو جاتی تھی تو ہر وقت مجھ سے پوچھتا تھا کہ مَیں نے نماز پڑھی ہے کہ نہیں یا غنودگی ہوتی تھی اور مَیں کہتا نہیں پڑھی تو فوراً لیٹے لیٹے نماز پڑھنا شروع کر دیتا تھا۔

اللہ تعالیٰ جیسا کہ مَیں نے کہا اس کے درجات بلند کرتا رہے اور ان کی ماں اور نانا نانی کو بھی صبر اور حوصلہ اور ہمت عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی ﷺ

حرص سے بچو کیونکہ اسی برائی نے پہلوں کو برباد کیا

(مسند احمد بن حنبل)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی ﷺ

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اور موت کے بعد کی زندگی کیلئے عمل کرے

(جامع ترمذی، کتاب الزہد)

طالب دعا : محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

کلامُ الامام

قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 27)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

کلامُ الامام

قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 406)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع وافراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

بقیہ رپورٹ از صفحہ نمبر 2

اپنے معاشرے اور اپنی قوم کی بہتری اور فلاح و ترقی کے لیے کام کریں۔ میری نظر میں حقیقی انٹیگریشن یہی ہے۔ انٹیگریشن کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اب کلبوں میں جائیں اور یہ کہ اگر کلبوں میں نہ جائیں اور شراب وغیرہ نہ پئیں اس وقت تک انٹیگریشن نہیں ہوتی یا اگر خواتین حجاب لے رہی ہیں تو اس سے انٹیگریشن متاثر ہوگی۔ اگر آپ ملک اور قوم سے وفادار ہیں تو آپ مکمل طور پر انٹیگریٹ کر چکے ہیں۔

یہ پریس کانفرنس قریباً نو بجے اختتام کو پہنچی۔ بعد ازاں یہاں سے واپس بیت السبوح فرنکفرٹ کیلئے روانگی ہوئی۔ ساڑھے 9 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تاثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب نے مہمانوں پر گہرے اثرات چھوڑے بہت سے مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مہمانوں کے تاثرات پیش ہیں۔

☆ ڈاکٹر ہارٹ مَن صاحب (Dr.Hartmann) اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ لوگ جتنے بھی کھلے ذہن کا دعویٰ کریں مگر پھر بھی ان کے ذہنوں میں تحفظات موجود ہوتے ہیں اور امام جماعت احمدیہ کی گفتگو تو تحفظات دور کرنے والی تھی ہی مگر ان کی شخصیت کا اثر کچھ ایسا عاجز اور ہمدرد انسان کا تھا کہ مجھے لگ رہا تھا کہ ان سے کوئی بھی سوال پوچھا جا سکتا ہے اور ایسے شخص سے بات کرنے کے بعد دل میں کوئی تحفظات اور فاصلے نہیں رہتے۔

☆ میڈیا نمائندگان میں سے Sat-1 جو ایک بڑا TV چینل ہے اسکے نمائندہ مسٹر گیرٹ (Mr. Gerrit) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اول تو مجھے اتنے بڑے پیمانے پر تقریب کے انعقاد پر حیرت ہے اور اس پر جس بھائی چارے باہمی محبت اور حسن انتظام سے آپ کے افراد اس کے انعقاد کیلئے کام کر رہے ہیں، وہ میرے لیے بالکل ناقابل یقین ہے، مگر مجھے یقین کرنا پڑے گا کیونکہ میں یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔

☆ ویزبادن ہسپتال کی ڈاکٹر فیراری (Dr.Ferrari) صاحبہ کہتی ہیں کہ میں آج کی تقریب میں شمولیت اپنے لیے اعزاز سمجھتی ہوں اور امام جماعت احمدیہ کی تقریر سے مجھے جو تعلیم اور پیغام ملا ہے اس کو میں اپنے لیے ہی نہیں بلکہ اپنی اولاد کیلئے بھی ضروری خیال کرتی ہوں۔ مذہب و ملت سے بالاتر ہو کر انسانی دکھوں میں ہمدردی کرنا اور مٹتی ہوئی انسانی قدروں کا قیام ہی اس وقت بین الاقوامی محبت اور یگانگت کیلئے لازمی امر ہیں اور اس تقریر نے ہر پہلو سے اس ضرورت کو اُجاگر کیا ہے۔

☆ سٹی پولیس کے ایک نمائندے نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی جماعت کی پرامن اور بنی نوع انسان سے محبت کرنے کی عام شہرت سے تو میں واقف تھا اور شہر کی عوام بھی جانتی ہے مگر آج اس مسجد کے بننے کے بعد اس تعلیم کو ایک وجود مل گیا ہے جسے لوگ مسجد کی شکل میں آتے جاتے دیکھ بھی لیا کریں گے۔ اور اس طرح آپ کی جماعت کی امن اور محبت کی تعلیم کا جسمانی اور مادی اظہار بھی شہر میں مسجد کی صورت میں مشاہدہ کیا جا سکے گا۔ امام جماعت احمدیہ نے جس محبت اور بھائی چارے کا پیغام اپنی تقریر میں دیا ہے مسجد اسی پیغام امن و آشتی کی عملی صورت ہے اور خوشی کی بات ہے کہ آپ نے اس کی افتتاحی تقریب میں ہر طبقے کو مدعو کیا ہے۔

☆ مائینز شہر سے ایک چرچ کے نمائندے مسٹر اینگن برگر (Mr.Angenberger) صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ امام جماعت احمدیہ نے ہمسائے کے حقوق کے حوالے سے جو اسلامی تعلیم تفصیل کے ساتھ پیش کی ہے یہ میرے لیے بالکل نئی اور دلچسپ تھی اور مذہبی شخصیات سے اس حد تک ہمسائے کے حق کی تاکید میں نے پہلی بار سنی ہے۔

☆ ایک سیاسی جماعت SPD کے نمائندے نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ امام جماعت احمدیہ نے اسلام کی پرامن تعلیم اور بنی نوع انسان کے سماجی حقوق پر اتنی تاکید کو اپنی تقریر کا موضوع بنا کر ہمارے لیے اسلام اور مسلمانوں کو پرامن سمجھنا آسان کر دیا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ اس سے معاشرے میں باہمی محبت اور بھائی چارے کی فضا کو مزید فروغ ملے گا۔

☆ ایک خاتون صحافی مس ورنر (Miss Werner) کہتی ہیں کہ مجھے افتتاح سے پہلے سنگ بنیاد کی تقریب میں بھی امام جماعت احمدیہ اور انکی بیگم صاحبہ سے ملاقات کا موقع ملا تھا۔ دونوں محبت کا پیغام عام کرنے والے وجود ہیں۔ اگر لوگ ایسی تعلیم پر عمل کرنا شروع کر دیں تو معاشرہ امن و آشتی کا عملی نمونہ بن سکتا ہے۔

☆ اسی شہر سے شامل ہونے والی ایک خاتون مس میری (Miss Mari) نے کہا کہ امام جماعت احمدیہ شہریوں کے حقوق اور ہمدردی کے بارے میں دلی جذبات سے بھرپور بات کرتے ہیں اور ان کی تقریر سے ان کی ذات میں ہمدردی اور محبت کا اندازہ ہوتا ہے جو ان کو ہر انسان سے ہے، چاہے اس کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہوں۔ مجھے ان کی بلاامتیاز مذہب و ملت ہمدردی اور محبت بنی نوع انسان کی تعلیم بہت پسند آئی ہے۔

☆ انٹیگریشن کمشنر مسٹر کرسٹوف مانجورا (Mr. Christoph Manjura) نے یاد دلایا کہ سنگ بنیاد کی تقریب والے دن بھی بارش ہو رہی تھی مگر امام جماعت احمدیہ کی تشریف آوری کے ساتھ ہی مطلع صاف ہو گیا اور سورج نکل آیا اور تقریب کے انتظامات میں سہولت رہی اور آج بھی دن بھر سورج نکلا رہا اور کل سے پھر بارش کی پیش گوئی ہے۔

☆ اسی طرح مسٹر ہانس پیٹر (Mr.Hans Peter) بھی انٹیگریشن کے شعبہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ امام جماعت احمدیہ کی اس تقریر کی ہر طبقے میں اشاعت ہونی چاہیے کہ لوگ جان سکیں کہ صرف زبانی دعوے کچھ اہمیت نہیں رکھتے جب تک عملی رنگ میں انسانی قدروں کی پاسداری کر کے نہ دکھائی جائے۔ مجھے جماعت احمدیہ اور امام جماعت احمدیہ اپنے قول و فعل میں مطابقت کی وجہ سے بہت عزیز اور قابل احترام لگتے ہیں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ معاشرے کے دیگر طبقات بھی انسانی قدروں کے احترام میں اسی نقطہ نظر کو فروغ دیں۔

☆ ایک مقامی ہسپتال کے ڈاکٹر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مذہبی حلقوں سے اگر ایسی تعلیم ملے جس کا اظہار آج امام جماعت احمدیہ کی تقریر سے ہوا ہے تو معاشرے میں انسانی قدروں کا احترام قائم ہو سکتا ہے۔ چرچ کو بھی ایسا نقطہ نظر عام کرنا ہوگا۔ ابھی چرچ بہت سے سوالوں سے آنکھیں چراتا ہے جب کہ امام جماعت احمدیہ نے ہر ممکنہ سوال اور اعتراض کو لے کر کئی زاویوں سے اسکے جوابات دیے اور بے خوف وضاحت کے ساتھ اسلام کے نقطۂ نظر کی وضاحت کی۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ ان کی ہر وضاحت اور تشریح انسانی معاشرے کو امن، صلح اور محبت کی طرف لے جانے والی ہے۔

☆ ڈاکٹر اسامہ ابوحسن کہتے ہیں کہ آپ کے خلیفہ نے اصل اسلامی تعلیم اور حقیقی اسلام کا دلنشیں چہرہ دکھا کر اسلام کے بارے میں غلط فہمی دور کرنے کے علاوہ عامۃ الناس کے دلوں سے اسلام کا خوف اور ڈر اُتار دیا ہے۔

☆ ایک مہمان محترمہ عائشہ صاحبہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ میں نے اسلام کی تصویر اور طرح سے دیکھی ہے مگر آج کی تقریب نے مجھے اور طرح سے اسلام کا تعارف کروایا ہے۔ جو اتنا دلکش ہے کہ میری خواہش ہے کہ میں آئندہ بھی ایسی تقاریب میں شامل ہو سکوں۔

☆ محترمہ ہائیک براڈر (Heik Brader) صاحبہ کہتی ہیں کہ امام جماعت احمدیہ نے خدا کو ساری دنیا کا رب بتایا۔ رب العالمین جیسا تعارف رکھنے والے وسیع تر تصور خدا میں مجھے بہت دلچسپی نظر آئی۔ اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ خدا ایک اور واحد ہوتے ہوئے بھی سب مذاہب اور سارے انسانوں اور قوموں کا خدا ہے اور سب کو بلاامتیاز پالتا ہے۔

☆ ایک لاء فرم سے آئے ہوئے وکیل (Joachim Macholdt) کہتے ہیں جماعت احمدیہ کی سوچ کی وسعت پر میں اور میرا دفتر یکساں حیرت رکھتے ہیں اور آج امام جماعت احمدیہ نے ہمسائے کے حقوق بیان کرتے ہوئے ہمسائے کی تعریف میں جو وسعت بیان کی ہے اور شہر کا شہر اس وسعت میں سما گیا ہے، یہ بات ہماری پہلی حیرت پر ایک اور حیران کن اضافہ ہے۔ اس طرح اہل شہر کیلئے جماعت احمدیہ کی ہمدردی اور خبرگیری کا دائرہ اور وسیع ہو گیا ہے۔

☆ محترمہ Maike Henningsen صاحبہ جو ایک NGO کی سربراہ ہیں کہتی ہیں کہ میں یہاں کی مہمان نوازی سے نہایت متاثر ہوئی ہوں اور خلیفہ کے الفاظ نے واضح کیا کہ آپ ساری دنیا کے لیے نیک تمنائیں رکھتے ہیں اور تمام مذاہب سے اچھے تعلقات کے خواہاں ہیں۔ خلیفہ کی تقریر کے تمام نکات قابل تعریف ہیں اور بہت ہی دلچسپ تھے۔

☆ ڈینیس میرس (Dennis Merz) صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے تمام مقررین کو سنا مگر جب امام جماعت احمدیہ مائیکروفون کے سامنے کھڑے ہوئے تو ایک اور قسم کی کیفیت طاری ہو گئی۔ آپ کی آواز اور آپ کا لہجہ سب سے منفرد تھا جس کا میں خود پر ایک روحانی اثر محسوس کر رہا تھا اور بڑے غور سے آپ کا خطاب سنا۔ جو پیغام آپ نے ہمیں دیا وہ صرف اسلام کے بارہ میں نہیں تھا بلکہ ساری دنیا کیلئے ایک بہت اہم تعلیم تھی۔

☆ ایک خاتون محترمہ نین (Nan) صاحبہ نے کہا کہ آپ کے خلیفہ نے خدمت خلق کے حوالہ سے جتنی وضاحت اور زور دے کر بات کی ہے وہ میرے لیے حیران کن ہے کیونکہ ایسا ممکن نہیں اگر کہنے والا خود ہمدردیٔ خلق کے گہرے جذبات نہ رکھتا ہو۔

☆ کیتھولک چرچ کے ایک پادری نے کہا کہ میں نے آج تک اتنی اچھی تقریر نہیں سنی۔ تمام نقطہ ہائے نظر جو امام جماعت احمدیہ نے بیان کیے ہیں، میں ان سے کامل اتفاق رکھتا ہوں۔ دوسروں سے محبت کرنا اور خدا کے حقوق ادا کرنا یہ سب باتیں میری تعلیم میں بھی ہیں۔ اسی طرح میں نے آج تک اسلام کے خدا پر اتنا گہرا اور بسیط تبصرہ نہیں سنا جو خدا کی وحدانیت کے کامل دعوے کے ساتھ اسی خدائے واحد کو دنیا کے تمام مذاہب، ممالک اور انسانی معاشروں کا پالنے والا خدا قرار دیتا ہے اور اپنی خبرگیری اور خیر پہنچانے کیلئے اہل زمین میں اپنے بیگانے اور مذہب و ملت کا امتیاز روا نہیں رکھتا۔ کاش! دنیا کے تمام لیڈر اس طرح کی تقاریر کرتے تو آج دنیا میں امن قائم ہوتا۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ وہ جماعت احمدیہ سے رابطہ میں رہنا چاہتا ہے اور مسجد کو ضرور دیکھنے آئے گا۔

☆ ایک خاتون باؤور (Bauer) صاحبہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ امام جماعت احمدیہ کا ہال میں ورود اپنے ساتھ ایک انسپائریشن لے کر آیا۔ میرے لیے یہ ایک بہت بڑے اعزاز کا باعث ہے کہ میں ایک ایسی بابرکت محفل میں شامل ہو سکی۔ بعض تحفظات و غلط فہمیاں جو میرے ذہن میں تھیں وہ امام جماعت احمدیہ نے اپنے واضح مؤقف اور اسلامی تعلیم کی حقیقی تشریح و تفصیل سے دور فرما دیں۔ اب میرے لیے بہت کچھ واضح ہو چکا ہے۔ جو طمانیت آپ کے وجود سے ظاہر ہو رہی تھی اس کو بیان کرنے کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں کیونکہ اسکا تعلق محسوسات سے ہے۔

☆ ایک جرمن خاتون نے اپنا تأثر بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے خلیفہ کی شخصیت سے یہ بات نظر آتی ہے کہ جو کچھ آپ کہتے ہیں اس پر آپ عمل بھی کرتے ہیں۔ اس سے ان کا وجود میرے لیے سند کی حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔ جرمنی کے بہت سے سیاست دان جیسے زے ہوفر (Seehofer) (موجودہ وزیر داخلہ) اور ان جیسے دیگر لوگوں کو چاہیے کہ وہ آپ کے خلیفہ کے ارشادات سے استفادہ کریں۔ آپ کی تقریر بہت مؤثر اور حالات حاضرہ کی ضرورت تھی۔ میں آپ کی دعوت کی دلی مشکور ہوں۔

☆ Strohe صاحب جو کہ جماعت احمدیہ کے بہت گہرے دوست ہیں اور کچھ عرصہ فوج میں بطور پادری کے خدمت کرتے رہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ پہلی بات جس کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ حضور اقدس کا وجود عاجزی سے بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ میں اس بات سے حیران ہوں۔ آپ کے خطاب کا انداز اور موضوع بالکل واضح تھا یعنی مجھے یہ لگا کہ یہ تقریر بہت اچھی تحقیق پر مبنی ہے اور ہمارے معاشرے کا بہترین تجزیہ ہے اور بڑے اعلیٰ رنگ میں بیان ہوا ہے۔ خاص طور پر 2 باتیں اس خطاب میں واضح کی گئیں، پہلی بات اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنا اور دوسری بات انسانوں کے حقوق ادا کرنا۔ ہماری دنیا کیلئے فی الحال یہی سب سے بڑا کام ہے۔

☆ ڈاکٹر Rashid Delbasteh صاحب جو شہر ویزبادن کے کونسل کے ممبر ہیں بیان کرتے ہیں کہ انہیں آج اس تقریب میں شامل ہو کر بہت اچھا محسوس ہوا۔ میں خود بھی مسلمان ہوں لیکن آپ لوگوں کی جماعت مجھے بہت پسند ہے کیونکہ آپ لوگ صرف آپس میں ہی ایک دوسرے سے امن اور پیار سے پیش نہیں آتے بلکہ مہمانوں سے بھی ایسا ہی سلوک کرتے ہیں۔ موصوف حضور انور کے بارہ میں اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ میرے نزدیک ایک خاص شخصیت ہیں۔ بہت آسانی سے انسان ان کے بارہ میں کہہ سکتا ہے کہ وہ حقیقت میں خلیفۂ وقت ہیں۔ مجھے پہلے مسجد میں انہیں دیکھنے کا موقع ملا اور اب ادھر بھی میں نے انہیں قریب سے دیکھا تو بہت خوشی ہوئی اور یہی مجھے واضح ہوا کہ حقیقت میں یہ ایک خلیفہ ہی ہیں۔

☆ Susanne Kleinschmidt صاحبہ جو ٹیچر ہیں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ آج کی تقریب نہایت دلچسپ تھی کیونکہ مجھے خاص طور پر جماعت احمدیہ کا تعارف ہوا۔ اس بات نے مجھ پر بہت گہرا اثر چھوڑا جو خلیفۂ وقت نے اتنا واضح کیا کہ اسلام ایک امن والا مذہب ہے۔ خلیفہ صاحب کا خطاب بہت ہی متاثر کن تھا۔ جو بات مجھے اس خطاب میں سب سے اچھی لگی وہ یہ تھی کہ ہم سب انسانوں کا خالق ایک ہی ہے اور ہم سب ایک ہی خدا پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ بات ہم سب کو ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے۔

☆Uta Brehm صاحبہ جو Die Grüne پارٹی ویزبادن کی صدر ہیں کہتی ہیں کہ سب سے زیادہ آج مجھے آپ کے خلیفۃ المسیح کا خطاب پسند آیا کیونکہ وہ بہت ہی متاثر کن تھا۔ خاص طور پر مجھے یہ بات حیرت انگیز لگی کہ وہ مذہبی سربراہ ہوکر صرف مذہبی امور پر نہیں بات کررہے تھے بلکہ اتنا وسیع خطاب تھا۔ انہوں نے socio - political موضوعات پر خطاب کیا جو ہر ایک کیلئے اہمیت رکھتے ہیں۔

☆ایک خاتون نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے یہ بات نہایت ہی پسند آئی کہ his holiness نے اپنے خطاب میں وہ باتیں کھل کر بتادیں جنکی وجہ سے آج کل اسلامی دنیا میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بہت ہی اچھے طریق میں his holiness نے واضح کردیا کہ اصل میں تو اسلام نے امن پھیلانا ہے۔ جو آج اسلام کی تعلیم بتائی گئی، یہ تو پوری دنیا میں پھیلانی چاہیے یعنی یہ کہ اصل میں رواداری بھی اسلام میں پائی جاتی ہے اور اس طرح سے امن قائم کیا جاسکتا ہے۔

☆Michael David صاحب جو ویزبادن شہر کے deputy councillor ہیں کہتے ہیں کہ آج کی تقریب نہایت ہی کامیاب رہی ہے۔ خاص طور پر جو امام جماعت نے خطاب میں بیان کیا کہ تمام مذاہب کے لوگوں کو اور تمام انسانوں کو آپس میں امن سے مل جل کر رہنا چاہیے۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جو آج کل کے زمانہ میں نہایت خاص اہمیت رکھتی ہے۔

☆Conny Kuippel صاحبہ جنکا تعلق Die Grüne پارٹی سے ہے اور جو شہر ویزبان کے پارلیمنٹ میں شعبہ integration میں کام کرتی ہیں اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ مجھے خلیفہ کا خطاب نہایت حوصلہ افزا محسوس ہوا اور میرے دل کو اس سے مسرت ہوئی۔ ایک بات خلیفہ کی جو میرے لیے بھی نہایت اہم ہے اور مجھے کبھی بھولے گی نہیں وہ یہ تھی کہ تمام احمدیوں کو اپنے ماحول کیلئے مفید وجود بننا چاہئے۔ اس بات پر صرف احمدیوں کو ہی نہیں بلکہ سب کو عمل کرنا چاہیے۔ اگر تمام مسلمان فرقے آپ احمدیوں کی طرح open minded ہوتے تو ہمارا آپس میں مل جل کر رہنا بہت آسان ہوجاتا۔

☆Mario Bohrmann صاحب ایک صحافی ہیں اور اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مجھے his holiness کا خطاب پسند آیا۔ انہوں نے تمام تعصّبات جو آج کل کی دنیا میں اسلام کے بارہ میں پھیلے ہوئے ہیں جیسا کہ جہاد اُن کو دور کیا۔ خلیفہ ایک ایسی شخصیت ہیں جو دل موہ لینے والی ہے۔ مجھے ابھی پریس کانفرنس میں بھی 2 سوال کرنے کا موقع ملا۔ یہی محسوس ہوا کہ آپ نہایت ہی پیار کرنے والے ہیں اور ان کے چہرے پر ایک مسکراہٹ سی بھی نظر آتی ہے۔

☆Uwe Widera صاحب ایک سکول میں استاد ہیں اور کہتے ہیں کہ مجھے ادھر پہلی بار جماعت احمدیہ کا تعارف ہوا۔ ساری تقریب کا انتظام بہت اچھا تھا، خاص طور پر خلیفہ کا خطاب دلچسپ لگا۔ مجھے یہ بات بہت اہم لگی جو خلیفہ نے بیان کی ہے کہ رواداری پر زور دیا جائے اور دوسرے مذاہب کے لوگوں اور اسی طرح تمام انسانوں کے ساتھ پیار سے پیش آیا جائے۔ یہ آج کل کے معاشرہ میں بہت ہی کم ہوگیا ہے اور دوسرے مذاہب اس بات کو بھولتے چلے جارہے ہیں۔ لیکن آپ لوگ اس کو اہمیت دیتے ہیں۔ اب میں نے آپ لوگوں کی مسجد میں بھی ضرور جانا ہے اور میرے سارے جو سوالات پیدا ہورہے ہیں ان کو حل کروانا ہے۔

موصوف نے مزید حضور انور کے خطاب کے بارہ میں کہا کہ his holiness کا خطاب تو بہت ہی اچھا تھا اور یہ تمام دنیا کے ہر معاشرہ کیلئے اہمیت رکھتا ہے۔ جو خلیفہ نے باتیں بیان کی ہیں یہ آج کل دوسرے مذاہب والے بھولتے جارہے ہیں۔ اور اگر دنیا ان باتوں پر عمل کرنا شروع کردے تو دنیا میں جنگیں بالکل ختم ہوجائیں۔

☆Heike Ebel صاحبہ ویزبادن کے اسکول میں پڑھاتی ہیں اور اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ مجھے ایک بات جو بہت نمایاں دیکھنے کو ملی وہ یہ ہے کہ ادھر صرف امن اور پیار و محبت کی باتیں ہی نہیں کی جاتیں بلکہ اس پر عمل بھی کیا جاتا ہے۔ آپ لوگ integration کو سمجھے ہیں اور اس کا اچھا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ خلیفہ مجھے حقیقت میں مقدس (holy) لگتے ہیں اور ایک حقیقی مذہبی لیڈر محسوس ہوتے ہیں۔ میرے اندر خلیفہ صاحب نے ایک تبدیلی پیدا کی ہے جو کہ ان کی خاص پاکیزگی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ ان کے دل سے ایک نور نکلتا ہوا محسوس ہوتا ہے جو ہر ایک کو اپنے ساتھ وابستہ کرنے والا ہے۔ خلیفہ ایک حقیقی روحانی شخصیت محسوس ہوتے ہیں اور میں انہیں بطور مقدس شخص تسلیم کرسکتی ہوں۔

☆ایک خاتون بیان کرتی ہیں کہ میں جماعت کو 10 سال سے جانتی ہوں اور ہمیشہ سے ہی آپ لوگ بہت پیار کرنے والے نظر آئے ہیں۔ خلیفہ کو لیکن پہلی بار دیکھنے کا موقع ملا اور یہ واضح ہوا کہ اگر ہر ایک انسان ایسی سوچ رکھنے والا ہوجائے تو دنیا میں امن قائم ہوجائے گا۔

☆ کیتھولک چرچ کا ایک ممبر بیان کرتا ہے کہ میں نے اس سے پہلے کبھی بھی کسی مذہبی سربراہ کو اس بات پر اتنا زور دیتے نہیں سنا کہ ہمسائے کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ یہ پیار اور محبت والی تعلیم پیش کی گئی۔

☆Klaus Bartel صاحب نے اپنے خیالات بیان کرتے ہوئے کہا کہ امن قائم کرنے کے لیے سب سے اہم بات جو خلیفہ نے بھی بیان کی یہی ہے کہ قدروں کو مدنظر رکھا جانا چاہیے۔ مجھے اس بات کا علم تو تھا کہ اسلام میں مختلف فرقے ہوتے ہیں۔ لیکن اس جماعت کا بہرحال نہیں پتہ تھا جو اتنی امن پسند ہو۔

☆Muktari صاحب جو کہ ویزبادن کی پولیس میں کام کرتے ہیں نے کہا کہ آج کا پروگرام یہ واضح کررہا تھا کہ مسلمان اپنی ایک اور تصویر بھی دکھانا چاہتے ہیں کہ اسلام حقیقت میں ایک امن پسند مذہب ہے۔ خلیفہ نے یہ جو ذکر کیا کہ افریقہ میں بھی آپ لوگ مختلف projects کرواتے ہیں مجھے بہت ہی اچھا لگا۔

☆Mehmet Yilmaz صاحب بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ کا یہ پیغام کہ آپس میں ہمسایوں کو تو خاص طور پر پیار اور محبت سے اکٹھا رہنا چاہیے بہت ہی ضروری ہے۔ خلیفہ کو میں پہلے سے بھی جانتا ہوں کیونکہ پہلے بھی ان کی کتب میں نے پڑھی ہیں۔ میری خواہش ہے کہ دوسرے مسلمان لیڈرز بھی اسی طرح امن پھیلائیں جس طرح خلیفہ امن کا پیغام پھیلا رہے ہیں۔

☆ایک evangelical theology professor کہتے ہیں کہ خلیفہ کا خطاب میرے لیے تو بہت ہی حیرت انگیز تھا۔ مجھے ایک ایسے اسلام کے نمائندہ کو جان کر بہت ہی خوشی ہوئی جو اتنا پیار اور محبت کی تعلیم کو پھیلا رہا ہے اور جس نے یہ بات بھی واضح کردی کہ انسانیت سے پیار و محبت سے پیش آنا بھی عبادت ہے۔

☆Gabriela Stochhalter Eiche صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ آج کی تقریب مجھے بہت پسند آئی۔ خلیفہ کا خطاب نہایت دل گداز تھا۔ خاص طور پر جو پہلو آج کے معاشرہ میں ضروری ہیں ان کو خلیفہ نے واضح طور پر بیان کیا یعنی یہ کہ امن قائم کیا جائے، آپس میں محبت سے رہا جائے، ہمسایوں سے اچھا سلوک کیا جائے، غریبوں کی مدد کی جائے جیسے افریقہ میں کنویں بنائے جاتے ہیں وغیرہ۔ خلیفہ مجھے تو ایک نہایت ہی امن پسند اور پیار و محبت والی شخصیت محسوس ہوئے۔

☆Thomas Schwarze صاحب جو ایک اسکول کے پرنسپل ہیں کہتے ہیں کہ آج کی تقریب ایک حیرت انگیز تقریب ہے۔ ہر ایک ادھر اتنے پیار سے پیش آرہا ہے اور ہماری مہمان نوازی کررہا ہے۔ مجھے تصور ہی نہیں تھا کہ آج کے دن مجھے ایک his holiness جیسی مقدس شخصیت کو دیکھنے کا موقع ملے گا۔ خلیفہ تو ایک ایسی شخصیت محسوس ہوتے ہیں جو بالکل جانتے ہیں کہ وہ کیا بات کررہے ہیں۔ ان کی بات کرنے کا انداز ہی اس طرح کا ہے کہ وہ بہت سے لوگوں کے دلوں پر اثر کرسکتے ہیں۔

☆Gisine Werner صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ آج مسجد کے افتتاح کی تقریب جو منعقد کی گئی ہے بہت اچھی تھی۔ خلیفہ بہت ہی پیار کرنے والے لگتے ہیں اور جو بات کرتے ہیں اس کا ہر ایک لفظ درست ہے اور اس پر یقین کرنا چاہیے۔

☆Wolfgang Nickel صاحب شہر ویزبادن کے پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔ وہ اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مجھے آپ کے مختلف پروگرامز میں شامل ہونے کا موقع ملتا رہتا ہے۔ سنگ بنیاد کے موقع پر بھی میں شامل تھا۔ میں خلیفہ کو بہت غور سے دیکھتا رہا ہوں اور ان کا خطاب بھی میں نے سنا۔ حیران کن بات ہے کہ کتنے سکون سے اور objective طریق سے وہ اپنا نقطہ نظر پیش کرتے ہیں۔ جو باتیں انہوں نے کی ہیں اس سے زائد میں تو بہرحال نہیں کچھ کرسکتا۔

☆ایک مسلمان خاتون بیان کرتی ہے کہ خلیفہ کے الفاظ بہت متاثر کن تھے۔ دنیا کے آج کے حالات اگر دیکھے جائیں تو ان کے الفاظ بہت ہی اہمیت کے حامل ہیں۔ مذہب کے ذریعہ سے آج امن دوبارہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

"مسجد مبارک" ویزبادن کے افتتاح کی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے کوریج دی۔ تین ٹی وی چینلز، سات اخبارات اور پانچ آن لائن میڈیا نے بھی خبر دی۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کی اس کوریج کے ذریعہ 79 لاکھ، 59 ہزار 970 / افراد تک پیغام پہنچا۔

☆Wiesbadener Tagblatt نے خبر دیتے ہوئے لکھا: "خلیفہ مرزا مسرور احمد نے کہا کہ ان کو اس بات کی خوشی ہے کہ شہر نے ان کا کھلے دل کے ساتھ استقبال کیا ہے۔ اکثر مساجد کے بارہ میں تعصّبات اور خوف پائے جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر مساجد میں انتہا پسندی پھیلائی جائے تو اس کی وجہ اسلام نہیں۔ انسانی اقدار کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے۔ قرآن کریم میں ہمسائے کے بہت حقوق بیان کیے گئے ہیں۔"

"Sat-1 Regional" ٹی وی چینل نے دو منٹ 8 سیکنڈ کی خبر دی۔ جس میں ویزبادن پریس کانفرنس سے حضور انور کا یہ اقتباس بھی پیش کیا۔

"اس شہر کے باسیوں کو اپنے دل میں کوئی خوف نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ہم ایک بہت پُرامن جماعت ہیں۔ اِس لیے کہ ہم اسلام کی حقیقی تعلیمات کے پیروکار ہیں۔"

......☆......☆......☆......

15 / اکتوبر 2019ء (بروز منگل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بجکر 50 منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق 11 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 19 فیملیز کے 76 افراد اور 2 احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 17 جماعتوں سے آئی تھیں۔ ان کے علاوہ پاکستان سے آنے والے ایک دوست نے بھی شرف ملاقات پایا۔ بعض فیملیز اپنے پیارے آقا سے ملاقات کیلئے بڑے لمبے فاصلے طے کرکے آئیں۔ Pulheim اور Stuttgart سے آنے والے 215 کلومیٹر، Freiburg سے آنے والے 250 کلومیٹر، Calw سے آنے والے 285 کلومیٹر اور میونخ (Munchen) سے آنے والے 405 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے آئے تھے۔

ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام 12 بجکر 45 منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جامعہ احمدیہ جرمنی میں ورود

آج پروگرام کے مطابق جامعہ احمدیہ جرمنی کیلئے روانگی تھی۔ 1 بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور جامعہ احمدیہ جرمنی کیلئے روانگی ہوئی۔ جامعہ احمدیہ جرمنی بیت السبوح سے قریباً 50 کلومیٹر کے فاصلہ پر Riedstadt شہر میں واقع ہے۔ 2 بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جامعہ احمدیہ تشریف آوری ہوئی۔

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو.پی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

مکرم شمشاد احمد قمر پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی نے اپنے اساتذہ اور طلباء کے ہمراہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت العزیز تشریف لے آئے اور نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز پڑھنے کیلئے لوکل جماعت Riedstadt کے ممبران بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہاسٹل کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور ایک کمرے میں تشریف لے گئے اور کمرے کا تفصیلی جائزہ لیا۔ اس موقع پر پرنسپل صاحب نے عرض کیا کہ اس کمرہ میں 6 طلباء رہتے ہیں اور 6 طلباء کیلئے یہ کمرہ تنگ ہے۔ ہر ایک لڑکے کیلئے الماری اور ٹیبل میسر نہیں کیا جاسکتا۔ پرنسپل صاحب نے عرض کیا کہ ہوسٹل کی تیسری منزل اگر پوری نہیں تو اس کا ایک حصہ بھی تعمیر ہو جائے تو جگہ کی قلت پوری ہوسکتی ہے۔

اس پر حضور انور نے امیر صاحب جرمنی سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا۔ اگرچہ دیگر جامعات میں بھی جگہ کی تنگی ہے۔ لیکن طلباء کی تعداد تو بہرحال بڑھنی ہے۔ لہٰذا مزید تعمیر کی طرف توجہ دینی چاہیے۔

ہاٹل کی صفائی کے متعلق حضور انور کے دریافت فرمانے پر پرنسپل صاحب نے عرض کیا کہ ہاسٹل کی صفائی روزانہ ہوتی ہے۔

ہاسٹل کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کھانے کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ جہاں باربی کیو کا انتظام کیا گیا تھا۔ مارکی کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ مارکی کے اندر مخصوص گزرگاہ کو دونوں جانب سے پھولوں اور پودوں سے سجایا گیا تھا اور اسی طرح کھانے کی میز main table کے سامنے بھی ایک چھوٹے سائز کے فوارے کو چھوٹے سائز کے پودوں کے درمیان بڑی خوبصورتی سے رکھا گیا تھا۔ مارکی میں طلباء کلاس وائز اور اس طریق سے بیٹھے تھے کہ سب طلباء اپنے پیارے آقا کو دیکھ سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گفتگو کے دوران مکرم پرنسپل صاحب کو ہدایت فرمائی کہ طلباء کو براؤن بریڈ دیں۔ سفید بریڈ بند کردیں۔ کیونکہ یہ نقصان دہ ہے۔ اسی طرح کھانوں میں استعمال ہونے والے مصالحوں کے متعلق ارشاد فرمایا کہ یہ بازاری مصالحے جو کسی بھی برانڈ کے پیک ہوئے اور پسے ہوئے ملتے ہیں ٹھیک نہیں ہیں۔ یہ صحت کیلئے نقصان دہ ہیں۔ اپنی چیزیں خود پیس کر مصالحہ تیار کیا کریں۔

کھانے کے بعد حضور انور نے طلباء کو جامعہ ہال میں جانے کی اجازت عطا فرمائی۔ حضور انور جامعہ ہال میں تشریف لانے سے قبل ازراہ شفقت باربی کیو تیار کرنے والے کارکنان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائی نیز باربی کیو بنانے کے حوالہ سے ان کو مصالحہ جات لگانے کے طریقہ کار کے متعلق ہدایات سے نوازا۔

طلباء جامعہ کے ساتھ ایک نشست

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ ہال میں تشریف لے آئے جہاں جامعہ احمدیہ کے طلباء کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک پروگرام کا انعقاد ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو عزیزم حافظ احتشام احمد نے کی اور بعدازاں اس کا اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ حضور انور نے حافظ احتشام کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ حافظ صرف نام کے ہو یا قرآن کریم حفظ کیا ہوا ہے۔ کیا تراویح نہیں پڑھاتے اگر جرمنی میں کوئی ایسی جماعت نہیں جو پورا قرآن کریم سنے تو پھر تم جامعہ میں ہی تراویح پڑھا دیا کرو۔

اسکے بعد عزیزم ظافر احمد نے آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث پیش کی: حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص علم کی تلاش میں نکلے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور فرشتے طالب علم کے کام پر خوش ہوکر اپنے پر اسکے آگے بچھاتے ہیں اور عالم کیلئے زمین و آسمان میں رہنے والے بخشش مانگتے ہیں۔ یہاں تک کہ پانی کی مچھلیاں بھی اسکے حق میں دعا کرتی ہیں۔ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چاند کی دوسرے ستاروں پر اور علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء روپیہ، پیسہ ورثہ نہیں چھوڑ جاتے بلکہ ان کا ورثہ علم وعرفان ہے۔ جو شخص علم حاصل کرتا ہے۔ وہ بہت بڑا حصہ اور خیر کثیر حاصل کرتا ہے۔

اسکے بعد عزیزم رانا شیراز نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نظم ؎

عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ
اہل شیطاں نہ بنو اہل خدا ہو جاؤ

خوش الحانی سے پیش کی۔ بعدازاں عزیزم محفوظ منیر طالب علم درجہ رابعہ نے اقتباس پیش کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’ایسے نوجوان پیدا ہوں جو دنیاوی مفاد کو بالکل ترک کر کے اپنی زندگیاں صرف دینی خدمات کے واسطے وقف کر دیں...... حضرت رسول کریم ﷺ کے اصحاب کا نمونہ دیکھنا چاہیے وہ ایسے نہ تھے کہ کچھ دین کے ہوں اور کچھ دنیا کے بلکہ وہ خالص دین کے بن گئے تھے اور اپنی جان و مال سب اسلام پر قربان کر چکے تھے ایسے ہی آدمی ہونے چاہئیں، جو سلسلہ کے واسطے مبلغین اور واعظین مقرر کیے جائیں وہ قانع ہونے چاہئیں اور دولت و مال کا ان کو فکر نہ ہو۔ حضرت رسول کریم ﷺ جب کسی کو تبلیغ کے واسطے بھیجتے تھے تو وہ حکم پاتے ہی چل پڑتا تھا۔ نہ سفر خرچ مانگتا تھا اور نہ گھر والوں کی افلاس کا عذر پیش کرتا تھا۔ یہ کام اس سے ہوسکتا ہے جو اپنی زندگی کو اس کیلئے وقف کر دے متقی کو خدا تعالیٰ آپ مدد دیتا ہے وہ خدا کے واسطے تلخ زندگی کو اپنے لیے گوارا کرتا ہے...... خدا اسکو پیار کرتا ہے جو خالص دین کے واسطے ہو جائے ہم چاہتے ہیں کہ کچھ آدمی ایسے منتخب کیے جائیں جو تبلیغ کے کام کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر دیں اور دوسری کسی بات سے غرض نہ رکھیں۔ ہر قسم کے مصائب اٹھائیں اور ہر جگہ پر پھرتے رہیں اور خدا کی بات پہنچائیں۔ صبر اور تحمل سے کام لینے والے آدمی ہوں ان کی طبیعتوں میں جوش نہ ہو ہر ایک سخت کلامی اور گالی کو سن کر نرمی کے ساتھ جواب دینے کی طاقت رکھتے ہوں پھر جہاں دیکھیں کہ شرارت کا خوف ہے وہاں سے چلے جائیں اور فتنہ وفساد کے درمیان اپنے آپ کو نہ ڈالیں اور جہاں دیکھیں کہ کوئی سعید آدمی ان کی بات کو سنتا ہے اسکو نرمی سے سمجھائیں۔ جلسوں اور مباحثوں کے اکھاڑوں سے پرہیز کریں کیونکہ اس طرح فتنہ کا خوف ہوتا ہے۔ آہستگی سے اور خوش خلقی سے اپنا کام کرتے ہوئے چلے جائیں۔‘‘ (بدر 3/ اکتوبر 1907ء)

اسکے بعد عزیزم صہیب ناصر طالب علم درجہ سادسہ نے ’’خانہ کعبہ وقف زندگی کی بنیاد ہے‘‘ کے موضوع پر ایک تقریر کی۔

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ (آل عمران: 97) یعنی خانہ کعبہ روئے زمین کی وہ پہلی عمارت ہے جو توحید باری تعالیٰ اور اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے نیز مومنین کی عبادات کی بجا آوری کیلئے تعمیر کی گئی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ خانہ کعبہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے چلا آتا ہے۔ (تفسیر کبیر، جلد دوم، صفحہ 448) اسی لیے ازل سے خدائے قدوس نے یہ حکم دیا کہ ہر سال تمام روئے زمین کے عاشقان توحید کشاں کشاں اس کے گرد جمع ہوکر اس کا حج وعمرہ ادا کریں اور احکامات خداوندی کو اپنے ذہنوں میں تازہ کریں۔ دین اسلام میں خانہ کعبہ کی اہمیت بنیادی اور مسلّمہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ کو قبل از نبوت سے ہی خانہ کعبہ کے تقدس اور اس کی اہمیت کا خاص خیال دامنگیر تھا۔

ہجرت مدینہ کے وقت مکہ پر آخری نگاہ ڈالتے ہوئے جبکہ وہ آنکھوں سے اوجھل ہو رہا تھا، رسول اکرم ﷺ نے نہایت محبت وفدائیت کے رنگ میں فرمایا کہ ’’اے مکہ! تو مجھے روئے زمین کی تمام بستیوں سے زیادہ پیارا ہے، مگر کیا کروں، تیرے مکین مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے۔‘‘ مکہ مکرمہ سے اس قدر اظہار محبت کی وجہ یہ تھی کہ ایک طرف مکہ آپ کا آبائی وطن تھا اور دوسری طرف اس شہر میں خانہ کعبہ بھی موجود تھا۔ اس محبت کی وجہ سے فرضیتِ نماز کے بعد رسول اکرم ﷺ کی دلی خواہش تھی کہ دین اسلام میں عبادت خداوندی کے وقت قبلہ خانہ کعبہ ہوتا۔ چونکہ خانہ کعبہ ہی روحانی جسمانی لحاظ سے مسلمانوں کی آئندہ تمام تر توجہات و ترقیات کا مرکز ٹھہرا، اسی لیے حکمت خداوندی نے یہ چاہا کہ خانہ کعبہ کے ذریعے مسلمانوں کی روحانی تعلیم وتربیت کا بھی خاص اہتمام کیا جائے جو تاابد جاری رہے۔ گویا خانہ کعبہ کو مسلمانوں کی روحانی تعلیم وتربیت کا مرکز قرار دیا گیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

’’خانہ کعبہ کیا ہے؟ ایک گھر ہے جو خدا تعالیٰ کی عبادت کیلئے وقف ہے مگر ظاہر ہے کہ ساری دنیا کے انسان خانہ کعبہ میں نہیں جاسکتے۔ پس جس طرح خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی نقلیں دنیا میں پیدا ہوں۔ اسی طرح وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ تم خانہ کعبہ کی نقلیں بناؤ جس میں تم اور تمہاری اولادیں اپنی زندگیاں دین کی خدمت کیلئے وقف کر کے بیٹھ جائیں...... اور حقیقت یہ ہے کہ جب تک خانہ کعبہ کے ظل دنیا کے گوشہ وقت تک دین کبھی پھیل ہی نہیں سکتا۔‘‘ (تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 170، 169 زیر آیت سورۃ البقرہ: 126)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی تعمیر بیت اللہ کے عظیم الشان مقاصد پر مشتمل پُر معارف سلسلہ خطبات میں سے ایک خطبہ میں یوں بیان فرمایا:

’’تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ صرف مکہ سے ہی نہیں بلکہ دوسرے علاقوں سے بھی قبائل کے بعض نمائندے اپنے علاقے کو چھوڑ کے اور اپنے قبیلے کو چھوڑ کر، مدینہ میں آکے دھونی رما کے بیٹھ گئے تھے اور پھر وہیں بیٹھے رہے۔ ان کی جو ہجرت تھی اپنی قوم یا اپنے ملک سے وہ اس قسم کی نہیں تھی جو مکہ سے ہجرت تھی بلکہ اس قسم کی تھی جو ایک واقف کی ہجرت ہوتی ہے جو اپنا علاقہ چھوڑ کے، اپنی رشتہ داریاں چھوڑ کے، اپنے گھر بار کو چھوڑ کے، اپنی جائداد کو چھوڑ کے، خدا کیلئے مرکز میں آجاتا ہے اور پھر مرکز کی ہدایت کے مطابق دنیا کے مختلف حصوں میں کام کرتا ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ، 26 مئی 1967ء)

گویا توحید خداوندی کا عظیم مظہر خانہ کعبہ ہی وقف زندگی کی بنیاد ہے اور اسی بنیاد پر قائم رہتے ہوئے تمام دنیا میں خدمت اسلام کے جذبہ سے سرشار احمدی واقفین زندگی اپنے عملوں سے خانہ کعبہ اور خدائے واحد وقدوس کی عظمت کا پرچار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم تمام واقفین زندگی کو تعمیر خانہ کعبہ کے اصل مقصد کو سمجھنے اور پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری اس حقیر خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین۔

اسکے بعد عزیزم سلیمان اختر طالب علم درجہ رابعہ نے ’’وقف کی اہمیت اور اسکی برکات‘‘ کے موضوع پر ایک تقریر کی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

حضرت آدم سے لے کر اس دور تک بہت سے مامور من اللہ دنیا میں آئے اور ان میں سے ہر ایک خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرنے والا تھا مگر ابراہیمی قربانی ہے جو کامل للّٰہی وقف کا نمونہ بن گئی ہم وہ خوش نصیب ہیں جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور ان کے غلام مہدی دوراں کے صدقے آج پھر ابراہیمی قربانی کے وارث بنائے گئے ہیں۔ حضرت رسول کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں للّٰہی وقف کی پُرخطر اور خاردار راہوں پر چلنے والوں کے سردار تو حضرت ابوبکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ اور علی مرتضیٰؓ ہیں۔ مگر ان کی پیروی میں حضرت ابوعبیدہؓ اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور طلحہؓ بھی تھے۔ ان میں مصعب بن عمیرؓ بھی تھے جو اسلام کے پہلے مبلغ ہونے کے اعزاز سے نوازے گئے۔ پھر مدینہ میں انصار کے فدائی گروہ حضرت سعد بن معاذ، خبیب بن عدی اور ابوطلحہ رضوان اللہ علیہم اور ان کے ساتھی اصحاب کی ایک طویل فہرست ہے جنہوں نے اپنی قربانی اور وفا کی داستانیں رقم کیں۔

عصرِ حاضر میں اس للّٰہی وقف کا نمونہ رسول پاک ﷺ کے روحانی فرزند حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے پھر زندہ کیا اور اپنا سب کچھ خدا اور رسول پر وار دیا اور فرمایا: وقفِ راہِ تو کنم گر جاں دہندم صد ہزار

کلامُ الامام

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کرسکتا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی کا وقف کرنا جو حقیقتِ اسلام ہے دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرایا جاوے اور اس کی عبادت اور محبت اور خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک باقی نہ رہے، اور اس کی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیت کے آداب اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضا وقدر کے امور بدل و جان قبول کیے جائیں اور نہایت نیستی اور تذلل سے ان سب حکموں اور حدوں اور قانونوں اور تقدیروں کو بارادتِ تامہ سر پر اٹھالیا جاوے اور نیز وہ تمام پاک صداقتیں اور پاک معارف جو اسکی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اور اس کی ملکوت اور سلطنت کے علو مرتبہ کو معلوم کرنے کیلئے ایک واسطہ اور اس کے آلاء اور نعماء کے پہچاننے کیلئے ایک قوی رہبر ہیں بخوبی معلوم کر لی جائیں۔

دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے کہ اسکے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور بار برداری اور سچی غمخواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جاوے دوسروں کو آرام پہنچانے کیلئے دکھ اٹھاویں اور دوسروں کی راحت کیلئے اپنے پر رنج گوارا کر لیں۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، جلد 5 صفحہ 60)

پھر اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو وہ وفا شعار غلام عطا کیے جنہوں نے قرون اولیٰ کی یادیں تازہ کر دیں جن کے سرخیل حضرت مولانا نور الدین، سیدنا محمود، سیدنا ناصر، سیدنا طاہر اور سیدنا مسرور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ اس مہدی دوراں کو حضرت مولانا عبدالکریم صاحب، مولانا برہان الدین اور مولانا مفتی محمد صادق جیسے خدام عطا کیے جنہوں نے دنیا ترک کر کے خدا کو اختیار کیا اور درِ مسیح کی دربانی کو پسند کر لیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیر خوار

حدیث قدسی میں آتا ہے حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث اپنے ربّ سے بیان فرمائی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں، جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑتے ہوئے جاتا ہوں۔ (صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ ویحذ کم اللہ نفسہ)

یہ مضمون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ ’’جے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو‘‘۔ پس ساری کائنات واقفِ زندگی کیلئے مسخر کر دی جاتی ہے۔ وہ الٰہی فضلوں اور رحمتوں اور برکتوں کا مظہر بن جاتا ہے۔

وقف زندگی میں قوم کی زندگی ہونے کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ: دنیا میں روپیہ کے ذریعہ کبھی تبلیغ نہیں ہوئی اور جو قوم یہ سمجھتی ہے کہ روپیہ کے ذریعہ اکناف عالم میں اپنی تبلیغ کو پہنچا دے گی اس سے زیادہ فریب خوردہ، اس سے زیادہ احمق اور اس سے زیادہ دیوانی قوم دنیا میں کوئی نہیں۔ زندگی کی علامت یہ ہے تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے اور کہے اے امیر المومنین! یہ خدا اور اسکے رسول اور اسکے دین اور اسکے اسلام کیلئے حاضر ہے جس دن سے تم یہ سمجھ لو گے کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کیلئے ہیں۔ جس دن سے تم نے محض دل میں ہی یہ نہ سمجھ لیا بلکہ عملاً اس کے مطابق کام بھی شروع کر دیا اس دن تم کہہ سکو گے تم زندہ جماعت ہو۔

حضور مزید فرماتے ہیں: تم سے جس چیز کا مطالبہ کیا گیا ہے اور جو اکیلا حقیقی مطالبہ ہے وہ تمہاری جان کا مطالبہ ہے۔ نہ صرف تمہیں اس مطالبہ کو پورا کرنا چاہیے بلکہ ہر وقت یہ مطالبہ تمہارے ذہن میں مستحضر رہنا چاہیے کیونکہ اس وقت تک تم میں جرأت و دلیری پیدا نہیں ہوسکتی جب تک تم اپنی جان کو ایک بے حقیقت چیز سمجھ کر دین کیلئے اسے قربان کرنے کیلئے ہر وقت تیار نہ رہو۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 11 / جنوری 1935ء، خطبات محمود جلد 16)

عصر حاضر ایک بے لگام گھوڑے کی مانند تباہی کی جانب رواں ہے۔ پس ہم بارگاہ ایزدی میں دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں سلطان القلم کی تعلیمات کی روشنی میں اس دور کے جہاد میں بطور ہراول دستہ کے خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے وقف کو اپنی حسین قبولیت عطا فرمائے۔ (آمین)

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کلاس وائز طلباء کی تعداد کا جائزہ لیا اور ساری تعداد کو جمع کر کے بتایا کہ طلباء کی کل تعداد اتنی بنتی ہے۔ اس پر پرنسپل صاحب نے عرض کیا کہ ایک طالبعلم ممہد ہ میں داخل ہونے کے بعد آیا نہیں اور اسی طرح ایک طالبعلم فیل ہوا ہے۔ حضور انور نے فرمایا دو کم بھی کر دیے جائیں تو پھر 114 بنے۔ پرنسپل صاحب نے عرض کیا کہ جو حضور انور نے فرمایا ہے وہ درست ہے اتنی ہی تعداد ہے۔ اسکے بعد حضور انور نے فرمایا کہ خامسہ والے اور بعض دوسرے طلباء لندن آتے رہتے ہیں اور ملتے رہتے ہیں۔ جو پہلے لندن کبھی نہیں آئے وہ آج بات کریں اور بتائیں۔

☆ ایک طالبعلم احسان احمد نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ وہ پاکستان میں پیدا ہوا اور سال 2010ء میں جرمنی آیا۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا جامعہ میں اپنی مرضی سے داخل ہوئے یا امّاں ابّا کے کہنے پر۔ اس پر طالبعلم نے عرض کیا کہ اپنی مرضی سے داخل ہوا ہوں۔ حضور انور کے استفسار پر طالبعلم نے بتایا کہ وہ وقف نو نہیں ہے۔ اس پر حضور انور نے واقفین نو طلباء کا جائزہ لیا اور طلباء کے ہاتھ کھڑا کرنے پر فرمایا قریباً سارے ہی واقفین نو ہیں۔ نیز فرمایا پاکستان میں واقفین نو جامعہ میں کم آتے ہیں اور غیر واقفین نو زیادہ آتے ہیں۔

☆ درجہ اولیٰ کے ایک طالبعلم اویس احمد نے عرض کیا کہ تین سال قبل پاکستان سے آیا تھا۔ میرا ایک سوال ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کیسے پختہ تعلق قائم کیا جا سکتا ہے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ ابھی تک یہی نہیں پتا لگا۔ بس کے آگے جھکے رہو، جھکے رہو، جھکے رہو۔ جو تجھ سے مانگتا ہوں وہ دولت تمہی تو ہو کہتے رہو۔ مل جائے گا۔ حضور انور نے فرمایا اس کو پکڑ لو پھر چھوڑو نہ۔ تو اللہ تعالیٰ سے تعلق پختہ ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو میری طرف بڑھتا ہے تو میں اس کو اپنی طرف راستہ بھی دکھاتا ہوں تو تم بھی خدا کی طرف بڑھنے کی کوشش کرو۔

☆ ایک طالبعلم عمر رشید نے عرض کیا کہ پاکستان سے 2011ء میں آیا تھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا پاکستان سے کہاں سے آئے تھے۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ مردان سے۔ حضور انور نے فرمایا پنجابی مردانی ہو یا وہاں کے مقامی ہو اور وہاں شیخ بھی ہیں۔ ان میں سے ہو۔ اس پر طالبعلم نے عرض کیا کہ پنجابی ہوں اور خود شیخ نہیں لیکن شیخ فیملیز ہمارے رشتہ دار ہیں۔

☆ ایک طالبعلم برہان الدین فیضان نے عرض کیا کہ میرا ایک سوال ہے کہ اگر کسی طالبعلم کو زبان سیکھنے کا شوق ہو جو جامعہ میں نہیں پڑھائی جاتی تو کیا وہ اس زبان کو سیکھ سکتا ہے۔ اس کیلئے مناسب ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ طالبعلم پہلے تو جامعہ کی تعلیم مکمل کرے۔ اس کا جو رجحان ہو گا وہ پتا لگ جائے گا۔ جامعہ کی انتظامیہ، پرنسپل کو، اساتذہ کو پتہ لگ جائے گا اور اگر ان کی رپورٹ آتی ہے کہ تمہارا رجحان کسی زبان کے سیکھنے میں ہے یا تم خود اظہار کر سکتے ہو تو پھر جامعہ پاس کرنے کے بعد جائزے لے کر بعضوں کو زبان سکھائی جاتی ہے۔

حضور انور نے موصوف سے دریافت فرمایا کیا تم نے Abitur کیا ہوا ہے۔ اس پر موصوف طالبعلم نے بتایا کہ Abitur کیا ہوا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا پھر ٹھیک ہے۔ پھر تو یونیورسٹی میں بھی داخلہ آسانی سے ہوسکتا ہے۔ لیکن جائزہ جامعہ کے بعد ہوگا۔ پھر ہم فیصلہ کریں گے۔ تم نے تو وقف کر دیا ہے اور اپنی گردنیں ڈال دی ہیں باقی آپ نے صرف اظہار کرنا ہے کہ یہ میرا شوق ہے۔ اب آپ کے اس اظہار کو پورا کرنے کا موقع دینا ہے یا نہیں دینا یہ انتظامیہ کا کام ہے۔ عموماً اگر کسی کو زبانیں سیکھنے کا شوق ہوتا ہے تو اس کو موقع دے دیتے ہیں۔

☆ ایک طالبعلم چوہدری ایاز احمد نے سوال کیا کہ اگر کسی مربی کی زبان میں لکنت ہو تو وہ کیا کرے کہ اس پر قابو پا سکے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا پہلے تو یہ کہ آرام سے بولنے کی عادت ڈالو۔ جو آہستہ بولتے ہیں تو ان کا ٹھیک ہو جاتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض مربیان کی زبان میں ہلکی سی لکنت ہے۔ لیکن جب وہ تقریر کرنے کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو لکنت ختم ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا فضل بھی ہو جاتا ہے۔ باقی یہ کہ جس کو زیادہ ہے تو مربیان سے بہت سارے دوسرے کام بھی ہم نے لینے ہیں، لے سکتے ہیں۔ ضروری تو نہیں کہ تمہارے سے تقریر ہی کروانی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ بعض دفعہ ہوتا ہے کہ لکنت والے جب جلدی سے بولنے کی کوشش کرتے ہیں یا گھبراہٹ میں بولتے ہیں تب زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اگر ذرا تھوڑا سا اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھیں تو کافی حد تک کنٹرول کر لیتے ہیں۔

☆ ایک طالبعلم حافظ احتشام احمد نے عرض کیا کہ سال 2014ء میں جرمنی آیا تھا۔ حضور انور کے استفسار پر عرض کیا کہ ربوہ سے قرآن کریم حفظ کیا تھا۔ موصوف نے عرض کیا کہ میرا سوال یہ ہے کہ انسان جب خلیفۃ المسیح کیلئے دعا کرتا ہے تو حضور انور کی نظر میں کون دعا ہے جو اس کو کرنی چاہیے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ تمہارے نزدیک کونسی دعا ہے جو کرنی چاہیے۔ خلیفۃ المسیح کے جو کام ہیں ان کو سامنے رکھ کر دعا کرو۔ یہی دعا کیا کرو کہ جو مقاصد ہیں وہ پورے ہو جائیں۔ حضور انور نے فرمایا اور جو تم لوگوں کیلئے دعا کی جاتی ہے وہ بھی تمہارے لیے قبول ہو جائے یہ بھی ساتھ کر لیا کرو۔

☆ ایک طالبعلم چوہدری شہریار نواز نے دعا کی درخواست کی کہ ویزا نہیں لگ رہا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ ایک طالبعلم حافظ لقمان احمد نے اپنے لیے دعا کی درخواست کی کہ گزشتہ ایک دو سال سے ٹانگوں میں مسئلہ تھا۔ اب کافی بہتر ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل کرے۔

☆ ایک طالبعلم فیروز ادیب نے عرض کیا کہ میرا تعلق گڑھی شاہو لاہور سے ہے اور 2015ء میں جرمنی آیا تھا۔ فرمایا یہاں دل لگ گیا ہے۔ طالبعلم نے عرض کیا کہ دل لگ گیا ہے۔ حضور انور کے استفسار پر طالبعلم نے بتایا کہ جرمن زبان سیکھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ موصوف نے درجہ شاہد کے امتحانات کیلئے دعا کی درخواست کی۔

☆ ایک طالبعلم نے عرض کیا کہ میرا نام سمیر خان ہے۔ 2013ء میں پاکستان سے آیا تھا۔ حضور انور کے استفسار پر طالبعلم نے بتایا کہ اس کا تعلق نارووال ڈیرہ والا سے ہے۔ حضور انور نے فرمایا خانوں میں سے ہو وہ تو کاروباری لوگ ہیں۔ تمہارے تو سارے رشتہ دار کاروباری ہیں تو پھر تم مربی کس طرح بن گئے۔ اس پر موصوف نے کہا میری خواہش تھی کہ میں مربی بنوں۔

☆ ایک طالبعلم نے عرض کیا کہ نام عبدالرافع ہے۔ پاکستان سے نیا آیا ہوں۔ حضور انور کے استفسار پر طالبعلم نے بتایا کہ وہ سال 2014ء میں جرمنی آیا تھا۔ طالبعلم نے سوال کیا کہ جب نماز قضا ہوتی ہے تو پھر بعد میں دو رکعات مقامی لوگوں کو پوری کرنی ہوتی ہیں تو کیا ان دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ تلاوت کرنی چاہیے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ قضا نماز کا بعد کی دو رکعات سے کیا تعلق ہے؟ طالبعلم نے عرض کیا کہ جب سفر پر ہوتے ہیں تو اس پر حضور انور نے فرمایا اس کو قضا نماز نہیں کہتے۔ اس کو قصر نماز کہتے ہیں اور جب امام نماز پڑھا رہا ہے۔ میں ظہر و عصر کی نماز پڑھا رہا ہوں اور سفر میں قصر کر رہا ہوں تو مقامی لوگوں نے بعد میں جو دو رکعتیں ادا کرنی ہیں تو کیا ان آخری دو رکعتوں میں آپ سورہ فاتحہ کے علاوہ کوئی اور سورۃ پڑھتے ہیں۔ اس پر طالبعلم نے عرض کیا کہ نہیں پڑھتے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا نماز قصر کیلئے تو کوئی سوال نہیں بنتا۔ آپ کو یہ سوال کرنا چاہیے کہ اگر امام نماز پڑھا رہا ہے اور ابتدائی رکعات پڑھا چکا ہو۔ اب آپ نے امام کے سلام پھیرنے کے بعد چھٹی ہوئی رکعات مکمل کرنی ہیں تو کیا اس میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ پڑھنی ہے یا نہیں۔ یہ آپ کا سوال بنتا ہے۔

پس جو دو ابتدائی رکعتیں یا ایک رکعت آپ کی رہ

ارشاد
حضرت
امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

’’اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں‘‘

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: اے. شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

ارشاد
حضرت
امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

’’تربیت اولاد کی
ذمہ داری کو سمجھیں اور اس پر خاص توجہ دیں‘‘

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن مرحومین، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

گئی ہے اور آپ نے بعد میں مکمل کرنی ہے تو چونکہ ان میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھی جاتی ہے تم ان رکعتوں میں کوئی سورت پڑھ سکتے ہو۔ آخری رکعات میں تو نہیں پڑھنی۔ حضور انور نے فرمایا یہ بتاؤ کہ قضا اور قصر میں کیا فرق ہے۔ اس پر ایک طالبعلم نے بتایا کہ قصر نماز تو سفر میں ہوتی ہے اور جب کوئی نماز رہ جائے تو اس کو بعد میں ادا کرنا، قضا کہتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا قضائے عمری کیا ہوتی ہے؟ اس پر طالبعلم نے عرض کیا کہ قضائے عمری غیر احمدیوں میں ہوتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا سارے سال بعد ایک نماز پڑھ لی اور جان چھوٹ گئی۔ ہم احمدی ایسا نہیں کرتے۔ حضور انور نے فرمایا۔ سفر والا تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ مغرب میں تو ویسے ہی تین رکعت پڑھنی ہیں۔ ظہر، عصر اور عشاء کی چار چار ہیں تو کیا تم ان نمازوں کی آخری دو رکعات میں کوئی سورہ پڑھتے ہو۔ اس پر طالبعلم نے جواب دیا کہ نہیں پڑھتے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا تو بس پھر جب سفر میں بھی آپ نے مقامی ہونے کی وجہ سے یہ دو رکعت مکمل کرنی ہیں تو سورہ فاتحہ کے بعد سورت نہیں پڑھنی۔

☆ ایک طالبعلم ماہد الیاس نے عرض کیا کہ میرا ایک کافی اچھا جرمن دوست ہے۔ میں اس کو کافی عرصہ سے تبلیغ کر رہا ہوں۔ وہ اس سال جلسہ سالانہ یوکے میں بھی شامل ہوا تھا۔ نمازیں بھی پڑھنا شروع ہو گیا تھا۔ جب سے جامعہ آیا ہوں وہ جماعت سے تھوڑا سا پیچھے ہٹ گیا ہے کیونکہ میں اس کے ساتھ نہیں ہوتا۔ حضور انور نے فرمایا جب تم چھٹیوں میں جاتے ہو تو اس سے رابطہ کرو۔ پھر اس کو قریب لاؤ، دوستی بڑھاؤ، اس کو خط وغیرہ بھجوا دیا کرو۔ چھٹی والے دن انتظامیہ کی طرف سے انتظام کے تحت اس کو میسج وغیرہ بھیج سکتے ہو۔ عام پڑھائی کے دنوں میں تو نہیں دے سکتے۔ ویک اینڈ پر گھر جاتے ہو تو اس سے رابطہ کر لیا کرو۔ بس یہی طریقہ ہے اور کیا چاہتے ہو۔ اس پر طالبعلم نے عرض کیا کہ اس کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے۔ حضور انور نے فرمایا۔ باقی تو نیک فطرت لوگ بڑے ہوتے ہیں ایک جرمن کل وہاں ویزبادن میں مسجد کے افتتاح پر آیا ہوا تھا۔ بڑی عمر کا تھا۔ وہ بڑے اخلاص سے باتیں کر رہا تھا۔ تقریر کے بارہ میں اس نے کہا کہ آپ نے یہ کہا، آپ نے یہ بات کی، میں نے کہا تم احمدی ہو۔ میں نے ویسے پوچھا جس طرح وہ بات کر رہا تھا تو کہنے لگا کہ میں احمدی تو نہیں۔ لگتا ہے باتیں سن کر احمدی ہو جاؤں گا۔ تو دعا کرو ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ فطرت نیک ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے سینے کو مزید کھولے۔ جو شبہات ہیں وہ ختم کرے اور وہ احمدی ہو جائیں۔

☆ ایک طالبعلم سید بخاری رمیض طاہر نے عرض کیا کہ دعا کی درخواست کرنی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کس کے بیٹے ہو۔ موصوف نے جواب دیا سید حسن طاہر بخاری صاحب کا بیٹا ہوں وہ Dietzenbach میں مربی سلسلہ ہیں۔

☆ حضور انور نے فرمایا تمہیں رشین آتی ہے۔ طالبعلم نے جواب دیا رشین زبان جانتا ہوں۔ حضور انور نے اس طالب علم سے اس کے والد صاحب کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا جن کا دل کا آپریشن ہوا تھا۔ اس طالبعلم نے سوال کیا کہ ایک لڑکی آج کل دنیا میں مشہور ہوئی ہے۔ اس کا نام Greta Thunberg ہے۔ اخباروں میں اس کا کافی چرچا ہے۔ بڑے بڑے اداروں میں اس نے دنیا کی گلوبل وارمنگ کے بارہ میں تقریر کی ہے۔ کلائیمٹ چینج کی وہ کیمپین چلا رہی ہے۔ اس بارہ میں حضور کا کیا خیال ہے۔ حضور انور نے فرمایا۔ دیکھو اس کے ذہن میں اچھی بات آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو صلاحیت دی ہے۔ وہ بول لیتی ہے اور بڑوں کو یہ کہہ رہی ہے کہ تم ہمارے مستقبل کیلئے ہماری تباہی کے سامان پیدا کر رہے ہو۔ اس کا بولنے کا انداز بھی اچھا ہے۔ اگر وہ کر لے تو ٹھیک ہے۔ باقی یہ ہے کہ گلوبل وارمنگ تو ہو رہی ہے۔ لیکن یہ جنگیں جو ہو رہی ہیں۔ یہ دعا کرو کہ یہ نہ ہوں۔ گلوبل وارمنگ کے جو اثرات ہیں، سو سال بعد دنیا ختم ہو گی۔ یہ جنگ عظیم ہو گئی تو اس سے پہلے ہی دنیا ختم ہو جانی ہے۔ اس لیے اس کیلئے دعا کرنی چاہیے۔ باقی وہ لڑکی اچھا بولتی ہے تم لوگوں کو اس سے تقریر کرنے کا سلیقہ سیکھنا چاہیے۔ وہ بڑے اعتماد کے ساتھ لوگوں کے سامنے بیٹھ کر بول رہی ہے۔

☆ ایک طالبعلم عدیل احمد باجوہ نے عرض کیا کہ وہ سال 2015ء میں ٹوبہ ٹیک سنگھ پاکستان سے جرمنی آیا تھا۔ میں دعا کی درخواست کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا اچھا کھڑے ہو جاؤ صحت مند! اس پر ایک طالبعلم کھڑا ہوا۔ تو حضور انور نے فرمایا۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے سے زیادہ صحت مند سارے جامعہ میں کوئی نہیں کیونکہ میں نے صحت مند کہا ہے اور تم کھڑے ہو گئے ہو۔

☆ طالبعلم نے عرض کیا کہ میری پیدائش مردان کی ہے۔ 2014ء میں جرمنی آیا ہوں۔ اپنی اڑھائی سال کی بیٹی کیلئے دعا کی درخواست کرنا چاہتا ہوں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا تمہاری سیٹھیوں سے رشتہ داری ہے یا شیخوں سے رشتہ داری ہے۔ اس پر اس نے عرض کیا کہ وہ میرا ننھیال ہے۔ حضور انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا اچھا تبھی تھوڑا سا صحت مند ہو۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق گروپ فوٹوز ہوئیں۔ جامعہ احمدیہ کی تمام کلاسز نے باری باری حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اساتذہ کرام اور کارکنان کے گروپس نے علیحدہ علیحدہ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ آخر پر جامعہ احمدیہ کے تمام طلباء کی حضور انور کے ساتھ ایک گروپ فوٹو ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور نے پرنسپل آفس و دیگر آفسز، سٹاف روم اور کلاس روم کا معائنہ فرمایا۔ کلاس روم کے معائنہ کے دوران حضور انور نے فرمایا کہ کلاس روم کے میز درست نہیں ہیں ان پر تو طلباء کے ہاتھ تھک جاتے ہوں گے۔ ڈیسک ٹائپ کے دوسرے ٹیبل ہونے چاہئیں۔

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی تصاویر کے حوالہ سے ارشاد فرمایا کہ نئی ہدایت کے مطابق تصویریں لگائیں۔

آج کے پروگرام کیلئے اساتذہ کرام اور کارکنان کی فیملیز بھی مدعو تھیں۔ جن کے کھانے کا انتظام ڈائننگ ہال میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ازراہ شفقت کچھ دیر کیلئے لجنہ کی طرف بھی تشریف لے گئے۔

بعد ازاں حضور انور نے جامعہ کے کچن، سٹور اور Cool House کا معائنہ فرمایا۔ کچن میں تازہ ہوا آنے اور Exhaust Fan کے انتظام کا جائزہ لیا اور نگران میس حفیظ اللہ بھروانہ صاحب کو ہدایات دیں اور کچن میں موجود کارکنان کو بھی کھانے کے حوالہ سے ہدایات فرمائیں۔

کچن کے معائنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جامعہ کی لائبریری میں تشریف لائے۔ حضور انور نے لائبریری میں موجود کتب کی تعداد کے متعلق دریافت فرمایا۔ اس پر محمد الیاس منیر صاحب نے بتایا کہ لائبریری میں اللہ کے فضل سے قریباً پندرہ ہزار کتب موجود ہیں۔ جب کہ افتتاح کے موقع پر 3 سے 4 ہزار کتب تھیں۔

حضور انور نے کتب احادیث، خصوصاً جماعت کی طرف سے شائع کردہ صحیح بخاری و صحیح مسلم نیز خطبات مسرور کی جلدوں کا جائزہ لیا اور انہیں Update کرنے کا ارشاد فرمایا۔

لائبریری کے معائنے کے بعد 4 بجکر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جامعہ سے واپس بیت السبوح کیلئے روانہ ہوئے۔ طلباء نے الوداعی دعائیہ نظم پڑھتے ہوئے پیارے آقا کو الوداع کہا۔ قریباً 50 منٹ کے سفر کے بعد 5 بجکر 40 منٹ پر بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ بعد ازاں 8 بجے حضور انور نے تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

16 / اکتوبر 2019ء (بروز بدھ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 7 بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ آج سے نماز فجر کا وقت 6 بجکر 50 منٹ سے تبدیل ہو کر 7 بجے مقرر ہوا۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

قضاء بورڈ جرمنی کے ساتھ میٹنگ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ 11 بجکر 10 منٹ پر مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں جماعت جرمنی کے قضاء کے ممبران کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ تھی۔

حضور انور کے استفسار پر صدر صاحب قضاء بورڈ نے بتایا کہ قاضی صاحبان کی تعداد 41 ہے جن میں سے قاضی اوّل 21 ہیں اور ممبر قضاء بورڈ 16 ہیں اور ان 21 قاضیوں میں سے کوئی بھی بورڈ کا ممبر نہیں ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا۔ قضاء اوّل میں اس وقت کتنے کیسز ہیں اس پر ناظم قضاء نے بتایا کہ 21 قاضیوں کے پاس اس وقت 40 کیسز ہیں جبکہ مرافعہ اولیٰ میں تین ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے طلاق و خلع کے کیسز کا بڑی تفصیل سے جائزہ لیا رپورٹ کے مطابق سال 1990ء میں 7 کیسز تھے اور سال 2018ء میں یہ تعداد 151 کیسز ہو گئی۔

اس پر حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا۔ امیر صاحب اور سیکرٹری تربیت ذمہ دار ہیں۔ اسی طرح لجنہ، خدام اور انصار کو بھی کام کرنا چاہیے۔ سب تنظیمیں یہ کام کریں تو اتنے کیسز نہ آئیں۔ یہاں آ کر تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو گئے ہیں۔ نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ جہالت بڑھ رہی ہے۔ لڑکیاں پڑھ لیتی ہیں۔ دماغ اونچے ہو جاتے ہیں۔ ہر دوسرا کیس خلع کا ہوتا ہے۔

حضور انور کی خدمت میں گراف کی صورت میں ایک جائزہ پیش کیا گیا جس کے مطابق سال 2000ء میں 19 خلع کے کیس تھے اور 9 طلاق کے، 10 سال کے بعد سال 2010ء میں 80 خلع کے کیس تھے اور 17 طلاق کے، پھر 8 سال بعد 2018ء میں 84 خلع کے کیس تھے اور 42 طلاق کے۔ اس جائزہ پر حضور انور نے فرمایا۔ 2018ء میں لڑکوں کا دماغ بھی خراب ہو گیا اب لڑکوں کا قصور زیادہ ہو گیا ہے۔

شادی کے بعد کہتے ہیں کہ ماں باپ کے کہنے پر شادی کر لی تھی مجھے تو فلاں لڑکی پسند تھی۔ امیر صاحب، سیکرٹری تربیت اور مربیان کا کام ہے کہ تربیت کریں۔ اگر لڑکی پسند نہیں تھی تو پھر لڑکی کی زندگی کیوں برباد کی۔

حضور انور نے فرمایا: بعض لڑکے شادی سے قبل بتا دیتے ہیں کہ فلاں لڑکی سے رشتہ کرنا ہے۔ لیکن ماں باپ کے اصرار پر ان کی مرضی کے مطابق کر تو لیتے ہیں پھر چھ ماہ، سال بعد جب بچہ ہو جاتا ہے تو بیوی کو چھوڑ دیتے ہیں۔ شعبہ تربیت والوں کو بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔

اپنی ذاتی خواہشات کو پس پشت ڈال کر، صرف اور صرف ایک خواہش ہونی چاہئے کہ

ہم نے زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارنی ہے اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے اور کبھی کسی کیلئے اپنے نمونہ سے ٹھوکر کا باعث نہیں بننا

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع سالانہ اجتماع واقفات نو 5 / مئی 2012، بحوالہ اخبار بدر 1 / مارچ 2018)

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

حضور انور نے فرمایا: جب کوئی عورت قضاء میں پیش ہو تو اسکے ساتھ، اس کی مدد کیلئے کوئی عورت آنی چاہیے۔ خواہ وہ مدد کیلئے ساتھ آنے والی وکیل ہو یا کوئی دوسری عورت ہو۔ اسکی اُسے اجازت ہے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ قاضی صاحبان اوّل بعض ایسے سوالات کر دیتے ہیں جو ان کو نہیں کرنے چاہئیں۔ یہ انتہائی نامناسب اور نامعقول حرکت ہے کہ اس طرح خاتون سے الٹے سیدھے سوال کیے جائیں کہ خاوند رات کو کب آیا۔ کتنا وقت گزارا۔ اپنے قاضیوں کی ٹریننگ کریں۔ صرف ایسے سوالات کریں جو مناسب ہوں۔ قانون کے لحاظ سے پہلے حکمین مقرر کریں جو اصلاح کی کارروائی کریں بلکہ اس سے پہلے امیر صاحب اور شعبہ تربیت کا کام ہے کہ وہ کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ کے پاس بھی ایک خلع کا کیس آیا تھا۔ خاتون نے اپنا معاملہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ میں بعض وجوہات کی وجہ سے سمجھتی ہوں کہ میں ساتھ نہیں رہ سکتی مجھے پسند نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو حق مہر اُس نے تم کو دیا تھا اُس کو واپس کر دو۔ اس پر اس خاتون نے کہا کہ میں اسے دوگنا کر کے دے دوں گی۔ اس پر فرمایا ٹھیک ہے دے دو تو یہ خلع کا کیس تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ بعض لڑکیاں مجھے لکھ دیتی ہیں کہ اس طرح کے بعض سوالات قاضی صاحبان کی طرف سے کیے جاتے ہیں کہ ہم ان کا جواب نہیں دے سکتے۔ تو ایسے سوالات کرنا نامعقول حرکت ہے۔

مرافعہ عالیہ میں بھجوائے جانے والے کیسز کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا۔ اس پر ناظم قضاء نے عرض کیا کہ ہم نے 17 کیسز بھجوائے تھے۔ مرافعہ عالیہ نے 8 کے فیصلوں کو تبدیل کیا اور 9 کے فیصلوں کو تبدیل نہیں کیا۔ یہاں کے فیصلے قائم رکھے۔

اس پر حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے دیکھا ہے کہ وہ کیا وجوہات تھیں جن کی بنا پر مرافعہ عالیہ نے فیصلہ بدلا ہے۔ یہ آپ لوگوں کو دیکھنا چاہیے تاکہ قاضیوں کو ٹریننگ دیں قاضیوں کو بھی علم ہو کہ اس بنا پر، اس وجہ سے ان کا فیصلہ بدلا گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اپنے قاضیوں کی ٹریننگ کرتے ہیں؟ ان کے ریفریشر کورس کرتے ہیں؟ تاکہ نہ قاضیوں کا وقت ضائع ہو اور نہ مرافعہ عالیہ کا؟

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے قضائی فیصلہ جات چھپ گئے ہیں۔ سب کو دیں۔ اسی طرح باقی بھی چھپ جائیں گے وہ بھی دیں۔ آپ کی لائبریری میں ہونے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا: اصل یہ ہے کہ مجھے جلد جلد فیصلے چاہئیں۔ ہر سہ ماہی مجھے اس طرح رپورٹ بھجوایا کریں کہ اس عرصہ میں جو خلع، طلاق کے کیسز ہوئے ان کی وجوہات کیا ہیں اور کس طرح ان وجوہات کو دور کیا جاسکتا ہے۔ رپورٹ بنا کر امیر صاحب کو بھی دیا کریں۔ مجھے بھی رپورٹ بھجوائیں۔

حضور انور نے فرمایا: قاضیوں میں اتنا حوصلہ ہونا چاہیے کہ ایک گھنٹہ تک گالیاں سن سکتے ہیں۔ اگر کیس سنتے ہوئے قاضی کو غصّہ آجائے تو کہہ دے کہ اب کیس ختم اور نئی تاریخ دے دے، ہفتہ بعد آئیں یا صدر قضاء کو کہے کہ اس کیس کیلئے کسی اور کو قاضی مقرر کر دیں۔

صدر قضاء نے عرض کیا کہ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ قاضی جانب دار ہے کسی اور کو بنا دیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ لوگ، فریقین خود اندازہ لگا لیتے ہیں لیکن قاضی کی کوئی ایسی نیّت نہیں ہوتی۔ قاضی جو سوالات کرتا ہے فریقین ان سوالات سے خود ہی نتیجہ اخذ کر لیتے ہیں۔

صدر صاحب قضاء نے عرض کیا کہ ہم ایک فلائر بنا رہے ہیں اور وہ ہر فریق کو دیا جائے گا تاکہ فریقین کو قضاء میں آنے سے قبل علم ہو کہ ان کے فرائض، حقوق کیا ہیں اور قضاء کے طریق کار کے بارہ میں بھی درج ہو۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے۔ فلائر بنائیں اور اس میں یہ بھی واضح کر دیں کہ عورت قضاء میں آتے ہوئے اپنے ساتھ کسی عورت کو لاسکتی ہے کسی وکیل کو اپنے ساتھ لاسکتی ہے۔ جو بھی کیس آتا ہے اس کا اندراج کر کے ساتھ ہی فلائر دے دیا کہ جا کر پڑھو۔

حضور انور نے فرمایا کہ شادی ہوتے ہی تین چار دن کے بعد جو کیسز آجاتے ہیں کہ طلاق لینی ہے یا خلع لینی ہے تو ایسے کیس امیر صاحب کے سپرد کر دیا کریں۔ اس کو ابھی ڈیل نہ کیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: قضاء کا کام سہولت پیدا کرنا ہے۔ حکم کو منوانا یا ٹھونسنا نہیں ہے۔ دعا کر کے فیصلہ کرنا چاہیے۔ فیصلہ سے قبل ہر قاضی کو 2 نفل پڑھنے چاہئیں۔ صلح وصفائی کی کوشش ہونی چاہیے۔ کسی کا حق مارنا یا کسی کو سزا دلوانا ایسا نہیں ہونا چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بہت سے امور، معاملات کے حوالہ سے بعض انتظامی ہدایات بھی دیں اور ہدایت فرمائی کہ سب ہدایات کو ٹرانسکرائب کر کے پہلے پرائیویٹ سیکرٹری کو بھجوائیں پھر بعد میں سب قاضیوں کو دیں اور ان پر کارروائی ہو۔

قضاء کے ممبران کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ 12 بجے تک جاری رہی۔ آخر پر تمام ممبران نے ایک گروپ کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

فیملی ملاقاتیں (پہلا سیشن)

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 29 فیملیز کے 95 / افراد نے اور 14 / احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 28 جماعتوں سے آئی تھیں۔ بعض علاقوں سے آنے والی فیملیز بڑا لمبا سفر طے کر کے آئی تھیں۔ اوسنا بروک Osnabrück سے آنے والے 315 کلومیٹر اور Dresden سے آنے والی فیملیز 450 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے پہنچی تھیں۔

اس کے علاوہ پاکستان سے آنے والی ایک فیملی اور تاجکستان لاٹویا (Latvia) دبئی اور بنگلہ دیش سے آنے والے افراد نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام 1 بجکر 40 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور کچھ دیر کیلئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

2 بجکر 5 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے لجنہ ہال میں تشریف لائے۔ جہاں بچیوں کی تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 35 بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سُنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزہ تمثیلہ احمد، عدن حق رانا، شافیہ احمد، حرا احمد، باسمہ خالد، نائلہ رحمان، آئرہ حاسلین شاد، حفصہ عمران، دعا چوہدری، مہک شائستہ احمد، ابریش باجوہ، ایمان طاہر، ثناء منور، منہال احمد، فاتحہ احسان، یمنیٰ احمد، یاسمین محمد، ماہدہ سحر عارف، مریم اعوان، مہ نور فاطمہ، ابیرہ احمد، علینہ ادریس، فریدہ اسد، انگبین نواز، حفصہ مقصود، نوریٰ احمد، علیزہ جھٹول، اروا جھٹول، منیفہ خالد، پلوشہ احمد، صباحہ عمران، خان ھبۃ الوارث، صالحہ انعام، علیشہ کھوکھر، لبینہ الیاس۔

آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ ہال میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں (دوسرا سیشن)

پروگرام کے مطابق 6 بجکر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں 32 فیملیز کے 111 / افراد اور 18 / اشخاص نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا کے ساتھ شرف مصافحہ حاصل کیا ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں۔

Ludenscheid	Trier
Weiterstadt	Mannheim
Rudesheim	Iselohn
Ginsheim	Wurzburg
Eppertshausen	Balingen
Frankfurt	Goddelau
Bensheim-West	Dietzenbach
Al Tenstadt	Euskirchen
سٹٹ گارڈ	Ratingen
بادن	گروس گیراؤ

ان جماعتوں کے علاوہ پاکستان، سوئٹزرلینڈ، کینیڈا اور قادیان (انڈیا) سے آنے والے بعض احباب نے بھی حضور انور سے شرف ملاقات پایا۔ ملاقات کرنے والے ان سبھی احباب اور فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام 8 بجکر 10 منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 35 بچوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سُنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیز عاشر محمود، آزش علی رضا، محمد عبداللہ، ریان بھٹّی، حارث محمود، فارس احمد عتیق، نور الحق شمس، وقاص احمد، چوہدری فاتح احمد، نور اسلام، محمد منان گل، احمد فوزان طاہر، کاشف محمود، کاہلوں کاشف عمران، ولید احمد نائیک، روشن منصور، عدنان عثمان احمد، محمد طلحہ، مسرور احمد، ایان عفّان احمد، تمثیل احمد، دانیال احمد، نبراس علی یوسف، ولید احمد باری، شیخ ارسلان، لبیق احمد نائیک، فوزان مرزا، نصیب احمد، روشان احمد، ارسلان ملک، محمد جاذب، دانش اکرام، محمد ابراہیم، سدید ساجد، حاشر احمد محمود۔

آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف وکرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF
ELECTRONICS
AVAILABLE HERE
Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

R. Subbarao
MARKETING HEAD
GENESIS AQUA NATURELS
89855 87875, 99494 12352
genesisaquanaturels@gmail.com
#C Block, Flat No. 414,
Madhinagauda,
Hyderabad,
Telangana - 500 050.
طالب دعا : رضوان سلیم ضلع ویسٹ گوداوری (صوبہ آندھراپردیس)

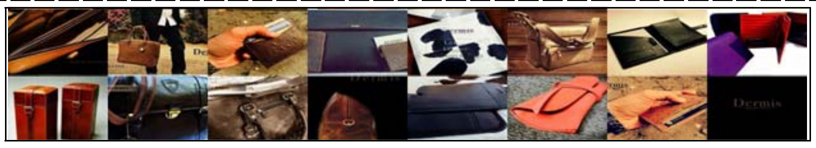
TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

حقیقی مومن وہ ہیں جو طاقت ملنے کے بعد اپنی خواہشات کی طرف توجہ دینے والے نہیں بن جاتے بلکہ نماز قائم کرتے ہیں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 25 /اکتوبر 2019 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں کون سی آیت تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے سورہ الحج کی آیت کریمہ اَلَّذِیۡنَ اِنۡ مَّکَّنّٰہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوۡا بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَنَہَوۡا عَنِ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الۡاُمُوۡرِ تلاوت فرمائی۔

سوال حضور انور نے اس آیت کا کیا ترجمہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں طاقت بخشیں تو وہ نمازوں کو قائم کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور نیک باتوں کا حکم دیں گے اور بُری باتوں سے روکیں گے اور سب کاموں کا انجام خدا کے ہاتھ میں ہے۔

سوال اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو کس بات کی طرف توجہ دلائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ حقیقی مومن وہ ہیں جو طاقت ملنے کے بعد اپنی خواہشات کی طرف توجہ دینے والے نہیں بن جاتے بلکہ نماز قائم کرتے ہیں۔ انسانیت کی خدمت کرتے ہیں۔ غریبوں اور مسکینوں کے لیے اپنے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اشاعتِ دین کے لیے قربانیاں کرتے ہیں۔ نیک باتوں کی طرف خود بھی توجہ دیتے ہیں اور دوسروں کو بھی توجہ دلاتے ہیں۔ برائیوں سے خود بھی رکتے ہیں اور دوسروں کو بھی برائیوں سے روکنے والے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ بھی ان کے کاموں کے بہترین نتائج پیدا فرماتا ہے۔ پس یہ اصولی بات اگر ہم میں سے ہر ایک سمجھ لے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنتے چلے جائیں گے۔

سوال حضور انور نے افراد جماعت کو کس بات کی طرف توجہ دینے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ بات ہم میں سے ہر ایک کو اس طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہیے کہ ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں اور اس کا گھر تعمیر کریں جہاں ہم جمع ہو کر نماز کا قیام کر سکیں۔ باجماعت نمازیں ادا کر سکیں۔ اپنی نمازوں میں ایسی حالت پیدا کر سکیں جس سے اللہ تعالیٰ کی طرف خالص توجہ پیدا ہو۔ آزادی سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کر سکیں۔ ہر ایک کو یہ سوچنا چاہیے کہ ہم اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی بھی کوشش کریں گے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مساجد کی تعمیر کا مقصد پورا کرنے کا کیا طریق بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہیے کہ ان کا مسجدیں بنانے کا مقصد اس وقت پورا ہوگا جب وہ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دیں گے اور اپنی نمازوں کو قائم کریں گے۔ باجماعت نمازوں کے لیے مسجد میں آئیں گے۔ اپنی توجہ نمازوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف رکھیں گے۔ اگر توجہ اِدھر اُدھر ہوتی ہے تو فوراً واپس توجہ نماز اور خدا تعالیٰ کی طرف پھیریں گے۔ اس بات کی حقیقت کو سمجھیں گے کہ نماز میں ہمیں اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ صرف عربی الفاظ نہیں۔ ایسی نمازوں کی کوشش ہونی چاہیے جس میں اللہ تعالیٰ کا لقا حاصل ہو۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقی مومن کی کیا صفات بیان فرمائی ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ متقی خدا تعالیٰ سے ڈرا کرتا ہے اور وہ نماز کو قائم کرتا ہے۔ دلوں کے وسوسے اور خیالات جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے توجہ پھیرتے ہیں یہی نماز کا گرنا ہے اور واپس اس کو کھڑی کرنا یہی ہے کہ پھر دوبارہ توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف کی جائے۔ ایک متقی، ایک حقیقی مومن نفس کی کشاکش میں بھی نماز کو کھڑا کرتا ہے۔ وہ تکلّف اور کوشش سے بار بار اسے کھڑا کرتا ہے اور اگر مستقل مزاجی سے نماز پر انسان قائم رہے اور اس بات کی کوشش کرتا رہے کہ میں نے اپنی نماز کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہیں تو پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام کے ذریعہ ہدایت عطا کر دیتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہدایت کی کیا تعریف بیان فرمائی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ہدایت حاصل کرنے کے بعد نماز اس کے لیے بمنزلہ غذا ہو جاتی ہے۔ یہ غذا ایسی ہے کہ اس کا مزہ بھی آتا ہے۔ نماز میں اس کو وہ لذت اور ذوق عطا کیا جاتا ہے جیسے سخت پیاس کے وقت ٹھنڈا پانی پینے سے حاصل ہوتا ہے کیونکہ وہ نہایت رغبت سے اسے پیتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک حقیقی مومن کی نماز کی کیا کیفیت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ حقیقی مومن کے لیے نماز ایک قسم کا نشہ ہو جاتی ہے جس کے بغیر وہ سخت کرب محسوس کرتا ہے۔ الفاظ میں وہ لذت بیان نہیں ہو سکتی جو حقیقی نماز پڑھنے والے کو ملتی ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ مومن متقی نماز میں لذت پاتا ہے اس لیے نماز کو خوب سنوار سنوار کر پڑھنا چاہیے۔ فرمایا نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے اور اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ تک پہنچا جا سکتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز میں توجہ قائم رکھنے کا کیا علاج بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں کسی نے یہ سوال کیا کہ میرا دل آج کل ایسا ہو رہا ہے کہ نماز میں لذت اور رقّت پیدا نہیں ہوتی اور مَیں اس وجہ سے سخت تکلیف میں رہتا ہوں کیونکہ ایک دفعہ نماز کی لذت کا مزہ چکھ چکا ہوں، کیا کروں؟ فرمایا، انسان کو چاہیے کہ تھک نہ جاوے۔ سجدے میں یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ بہت پڑھا کرو۔ لیکن یاد رکھو کہ جلد بازی خوفناک ہے۔ اسلام میں انسان کو بہادر بننا ہے۔ جو جلد بازی دکھاتا ہے وہ بہادر نہیں ہے، وہ بزدل ہے۔ برسوں کی محنت اور مشقت کے بعد آخر شیطان کے حملے کمزور ہو جاتے ہیں اور وہ بھاگ جاتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گناہوں کے دور ہونے کا کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں نمازوں میں دعائیں اور درود ہیں۔ مگر تم پر یہ حرام نہیں کہ نمازوں میں اپنی زبان میں بھی دعائیں مانگا کرو۔ خدا کا حکم ہے کہ نماز وہ ہے جس میں تضرّع ہو اور حضور قلب ہو۔ تضرّع پیدا کرو، دل کو نرم کرو۔ دل میں خشیت پیدا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوں، اس سے مانگ رہا ہوں۔ ایسے ہی لوگوں کے گناہ دور ہوتے ہیں۔ فرمایا اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡہِبۡنَ السَّیِّاٰتِ یعنی نیکیاں بدیوں کو دور کرتی ہیں۔ یہاں حسنات کے معنی نماز کے ہیں اور حضور اور تضرّع اپنی زبان میں مانگنے سے حاصل ہوتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز کی کیا حقیقت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں نماز اصل میں دعا ہے۔ اگر نماز میں دل نہ لگے تو پھر عذاب کے لیے تیار رہے۔ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ ہلاکت کے نزدیک کیا جاتا ہے۔ ایک حاکم ہے جو بار بار اس امر کی ندا کرتا ہے کہ میں دکھیاروں کا دکھ اٹھاتا ہوں۔ مشکل والوں کی مشکل حل کرتا ہوں۔ میں بہت رحم کرتا ہوں۔ بے کسوں کی امداد کرتا ہوں۔ لیکن ایک شخص جو مشکل میں مبتلا ہے، اس کے پاس سے گزرتا ہے اور اس کی ندا کی پروا نہیں کرتا۔ نہ اپنی مشکل بیان کر کے طلبِ امداد کرتا ہے تو سوائے اس کے کہ وہ تباہ ہو اَور کیا ہوگا؟ یہی حال خدا تعالیٰ کا ہے کہ وہ تو ہر وقت انسان کو آرام دینے کے لیے تیار ہے بشرطیکہ کوئی اس سے درخواست کرے۔ قبولیتِ دعا کے لیے ضروری ہے کہ نافرمانی سے باز رہے اور دعا بڑے زور سے کرے کیونکہ پتھر پر پتھر زور سے پڑتا ہے تب آگ پیدا ہوتی ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجام بخیر کا کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں خدا تعالیٰ کی نصرت انھیں کے شامل حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں ایک جگہ نہیں ٹھہر جاتے اور وہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے۔ بعض لوگوں میں بڑا شوق، ذوق اور شدتِ رقّت ہوتی ہے مگر آگے چل کر بالکل ٹھہر جاتے ہیں اور آخر ان کا انجام بخیر نہیں ہوتا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اولاد کی اصلاح کا کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ دعا سکھلائی ہے کہ اَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ میرے بیوی بچوں کی بھی اصلاح فرما۔ اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہیے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں اور اکثر بیوی کی وجہ سے۔ تو ان کی اصلاح کی طرف بھی پوری توجہ کرنی چاہیے اور ان کے واسطے بھی دعائیں کرتے رہنا چاہیے۔

......☆......☆......☆......

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ تعالیٰ کا مختلف یورپین ممالک کا کامیاب دورہ اور لوگوں کے ایمان افروز تاثرات

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 1 /نومبر 2019 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے اپنے دورہ فرانس کے موقع پر دنیا کی کس معروف عمارت میں خطاب فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فرانس میں UNESCO کی عمارت میں تقریب ہوئی جس میں اسلامی تعلیمات بیان کرنے اور علمی اور سائنسی ترقی میں مسلمانوں کے کردار کو بیان کرنے کی توفیق ملی۔ یونیسکو UN کا ایک ادارہ ہے جو تعلیم، سائنس اور کلچر کے فروغ کیلئے قائم کیا گیا ہے۔

سوال جرمنی کے دارالحکومت برلن میں ایک تقریب میں حضور انور نے کس موضوع پر خطاب کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا یورپین لوگوں کے دماغوں میں یہ تصور قائم ہو گیا ہے کہ اسلام یورپ کے کلچر اور سویلائزیشن سے مطابقت نہیں رکھتا۔ اس لیے اسلام کو نہ یہاں آنا چاہیے، نہ یہاں آ سکتا ہے اور یہ بھی کہ اسلام یورپ کے لیے خطرہ ہے۔ اس بارے میں اسلامی تعلیم کی روشنی میں حضور انور نے خطاب فرمایا۔

سوال جلسہ سالانہ ہالینڈ میں شامل ہونے والے نن سپیت کے کونسلر نے حضور کا خطاب سن کر کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کونسلر نے کہا کہ بہت عرصہ پہلے میں یہاں آنے کو پسند بھی نہیں کرتا تھا مگر وقت کے ساتھ ساتھ تعلقات اچھے ہو گئے۔ پہلے بھی میں نے امام جماعت احمدیہ کو سنا، اب دوبارہ سننا چاہتا تھا۔ آپ کی باتوں سے میں بڑا متاثر ہوں اس سے لگتا ہے کہ ایک گہرا باہمی رشتہ ہمارا آپس میں ہو گیا ہے۔

سوال روٹرڈم کے ایک مہمان ہرمن میٹر صاحب نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب مہمانوں نے بتایا کہ یہاں آ کر بڑی حیرت ہوئی کہ امن کی باتیں ہو رہی ہیں اور جو بات مجھے خلیفہ کی تقریر کی اچھی لگی وہ یہ تھی کہ بڑی جرأت سے بات کی ہے۔ پوپ عمومی رنگ میں امن کی بات کرتا ہے مگر خلیفہ نے برملا طور پر طاقت وَر قوموں کو مخاطب کر کے بات کی ہے۔

سوال ایک مہمان ڈینی ہارکنک صاحب نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ڈینی ہارکنک صاحب کہتے ہیں مَیں دیکھ سکتا ہوں کہ آپ کی جماعت صرف احمدیوں سے ہی نہیں بلکہ ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے سے اچھا برتاؤ کرتی ہے۔ آج کل اسلام کے بارے میں غلط تصورات موجود ہیں۔ آپ نے دنیا میں پھیلی بدامنی کا ذکر کیا ہے اور امن کے قیام کی ضرورت پہ زور دیا ہے۔ ہم زمین پر ایک دوسرے سے مل کر رہتے ہیں اور ہمیں اس بارے میں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم سب مل کر امن کا قیام کریں۔

سوال ایک عرب مہمان زکریا صاحب نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: زکریا صاحب کہتے ہیں مجھے بڑا اچھا پروگرام لگا اور آپ کے خلیفہ کی تقریر بھی سنی۔ اگر ہم امن چاہتے ہیں تو اس تقریر پر عمل کرنا چاہیے۔ ایک

عرب ہونے کے ناطے یہ بھی مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کے پروگرام کے شروع میں جو تلاوتِ قرآن کریم کی گئی میرے لیے ایک عجیب بات تھی اور مجھے بڑی اچھی لگی۔

سوال فرانس کے جلسے میں حضور انور کے خطاب کو سن کر ایک مہمان خاتون نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک مہمان خاتون کہتی ہیں کہ جب خلیفہ نے یہ بات کی کہ وہ فرانس میں جو مختلف حملے ہوئے ہیں ان کی مذمت کرتے ہیں تو انہوں نے واضح کر دیا کہ اسلام کا ایسے حملوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے اسلام کی جو حقیقی تصویر پیش کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان آسانی سے مغربی دنیا میں Integrate ہو سکتے ہیں اور جو کہتے ہیں کہ مغربی دنیا میں اسلام کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے ایسے لوگوں کو آج کی تقریر سنی چاہیے تھی۔

سوال ایک غیر احمدی مہمان مرتضیٰ صاحب نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مرتضیٰ صاحب کا تعلق ایران سے ہے۔ کہتے ہیں کہ انہیں آج پہلی دفعہ احمدیہ جماعت اور خلیفۃ المسیح کے status کا علم ہوا۔ لوگ دنیا میں اسلام کے خلاف بہت پروپیگنڈا کرتے ہیں، آپ کے خلیفہ نے آج ان سب کا زبردست جواب دیا ہے۔ مسلمانوں کی حالت ایسی ہے کہ ان کو تو اپنے عقیدے اور ایمان کے بارے میں علم ہی نہیں ہے۔ ان لوگوں کو آپ کے خلیفہ سے اسلام سیکھنا چاہیے۔

سوال ایک عیسائی مہمان جیکب صاحب نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جیکب صاحب کہتے ہیں کہ ایسے پروگراموں کی دنیا میں بہت ضرورت ہے۔ آپ کے خلیفہ، مختلف اقوام اور مذاہب کے فاصلے کم کر رہے ہیں۔ انہوں نے ہمیں یہ سمجھایا ہے کہ جو دہشت گرد ہیں ان کے سیاسی مقاصد ہیں۔ مذہب ایک اچھی چیز ہے۔ مذہب سے ڈرنا نہیں چاہیے۔

سوال ایک مہمان میکسین آن فرے صاحب نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پھر ایک مہمان میکسین آن فرے کہنے لگے کہ آپ کے خلیفہ نے بالکل صحیح کہا ہے کہ اس وقت ہم ایک ایسے اندھیرے دور سے گزر رہے ہیں جس میں نفرت پائی جاتی ہے لیکن ساتھ ہمیں یہ بھی سمجھا دیا کہ یہ سب کچھ مذہب کی وجہ سے نہیں ہے اور لوگوں کو اسلام سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے اسلامی تعلیم کی رو سے ہمیں سمجھایا کہ ہم آئندہ اپنی نسلوں کے لیے کس طرح دنیا کو اچھا چھوڑ کے جا سکتے ہیں۔

سوال یونیسکو میں حضور انور کا خطاب سننے کے بعد نیٹو میموریل کے صدر مسٹر برینٹن صاحب نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مسٹر برینٹن نے کہا کہ یہ کانفرنس اہم اور تاریخی تھی۔ اس سے امن، رواداری اور اخوت قائم ہو سکتی ہے۔ میری خواہش ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ جماعت احمدیہ کے امام کے پیغام کو سنیں۔ یہ حقیقی اسلام کی بات کرتے ہیں جو پُرامن اور برداشت کی تعلیم دینے والا ہے اور شدت پسندوں کے عمل سے مختلف ہے۔ امام جماعت اس امن کے پیغام کو فروغ دینے کیلئے بہت کوشش کر رہے ہیں۔ یہ ایک ضروری کام ہے اور ہم بھی ان کی مدد کرنے کیلئے تیار ہیں۔

سوال ایک مہمان برنرڈ صاحب نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: برنرڈ صاحب کہتے ہیں کہ ہم ٹی وی پر اسلام کے بارے میں جو پروپیگنڈا سنتے تھے آج اس سے بالکل مختلف اسلام کی تعلیم پیش کی گئی ہے اور یہی حقیقی اسلام ہے۔ میں نے آج آنحضور ﷺ کے بارے میں علم حاصل کیا ہے کہ کس طرح مدینے میں بہت اعلیٰ معاشرہ قائم کیا۔ مجھے آج پہلی دفعہ پتا چلا ہے کہ اسلام نے علم کے میدان میں کتنا بڑا حصہ لیا اور دنیا کو علم دیا ہے۔

سوال ایک خاتون جرنلسٹ نے حضور انور کی تقریر کے متعلق کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک خاتون جرنلسٹ کہتی ہیں کہ تقریر سنی، بڑی اچھی تقریر تھی۔ خاص طور پر یہ سن کر حیرانی ہوئی کہ کس حد تک اسلام نے دنیا میں تعلیمی ترقی کی ہوئی ہے۔ اس میں مسلمانوں کا کتنا بڑا کردار ہے اور اس کی مثالیں بھی آپ نے اپنی تقریر میں دیں اور قرآن کی بھی مثال دی اور آنحضرت ﷺ کی بھی مثالیں دیں کہ کس طرح انہوں نے ایک امن پسند معاشرے کا قیام فرمایا۔ کہتی ہیں کہ آج میں نے یہاں بہت کچھ سیکھا ہے۔

سوال مسجد سٹراسبرگ کے افتتاح کے موقع پر ممبر پارلیمنٹ مارٹن صاحبہ نے حضور کا خطاب سن کر کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مارٹن صاحبہ نے کہا کہ میں بہت خوش ہوں کہ آپ نے ایک بھرپور پیغام دیا ہے۔ ایک امن کا پیغام، بھائی چارے کا پیغام اور یہ پیغام تمام دنیا کے لیے ہے۔ احمدی بہت فعال ہیں۔ یہ کچھ کر کے دکھانا چاہتے ہیں اور ان کے اعمال سے ان کا ماٹو جھلک رہا ہے۔ آپ کے خلیفہ نے امن کی بات کی ہے، برداشت کی بات کی ہے۔ فرانس کیلئے یہ پیغام بہت اہم ہے۔

سوال ایک مہمان جسٹن صاحب نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جسٹن صاحب جو شہر کی ڈسٹرکٹ کونسل کے پریذیڈنٹ ہیں، کہتے ہیں کہ شروع میں جب میرے علم میں یہ بات آئی کہ یہاں مسجد بننے والی ہے تو میرے بہت سے خدشات تھے لیکن جب میں نے آپ لوگوں کا یہ نعرہ سنا کہ ''محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں''، تو مجھے یہ خیال ہوا کہ آج کی دنیا میں کس طرح ہو سکتا ہے کہ کوئی اتنا پیار سے بھرا ہوا نعرہ لگائے اور اسے قبول نہ کیا جائے۔ جماعت احمدیہ تو دہشت گردی اور شدت پسندی کے خلاف ایک تلوار بن سکتی ہے اور اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18
Mob: 9647960851 9082768330
طالبِ دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

مُلکی رپورٹیں

حضرت بابا گرونانکؒ کے 550 سالہ یوم پیدائش کی مناسبت سے مختلف خصوصی پروگراموں کا انعقاد اور جماعتی نمائندہ کی تقریر

سال 2019 میں حضرت بابا گرونانک رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش پر ساڑھے پانچ سو سال مکمل ہونے پر سکھ بھائیوں کی طرف سے پنجاب کے مختلف مقامات پر پروگرام منعقد کیے گئے جن میں سکھوں کے علاوہ دیگر مذاہب کی سیاسی، سماجی اور مذہبی سرکردہ شخصیات نے شرکت کی۔ صوبہ کے تقریباً ہر شہر میں سکھ بھائیوں کی طرف سے جلسے کر کے حضرت بابا گرونانک رحمۃ اللہ علیہ کا محبت کا پیغام پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ ان پروگراموں میں اکثر مقامات پر اسلام کی نمائندگی میں جماعت احمدیہ کو شرکت کرنے اور تقریر کرنے کی دعوت دی گئی۔ اس سلسلے کا مرکزی پروگرام مورخہ 8؍نومبر 2019 کو گولڈن ٹیمپل امرتسر میں بھائی گوبند سنگھ لونگوال پردھان شرومنی گرودوارہ پربندھک کمیٹی اور جتھیدار اکال تخت صاحب امرتسر کی سرپرستی میں منعقد ہوا۔ اس پروگرام میں بھی جماعت احمدیہ کو شرکت کر کے تقریر کرنے کی دعوت دی گئی۔ مذکورہ پروگراموں کے علاوہ درج ذیل مقامات پر مرکزی ہدایت کے مطابق خاکسار کو اسلام احمدیت کی نمائندگی میں تقاریر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

لاءہال چنڈی گڑھ، بیگووال کپورتھلہ، جالندھر، ٹانڈا، ہوشیارپور، گورنمنٹ کالج گورداسپور، گرودوارہ بھینی صاحب لدھیانہ، بٹالہ میں دو مقامات پر، گھن مئی گورداسپور، ڈیرہ بابا نانک، گرونانک دیو یونیورسٹی امرتسر اور گولڈن ٹیمپل امرتسر میں شرکت کر کے تقاریر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور ہر مقام پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے گرونانک دیو جی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ حقیقی اسلام و احمدیت کی امن بخش تعلیمات کو پیش کیا گیا نیز امام جماعت احمدیہ کی قیام امن کی کاوشوں کا تذکرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان تقاریر کا بہت اچھا اثر ہوا۔ ان پروگراموں میں جماعت کی شرکت اور تقاریر کا ذکر کئی اخبارات اور ٹی وی چینلز میں ہوا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا۔ اللہ تعالیٰ ان پروگراموں کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(تنویر احمد خادم، صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ قادیان)

ضلعی اجتماع لجنہ اماء اللہ دھارواڑ

مورخہ 15 ستمبر 2019 کو لجنہ اماء اللہ دھارواڑ صوبہ کرناٹک نے اپنا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ افتتاحی تقریب صبح ساڑھے گیارہ بجے خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرمہ امۃ البصیر صاحبہ نے کی۔ عزیزہ امۃ الخالدہ نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے عہد لجنہ اور ناصرات دہرایا۔ نظم اور افتتاحی خطاب کے بعد افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ بعدہ علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ بعدازاں مکرمہ فوزیہ مبشر صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتوں پر احسانات کے موضوع پر تقریر کی۔ وقفے کے بعد ساڑھے تین بجے دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد شکریہ احباب پیش کیا گیا۔ بعدہ تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ (فہیم النسا، صدر لجنہ اماء اللہ بیجاپور، کرناٹک)

جماعت احمدیہ تیماپور میں ریفریشر کورس کا انعقاد

جماعت احمدیہ تیماپور میں مورخہ 27 ستمبر 2019 کو مکرم سید سلیم احمد مختاپور کی زیر صدارت تحریک جدید کے موضوع پر ایک ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم رئیس الدین خان صاحب نائب وکیل المال تحریک جدید نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ ریفریشر کورس اختتام پذیر ہوا۔

(محمد فضل احمد شاہد، مبلغ سلسلہ تیماپور کرناٹک)

جماعت احمدیہ پنکال میں جلسہ تعلیم القرآن و وقف عارضی اور تقریب آمین

مورخہ 3؍اکتوبر 2019 کو جماعت احمدیہ پنکال میں بعد نماز مغرب وعشا مکرم روشن خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ تعلیم القرآن و وقف عارضی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم شیخ شمس صاحب معلم سلسلہ پنکال، مکرم معراج علی صاحب مبلغ سلسلہ اور خاکسار نے تقریر کی۔ بعدہ تقریب آمین منعقد ہوئی۔ آٹھ بچوں نے قرآن کریم ناظرہ شروع کیا اور تین بچوں کی آمین ہوئی۔ سب بچوں کو انعامات دیئے گئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (حلیم احمد، مبلغ انچارج کٹک اڈیشہ)

کلامُ الامام

جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 28 اگست 2017ء بروز سوموار مسجد بیت السبوح جرمنی میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ ھبۃ الوحید کا ہے جو مکرم احمد صاحب (مرحوم) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم عدنان احمد (مربی سلسلہ پاکستان) کے ساتھ ایک لاکھ روپے حق مہر پر طے پایا ہے، جو ناصر احمد صاحب کے بیٹے ہیں۔ دونوں طرف سے وکیل مقرر ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

دوسرا نکاح عزیزہ نجم السحر شریف کا ہے جو شریف احمد صاحب (سوئٹزر لینڈ) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح وفا محمد (مربی سلسلہ سوئٹزرلینڈ) ابن افضل محمد صاحب کے ساتھ آٹھ ہزار سوئس فرانک حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروانے کے بعد فرمایا:

اگلا نکاح رغیبہ ظہور چودھری کا ہے جو چودھری ظہور الٰہی صاحب (فرانس) کی بیٹی ہیں۔ یہ چودھری اسامہ احمد (مربی سلسلہ فرانس) ابن چودھری مقصود الرحمٰن صاحب کے ساتھ تین ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروانے کے بعد فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ فریحہ خالد بنت فرید خالد صاحب (جرمنی) کا ہے جو عزیزم نور الدین اشرف (متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) کے ساتھ چار ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے، جو محمد اشرف ضیاء صاحب کے بیٹے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ آصفہ وسیم جاوید کا ہے، جو وسیم احمد صاحب (جرمنی) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم انس احمد جاوید (متعلم جامعہ جرمنی) کے ساتھ چار ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے، جو محمد جاوید صاحب کے بیٹے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ سائرہ خلیل کا ہے، جو خلیل احمد صاحب (جرمنی) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم باسل اسلم کے ساتھ پانچ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے، جو جامعہ احمدیہ جرمنی کے طالب علم ہیں اور محمد اسلم صاحب کے بیٹے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور اس دوران مسکراتے ہوئے فرمایا:

لگتا ہے انہوں نے حق مہر میرے سے پوچھے بغیر رکھا ہے۔ تبھی زیادہ کر دیا ہے۔ پھر حضور انور نے لڑکے کو مخاطب کر کے فرمایا: مجھ سے پوچھا نہیں تھا ناں؟ ان کے اثبات میں جواب عرض کرنے پر حضور انور نے فرمایا: چلو بیٹھ جاؤ۔ اور پھر اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ ناجیہ نگار کا ہے جو مبشر احمد صاحب شہید (جرمنی) کی بیٹی ہیں۔ یہ تلمیذ احمد بٹ ابن مکرم رفیق احمد بٹ صاحب (جرمنی) کے ساتھ دس ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکی کے دادا محمد جلال کھوسہ صاحب ان کے ولی ہیں۔ بچی کے والد کو میر پور خاص میں ستمبر 2016ء میں شہید کیا گیا تھا۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروانے کے بعد فرمایا:

اگلا نکاح غزالہ خالد (واقفۂ نو) کا ہے جو ندیم احمد صاحب (جرمنی) کی بیٹی ہیں۔ یہ شہزاد احمد عارف (واقف نو) کے ساتھ سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے، جو طارق کریم عارف صاحب کے بیٹے ہیں۔ لڑکی کے والد سویڈن میں ہیں انہوں نے حمید احمد خالد صاحب کو اپنا وکیل مقرر کیا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح شمائلہ اعجاز (واقفۂ نو) کا ہے جو اعجاز احمد انور (جرمنی) کی بیٹی ہیں۔ یہ محمد عدنان (واقف نو) ابن مکرم محمد اشرف تاڑر صاحب (جرمنی) کے ساتھ آٹھ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح اقراء خلیل بنت خلیل احمد صاحب (ربوہ) کا ہے جو محمد اسماعیل خالد ابن محمد اقبال صاحب (کنری) کے ساتھ دو لاکھ روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ دونوں کے وکیل موجود ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور اس دوران دلہن کے وکیل کو مخاطب کر کے فرمایا: یہ لڑکی تمہاری کیا لگتی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ کزن ہے۔ خالہ کی بیٹی ہے۔ حضور انور نے ''اچھا'' کہتے ہوئے اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ نادیہ رباب کا ہے جو مقبول احمد صاحب (پاکستان) کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم اشعر احمد صاحب کے ساتھ ایک لاکھ پچاس ہزار روپے حق مہر پر طے پایا ہے جو محمد سلیم صاحب (راولپنڈی) کے بیٹے ہیں۔ دونوں طرف سے وکیل مقرر ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح تہمینہ صدف کا ہے جو نصیر احمد مرزا صاحب (کینیڈا) کی بیٹی ہیں۔ یہ شہزاد بشیر ابن شہباز احمد صاحب (یو.کے) کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروانے کے بعد فرمایا:

اگلا نکاح فریحہ محمود کا ہے جو میاں طارق محمود صاحب (اٹلی) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح دانش محمود ابن شاہد محمود صاحب (جرمنی) کے ساتھ سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کرواتے ہوئے لڑکے کو مخاطب کر کے فرمایا: ماشاء اللہ بڑے صحت مند ہو۔ پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ عظمیٰ افضل کا ہے جو محمد افضل صاحب (اٹلی) کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم سجاد حیدر ابن محمد اشرف صاحب (جرمنی) کے ساتھ نو ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ حنا احمد کا ہے جو مبشر احمد صاحب (جرمنی) کی بیٹی ہیں۔ اور یہ عزیزم نجیب احمد شاہد کے ساتھ دس ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے، جو مبارک احمد شاہد صاحب (جرمنی) کے بیٹے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ سلمیٰ ناصر کا ہے جو ناصر احمد صاحب (جرمنی) کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم نوید احمد ابن شعیب احمد صاحب (جرمنی) کے ساتھ آٹھ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروانے کے بعد فرمایا:

اب ان رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے اور آپس میں بہترین ازدواجی تعلقات ہونے، عائلی تعلقات ہونے اور نیک نسل ہونے کیلئے دعا کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

اسکے بعد حضور انور نے ان تمام رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی۔ اور ان نکاحوں کے فریقین کو مبارکباد دیتے ہوئے انہیں مصافحہ سے بھی نوازا۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 7 فروری 2020)

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 اکتوبر 2019ء بروز بدھ نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو.کے) کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم شیخ عمر فاروق صاحب (ارلزفیلڈ، یو.کے)

26 اکتوبر 2019ء کو 69 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم دس سال قبل لاہور سے یو کے شفٹ ہوئے تھے۔ پانچ چھ سال سے شعبہ ضیافت (مسجد فضل) میں خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ حضور انور سے ملاقات کرنے والے احباب کیلئے پہلے لندن اور اب اسلام آباد میں چائے کا انتظام بڑی بشاشت اور تندہی کے ساتھ کرتے تھے۔ کچھ عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے لیکن اس کے باوجود باقاعدگی سے اس خدمت میں مصروف رہتے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ، مہمان نواز، ہنس مکھ اور ایک خوش اخلاق انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم مبارک احمد صاحب (ربوہ)

24 جون 2019ء کو 76 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم مخلص، باوفا، نہایت بزرگ اور نیک صفت انسان تھے۔ لمبا عرصہ ضلع لیّہ میں سیکرٹری مال کے طور پر احسن رنگ میں خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے، پرہیزگار اور لین دین کے کھرے انسان تھے۔ بطور احمدی ان کی شناخت قابل رشک تھی۔ عدالتوں میں لوگ انہیں ایمانداری کی وجہ سے جانتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔

(2) مکرمہ پروفیسر نسیم بانو صاحبہ (لطیف آباد ضلع حیدر آباد)

16 جون 2019ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور نظام جماعت سے تعاون کرنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(3) مکرمہ منظوراں بی بی صاحبہ (پریم کوٹ ضلع حافظ آباد)

19 جولائی 2019ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ اپنے خاندان میں واحد احمدی تھیں۔ ان کے سب بہن بھائی زور لگاتے رہے کہ یہ بھی جماعت کو چھوڑ دیں لیکن آپ نے انہیں کہا کہ مجھ سے تعلق رکھنا ہے تو رکھو لیکن میں جماعت کو ہرگز نہیں چھوڑوں گی۔ چنانچہ زندگی کے آخری سانس تک اس عہد پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''ہم جلسوں اور اجتماعات کا انعقاد اس لیے کرتے ہیں کہ سب لوگ اکٹھے ہو کر اپنے اپنے اخلاقی اور روحانی معیار بہتر کر سکیں''

(خطاب برموقع سالانہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالب دعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''اجتماع میں شامل ہونے کا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنے خدا سے مضبوط تعلق قائم کرنے والے ہوں''

(خطاب برموقع سالانہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالب دعا: عبدالرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''روحانیت میں ترقی کی پہلی سیڑھی نماز ہے''

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''جوانی میں عبادت خدا تعالیٰ کے ہاں خاص مقبولیت رکھتی ہے''

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9951: مَیں سنیتا رائے زوجہ مکرم محمد فضل احمد (سونل) صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال تاریخ بیعت 2016، ساکن دیپو جھورا (چینگ ماری) بھوٹان، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13/ستمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: انگوٹھی 2.990 گرام، لاکٹ 1.820 گرام، بالی 2.672 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: پازیب 24.800 گرام، حق مہر -/68,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد فضل احمد سارکی — الامۃ: سنیتا رائے — گواہ: منیر احمد حافظ آبادی

مسل نمبر 9952: مَیں نبیلہ پروین زوجہ مکرم شیخ نصیر الاسلام صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالانوار ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31/دسمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور نقرئی 456 گرام، زیور طلائی (گلے کا ہار وغیرہ) 22 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/1,10,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: متین الرحمن — الامۃ: نبیلہ پروین — گواہ: نذر الاسلام

مسل نمبر 9953: مَیں خورشید احمد ولد مکرم نعیم احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 23 سال، موجودہ پتا: نمبر 2342 (سیکٹر 24) چندی گڑھ، مستقل پتا: نمبر 35 (حلقہ کوٹھی دارالسلام) قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/اگست 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: دبیر احمد شمس — العبد: خورشید احمد — گواہ: طاہر احمد شمیم

مسل نمبر 9954: مَیں فرماں جہاں زوجہ مکرم مشاہد احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: نمبر 787 (سیکٹر 45) چندی گڑھ، مستقل پتا: نمبر 102 (مینشن اسکول) بالو جی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6/دسمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/35,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: دبیر احمد شمس — الامۃ: فرماں جہاں — گواہ: طاہر احمد شمیم

مسل نمبر 9955: مَیں صفیہ نورین بنت مکرم ایس. کے. شفیع احمد عرف ریاض احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن انصر پاشاہ بلڈنگ ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6/دسمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 بالیاں 5 گرام، چین مع ڈالر 7 گرام، انگوٹھی 1.50 گرام، 2 چوڑیاں 30 گرام (22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد عبید اللہ قریشی — الامۃ: صفیہ نورین — گواہ: نصرت جہاں

مسل نمبر 9956: مَیں زینب افشاں زوجہ مکرم سید بشیر الدین محمود احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال پیدائشی احمدی، ساکن گارڈ ایریا ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20/نومبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مسیحِ وقت اب دنیا میں آیا — خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا — صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

طالبِ دُعا: افرادِ خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

قادیان دارالامان میں سالانہ اجتماعات کے انعقاد کی تاریخ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بھارت کی ذیلی تنظیمات (مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ) کے ملکی سالانہ اجتماعات کیلئے 16، 17، 18/اکتوبر 2020ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

تمام ذیلی تنظیم کے ممبران وممبرات قادیان دارالامان کے روحانی ماحول میں منعقد ہونے والے ان اجتماعات میں شمولیت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کردیں۔ یہ اجتماعات تربیت کا اہم ذریعہ ہیں۔ (ادارہ)

M.Sc.Physics + B.Ed ٹیچر کی ضرورت ہے

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے تحت نظارت تعلیم میں ایک آسامی کو پُر کیا جانا مقصود ہے۔ درج ذیل تفصیل کے مطابق خواہشمند اُمیدواران کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ:

شرائط

❁ اُمیدوار کی تعلیمی قابلیت UGC سے منظور شدہ کسی بھی یونیورسٹی سے M.Sc. Physics, B.Ed پچاس فیصدی نمبرات کے ساتھ ہونی چاہئے ❁ کسی سینئر سیکنڈری کلاس میں کم از کم 2 سال تک فزکس پڑھانے کا تجربہ ہو ❁ اُمیدوار کی عمر 22 سے 37 سال کے درمیان ہونی چاہئے ❁ اُسی امیدوار کو انٹرویو کیلئے بلایا جائے گا جو مرکزی کمیٹی برائے بھرتی کارکنان کی طرف سے لئے جانے والے تحریری امتحان میں کامیاب ہوگا ❁ تحریری امتحان اور انٹرویو میں کامیاب امیدوار کو نور ہسپتال قادیان کا جاری کردہ میڈیکل Fitness سرٹیفکیٹ بھی پیش کرنا ہوگا ❁ انٹرویو میں شرکت کیلئے اُمیدوار کو قادیان آمدورفت اور میڈیکل کے تمام اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے ❁ سلیکشن کی صورت میں قادیان میں رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا ❁ ہفت روزہ بدر میں اعلان کے دو ماہ بعد امتحان کی تاریخ سے مطلع کردیا جائے گا ❁ مذکورہ اسامی کیلئے کوائف فارم نظارت دیوان سے حاصل کرسکتے ہیں۔ درخواست فارم مکمل پُر کرنے کے بعد حسب طریق وقواعد کارروائی ہوگی۔

مزید معلومات کیلئے رابطہ کریں : نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان

دفتر: 01872-501130, 9646351280, 9464066686 E-mail: diwan@qadian.in

انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 ہار 85 گرام، نیکلس 10 گرام، 2 چین 40 گرام، 4 جوڑی بالیاں 26 گرام، 4 کڑے 40 گرام، 2 کڑے 30 گرام، 7 انگوٹھیاں 10 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) بشمول حق مہر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد — الامۃ: زینب افشاں — گواہ: سید بشیر الدین محمود احمد

مسل نمبر 9957: مَیں نیرہ مریم زوجہ مکرم محمد حسین ثاقب صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن نہرو بلڈنگ ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20/نومبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/75,000 روپئے وصول شد، زیور طلائی: کڑے 29 گرام (حق مہر کی رقم سے) ہار 35 گرام، 2 جوڑی بالیاں 7 گرام، انگوٹھی 3 گرام، لچھا 10 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منصور احمد — الامۃ: نیرہ مریم — گواہ: محمد انور احمد

ارشادِ نبوی ﷺ
خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی
(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)
طالبِ دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

PHLOX
All for dreams
PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS
OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دگل کالونی (کھانپور، دہلی)
طالبِ دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805 +919821115805
Email: info@easysteps.co.in
EasySteps®
Walk with Style!

Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Mob- 9434056418
শক্তি বাম®
আপনার পরিবারের আসল বন্ধু...
Producted by:
Sri Ramkrishna Aushadhalaya
VILL- UTTAR HAZIPUR
P.O. + P.S.- DIAMOND HARBOUR
DIST- SOUTH 24 PGS. W.B.- 743331
E-mail : saktibalm@gmail.com

طالبِ دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Rageab Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالبِ دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

نوع انسان کیلئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن

اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

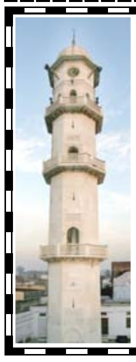

Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

NISHA LEATHER
Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133
طالب دعا: مجیب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

:+91 9505305382
9100329673
TECHNO VISION
CCTV SOLUTIONS
H.No. 18-2-888/10/173, GM Chowni,
Falaknuma, Chandrayangutta, Hyderabad - 500 053.
E-mail: mariyam.enterprise.cctv@gmail.com
طالب دعا: بصیر احمد جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ (ضلع محبوب نگر) تلنگانہ

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021
ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

طالب دعا: شیخ سلطان احمد ایسٹ گوداوری (آندھرا پردیس)
99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

INDIAN ROLLING SHUTTERS
IRS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

Alam Associates
Architect & Engineers
+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)
Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

طالب دعا: اقبال احمد ضمیر فلک نما، حیدر آباد (تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (آل عمران:134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کیے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (آل عمران:103)

اَے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے
اللہ تعالیٰ بھی اس کیلئے جنت میں اس جیسا گھر تعمیر کرتا ہے۔
(مسلم باب فضل بناء المسجد)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے
(الترغیب والترھیب)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

دعا بڑی دولت اور طاقت ہے
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 207)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

سب سے اول جس چیز کی ضرورت واعظ کو ہے وہ اس کی عملی حالت ہے
(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 281)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا
(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 232)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

دعا کیلئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور
سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہوگئی یہ اسم اعظم ہے
(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 100)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کریں
روحانیت میں ترقی کریں
(پیغام حضور انور برموقع سالانہ اجتماع انصار اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبرکوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر پہلو سے جائزہ لے کر
اپنی کمیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں
(پیغام حضور انور برموقع سالانہ اجتماع انصار اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

سٹڈی ابراڈ

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

- NAFSA Member Association , USA.
- Certified Agent of the British High Commission
- Trusted Partner of Ireland High Commission
- Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

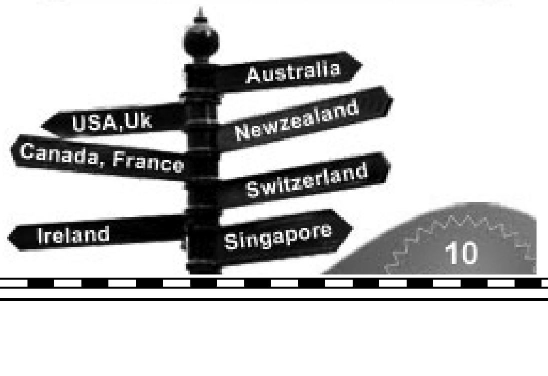

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان — Weekly BADAR Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 69 Thursday 12 - March - 2020 Issue. 11

MANAGER
NAWAB AHMAD
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 6؍مارچ 2020 بمقام مسجد بیت الفتوح (مورڈن) برطانیہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ خطبہ میں حضرت مصعب بن عمیر کا ذکر ہوا تھا جس کا کچھ حصہ رہ گیا تھا جو آج میں بیان کروں گا۔ حضرت مصعب بن عمیر کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ ذکر کرتے ہوئے کہ مدینہ کے مبلغ کے طور پر ان کو بھیجا گیا تھا اور ان کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ حج کے موقع پر جبکہ عرب کے چاروں طرف سے لوگ مکہ میں حج کیلئے جمع ہونے شروع ہوئے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی عادت کے مطابق جہاں کچھ آدمیوں کو کھڑا دیکھتے تھے ان کے پاس جا کر انہیں توحید کا وعظ سنانے لگ جاتے تھے۔ اسی حالت میں آپ منیٰ کی وادی میں پھر رہے تھے کہ چھ سات آدمیوں پر جو مدینہ کے باشندے تھے آپ کی نظر پڑی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں تبلیغ کی اور بتایا کہ خدا کی بادشاہت قریب آ رہی ہے۔ بت اب دنیا سے مٹا دیئے جائیں گے توحید کو دنیا میں قائم کر دیا جائے گا۔ نیکی اور تقویٰ پھر ایک دفعہ دنیا میں قائم ہو جائے گی۔ کیا مدینے کے لوگ اس عظیم الشان نعمت کو قبول کرنے کیلئے تیار ہیں۔ ان لوگوں نے کہا کہ آپ کی تعلیم کو تو ہم قبول کرتے ہیں باقی رہا یہ کہ مدینہ اسلام کو پناہ دینے کیلئے تیار ہے یا نہیں اس کیلئے ہم اپنے وطن جا کر اپنی قوم سے بات کریں گے پھر ہم دوسرے سال اپنی قوم کا فیصلہ آپ کو بتائیں گے۔ یہ لوگ واپس گئے اور انہوں نے اپنے رشتہ داروں اور دوستوں میں آپ کی تعلیم کا ذکر کرنا شروع کیا۔ یہودیوں کے ساتھ تعلق کی وجہ سے اوس اور خزرج بائبل کی پیشگوئیاں سنتے رہتے تھے کہ ایک نبی جو موسیٰ کا مثیل ہوگا ظاہر ہونے والا ہے اس کا وقت قریب آ رہا ہے۔ جب وہ آئے گا ہم پھر ایک دفعہ دنیا میں غالب آجائیں گے۔ ان حاجیوں سے مدینہ والوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دعوے کو سنا اور آپ کی تعلیم کی سچائی سے متاثر ہوئے اور یہودیوں سے سنی ہوئی پیشگوئیاں ان کے ایمان لانے میں مددگار ہوگئیں۔ چنانچہ اگلے سال بارہ آدمی مدینہ سے یہ ارادہ کر کے چلے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین میں داخل ہو جائیں گے ان میں سے دس خزرج قبیلہ کے تھے اور دو اوس کے۔ منیٰ میں وہ آپ سے ملے اور انہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

یہ لوگ واپس گئے تو انہوں نے اپنی قوم میں اور بھی زیادہ زور سے تبلیغ شروع کر دی۔ مدینہ کے گھروں میں سے بت نکال کر باہر پھینکے جانے لگے بتوں کے آگے سر جھکانے والے لوگ اب گردنیں اٹھا کر چلنے لگے۔ خدا کے سوا اب لوگوں کے ماتھے کسی کے سامنے جھکنے کیلئے تیار نہ تھے۔ یہودی حیران تھے کہ صدیوں کی دوستی اور صدیوں کی تبلیغ سے جو تبدیلی وہ نہ پیدا کر سکے اسلام نے وہ تبدیلی چند دنوں میں پیدا کر دی۔ توحید کا وعظ مدینہ والوں کے دلوں میں گھر کرتا چلا جاتا تھا۔ یکے بعد دیگرے لوگ آتے اور مسلمانوں سے کہتے ہمیں اپنا دین سکھاؤ لیکن مدینہ کے نومسلم نہ تو خود اسلام کی تعلیم سے پوری طرح واقف تھے اور نہ ان کی تعداد اتنی تھی کہ وہ سینکڑوں اور ہزاروں آدمیوں کو اسلام کے متعلق تفصیل سے بتا سکیں اس لئے انہوں نے مکہ میں ایک آدمی بھجوایا اور مبلغ کی درخواست کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مصعب بن عمیر کو جو حبشہ کی ہجرت سے واپس آئے تھے مدینہ میں تبلیغ اسلام کیلئے بھجوایا۔ مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ سے باہر پہلے اسلامی مبلغ تھے۔

حضرت مصعب بن عمیر غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ غزوہ احد کے روز حضرت مصعب بن عمیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آگے لڑ رہے تھے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ آپ کو ابن قمیئہ نے شہید کیا۔ تاریخ میں آتا ہے کہ غزوہ احد کے علمبردار حضرت مصعب بن عمیر نے جھنڈے کی حفاظت کا حق خوب ادا کیا۔ غزوہ احد کے روز حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے کہ ابن قمیئہ نے جو گھوڑے پر سوار تھا حملہ آور ہو کر حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کے دائیں بازو پر جس سے آپ نے جھنڈا تھام رکھا تھا تلوار سے وار کیا اور اسے کاٹ دیا۔ اس پر حضرت مصعب یہ آیت تلاوت کرنے لگے: وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ۔ اور جھنڈا بائیں ہاتھ سے تھام لیا۔ ابن قمیئہ نے بائیں ہاتھ پر وار کر کے اسے بھی کاٹ ڈالا تو آپ نے دونوں بازوؤں سے اسلامی جھنڈے کو اپنے سینے سے لگا لیا۔ اسکے بعد ابن قمیئہ نے تیسری مرتبہ نیزے سے حملہ کیا اور حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینے میں گاڑ دیا نیزہ ٹوٹ گیا حضرت مصعب گر پڑے۔ اس پر بنو عبدالدار میں سے دو آدمی سویبط بن سعد بن حرملہ اور ابوروم بن عمیر آگے بڑھے اور جھنڈے کو ابوروم بن عمیر نے تھام لیا اور وہ انہی کے ہاتھ میں رہا یہاں تک کہ مسلمان واپس ہوئے اور مدینہ میں داخل ہو گئے۔ شہادت کے وقت حضرت مصعب کی عمر چالیس سال یا اس سے کچھ زائد تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت مصعب کی نعش کے پاس پہنچے تو ان کی نعش چہرے کے بل پڑی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے پاس کھڑے ہو کر یہ آیت تلاوت فرمائی کہ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا۔ کہ مؤمنوں میں سے ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا تھا اسے سچا کر دکھایا پس ان میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنی منت کو پورا کر دیا اور ان میں سے وہ بھی ہے جو ابھی انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے ہرگز اپنے طرز عمل میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ اسکے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان رسول اللہ یشھد انکم الشھداء عند اللہ یوم القیامۃ۔ کہ خدا کا رسول گواہی دیتا ہے کہ تم لوگ قیامت کے دن بھی اللہ کے ہاں شہداء ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اس کی زیارت کر لو اور اس پر سلام بھیجو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے روز قیامت تک جو بھی ان پر سلام کرے گا یہ اسکے سلام کا جواب دیں گے۔ حضرت مصعب کے بھائی حضرت ابوروم بن عمیر حضرت سویبط بن سعد اور حضرت عامر بن ربیعہ نے حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قبر میں اتارا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں مصعب مکہ کے نوجوانوں میں سب سے زیادہ خوش پوش اور بانکے سمجھے جاتے تھے اور بڑے نازونعمت میں رہتے تھے۔ اسلام لانے کے بعد ان کی حالت بالکل بدل گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ان کے بدن پر ایک کپڑا دیکھا۔ جس پر کئی پیوند لگے ہوئے تھے۔ آپ کو ان کا وہ پہلا زمانہ یاد آ گیا تو آپ چشم پرآب ہو گئے۔ احد میں جب مصعب شہید ہوئے تو ان کے پاس اتنا کپڑا بھی نہیں تھا کہ جس سے ان کے بدن کو چھپایا جا سکتا۔ پاؤں ڈھانکتے تھے تو سر ننگا ہو جاتا تھا اور سر ڈھانکتے تھے تو پاؤں کھل جاتے تھے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے سر کو کپڑے سے ڈھانک کر پاؤں کو گھاس سے چھپا دیا گیا۔

حضرت علی بن ابوطالب روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے سات نقباء عنایت فرمائے ہیں اور مجھے چودہ عطا کئے گئے ہیں تو ہم نے عرض کیا وہ کون سے ہیں آپؐ نے فرمایا میرے دونوں نواسے جعفر اور حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، مقداد، ابوذر، عمار اور عبداللہ بن مسعود۔ حضرت عامر بن ربیعہ روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد کہا کرتے تھے کہ میں نے ایسا آدمی کبھی نہیں دیکھا جو حضرت مصعب بن عمیر سے زیادہ خوش اخلاق ہو اور ان سے کم جسے اختلاف ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب غزوہ احد کے بعد مدینہ لوٹے تو آپ کو حضرت مصعب بن عمیر کی بیوی حضرت حمنہ بنت جحش ملیں۔ لوگوں نے انہیں انکے بھائی حضرت عبداللہ بن جحش کی شہادت کی خبر دی اس پر انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور ان کیلئے مغفرت کی دعا کی۔ پھر لوگوں نے انہیں ان کے ماموں حضرت حمزہ کی شہادت کی خبر دی اس پر انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور ان کیلئے مغفرت کی دعا کی۔ پھر لوگوں نے انہیں انکے خاوند حضرت مصعب بن عمیر کی شہادت کی اطلاع دی اس پر وہ رونے لگیں اور بے چین ہو گئیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ عورت کیلئے اسکے خاوند کا ایک خاص مقام و مرتبہ ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اب میں کرونا وائرس کے بارے میں احباب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ حکومتوں اور محکموں کی طرف سے اعلان ہو رہے ہیں ان احتیاطی تدابیر پر ہم سب کو عمل کرنا چاہئے۔ بعض ہومیوپیتھی دوائیاں میں نے بتائی تھیں جو حفظ ماتقدم کے طور پر بھی ہیں اور بعض علاج کے طور پر بھی، ان کو استعمال کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس وبا نے اور کتنا پھیلنا ہے اور کس حد تک جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور ہر احمدی کو ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے اور اپنی روحانی حالت کو بھی بہتر کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور دنیا کیلئے بھی دعا کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔

حضور انور نے فرمایا: اب میں بعض جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ ہے عزیزم تنزیل احمد بٹ کا جو عقیل احمد بٹ صاحب کے بیٹے تھے۔ 27؍فروری 2020ء کو اسکی وفات ہوئی۔ میرے نزدیک تو یہ شہادت ہے۔ تنزیل احمد بٹ جو شاہدرہ کالونی دہلی گیٹ لاہور میں رہتا تھا اس کو اسکی ہمسائی خاتون نے 27؍فروری کو ظالمانہ طریقے سے قتل کر دیا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں عزیز کو شہداء میں شامل کرتا ہوں۔ معصوم بچہ تھا کوئی اسکا قصور نہیں تھا۔ عزیزم تنزیل احمد بٹ 20؍نومبر 2009ء کو لاہور میں پیدا ہوا۔ وقف نو کی تحریک میں شامل تھا۔ اطفال الاحمدیہ کی تنظیم کا فعال رکن تھا جماعتی پروگرام میں باقاعدگی سے شامل ہوتا تھا۔ اپنی کلاس کے ذہین طلباء میں اس کا شمار ہوتا تھا۔ بڑی باقاعدگی سے نماز کیلئے مسجد جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے پیار کی آغوش میں جگہ دے اور قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچائے اور ماں باپ کو بھی صبر اور سکون عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ بریگیڈیئر بشیر احمد صاحب سابق امیر ضلع راولپنڈی کا ہے جو ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب کے بیٹے تھے یہ 16؍فروری کو راولپنڈی میں 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ مرحوم 1931ء میں ضلع گجرات کے ایک انتہائی مخلص خاندان میں پیدا ہوئے۔ 2012ء میں ان کو میں نے جماعت راولپنڈی کا امیر مقرر کیا تھا۔ بہت مخلص تھے۔ ملنسار شفیق خدمت خلق کرنے والے اور ضرورتمند کے کام دل جمعی کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک کرے درجات بلند کرے ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تیسرا جنازہ ہے ڈاکٹر حمید الدین صاحب کا ہے جو فیصل آباد کے رہنے والے تھے 29؍فروری 2020ء کو ان کی وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی پیدائش قادیان میں ہوئی۔ پیشے کے لحاظ سے ڈسپنسر تھے۔ ضرورت مندوں کا مفت علاج کیا کرتے تھے۔ بڑے سادہ مزاج متقی بچپن سے نماز روزوں کے پابند تھے شعائر اللہ کا احترام کرنے والے تھے۔ خلافت سے محبت کرنے والے نہایت شفیق متوکل علی اللہ ایک ایماندار اور دیانتدار انسان تھے۔ جماعت کے مختلف عہدوں پر خدمت کی بھی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے ان کے درجات بلند کرے ان کی نسلوں میں بھی وفا کے ساتھ اپنی بیعت کا حق ادا کرنے کی توفیق ان کو عطا فرماتا رہے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad